منارۂ نور

(نوگانواں سادات)



مصنّف

سیّد غلام عبّاس عابدی

منارۂ نور

(نوگانواں سادات)

مصنّف

سیّد غلام عبّاس عابدی

تصنیف	منارہ نور (نوگانواں سادات)
مصنف	سید غلام عباس عابدی
ٹائٹل	
زیر اہتمام	انجمن عابدیہ سادات نوگانواں رجسٹرڈ کراچی (پاکستان)
تعداد اشاعت	۱۰۰۰
سن اشاعت	۱۹۹۷
ہدیہ	۵۰ روپے
پبلشر	یونیورسٹی پبلی کیشنز اینڈ ایجوکیشنل ایڈ (اردو بازار کراچی)
کمپوزنگ	العائشہ کمپوزنگ سینٹر اردو بازار۔ کراچی
طباعت	الخیر اعوان پریس کراچی
برائے مراسلات	سید غلام عباس عابدی

228۔A بلاک (ڈی) شمالی ناظم آباد۔
کراچی ۳۳ کوڈ نمبر 74700

ترتیب



بائیں سے دائیں علمائے نوگانواں سادات کے ساتھ ایک گروپ فوٹو
مولانا سید جواد اصغر صاحب قبلہ ناطق۔ سید غلام حیدر عابدی، مولوی سید شبیہ الحسن صاحب قبلہ نجفی

انتساب

معصومین علیہم السلام کے نام جو باعث تخلیق کائنات و مدار وجود عالم ہیں اور جن کی اولاد ہونے کا ہم کو شرف حاصل ہے۔

سادات نوگانواں خصوصاً ان ذاکرین عظام و علمائے کرام و دانشوروں کے نام کہ جنہوں نے علم و فضل کے چراغ روشن کئے اور وطن عزیز کے نام کو بلند کیا۔

محتاج دعا

سید غلام عباس عابدی



علمائے سادات نوگانواں کے ساتھ گروپ فوٹو امام بارگاہ سید نور کے صدر دروازے کے سامنے

دائیں سے بائیں۔ ماسٹر سید حیدر حسین عابدی مرحوم' سید غلام حیدر عابدی' مولوی سید منظور حسین صاحب قبلہ عابدی' الحاج مولانا سید مظفر حسین صاحب قبلہ عابدی' مولانا سید محمد حسین صاحب محضر اور نواب سید ذوالفقار حیدر عابدی صاحب

پیش لفظ

بعض احباب کی خواہش تھی کہ چونکہ آپ کو نوگانواں سادات اور اہل نوگانواں سے بہت محبت اور عقیدت ہے اور اسی جذبہ نے آپ کو کثرت سے نوگانواں سادات کا سفر کرنے پر مجبور کیا۔ لہٰذا نئی نسل کی رہنمائی کے لئے وطن عزیز کے متعلق آپ کچھ لکھیں۔

ذاتی طور پر خود میں نے بھی یہ محسوس کیا کہ ہماری نوجوان نسل ہمارے اسلاف کے کارناموں اور وطن عزیز میں جو تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں یعنی جو ترقیاتی کام ہوئے ہیں اس سے قطعی ناآشنا ہے۔

لہٰذا اپنے احباب کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے نئی نسل کی معلومات میں اضافہ اور وطن عزیز کے مزید تعارف کے لئے میں نے یہ حقیر کوشش کی ہے۔ امید ہے آپ کو پسند آئے گی۔

اس کی تکمیل کے سلسلے میں ادبی رہنمائی کے لئے میں جناب نواب سید مجتبیٰ حسین عابدی صاحب کے تعاون کا انتہائی شکر گذار ہوں۔ اللہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے آمین۔

احقر

سید غلام عباس عابدی

ہو چکا ہے۔ آپ نہایت خلیق و ملنسار ہیں۔ چونکہ آپ کو نوگانواں سادات اور اہل نوگانواں سے بہت محبت اور عقیدت ہے۔ اسی جذبہ نے آپ کو کثرت سے نوگانواں سادات کا سفر کرنے پر مجبور کیا اور حال ہی میں آپ نوگانواں سادات کے سفر سے وابستہ یادوں کی مہک ساتھ لائے ہیں۔

آپ نے انجمن عابدیہ سادات نوگانواں (رجسٹرڈ) کراچی کی خواہش پر وطن عزیز کے متعلق یہ کتاب تحریر کر کے نوجوان نسل کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ انجمن عابدیہ آپ کی اس خدمت کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور آپ کی نہایت ممنون و مشکور ہے کہ نوجوان نسل آپ کی سادہ' موثر اور معلوماتی تحریر کی وجہ سے اپنے حال کو اسلاف کے ماضی سے منسلک کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔

سید نور علی عابدی

سیکریٹری نشر و اشاعت

انجمن عابدیہ سادات نوگانواں (رجسٹرڈ) کراچی (پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف نوگانواں سادات :

ماشاء اللہ جو بچے پاکستان میں پیدا ہوئے اور ابھی تک وطن نہیں جا سکے یا وہ حضرات بھی جو بہت عرصے سے وطن عزیز تشریف نہیں لے گئے۔ ان کی معلومات میں اضافہ کے لئے چند حقائق پیش خدمت ہیں۔

محل وقوع :

یہ قصبہ ضلع مراد آباد (یو ۔ پی) بھارت میں سابقہ (تحصیل امروہہ سادات) موجودہ ضلع جیوتی با بھولے نگر سے تقریباً" بارہ کلومیٹر مغرب میں پی ڈبلو ڈی کی اس پختہ سڑک (ہائی وے) پر جو ضلع بجنور کی طرف جاتی ہے واقع ہے۔ اس کا رقبہ تقریباً" چودہ سو ایکڑ اور آبادی تقریباً" چالیس ہزار نفوض پر مشتمل ہے۔
اس قصبہ کے قرب و جوار میں بادشاہ پور' ملک' بجرہ' فرید پور' شکریہ' بیلنہ' بیلنی' بوہرہ' بوہری' نوگانواں تگا اور کیٹری وغیرہ مواضعات ہیں۔

آبادی :

اس قصبہ میں ہندو مسلمان شیعہ سنی سب ہی آباد ہیں لیکن اکثریت عابدی سادات ہی کی ہے۔ اس لئے نوگانواں سادات کے نام سے مشہور ہے۔

خاندانی برتری :

سادات نوگانواں کو یہ فخر حاصل ہے کہ ان کا تعلق خانوادہ رسالت و عصمت کے سلسلہ کے چھٹے معصوم اور سلسلہ آئمہ کے چوتھے امام حضرت امام زین العابدینؑ کے اس بیٹے سے ہے جن کا نام حضرت عمر اشرف ہے۔
حضرت عمر اشرف اور حضرت زید شہید برادر حقیقی تھے۔ آپ کا نام عمر خطاب اشرف اور کنیت ابو علی تھی۔ اس کی وجہ صاحب فضیلت نے یہ تحریر فرمائی ہے کہ حضرت عمر اطرف جو حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے فرزند تھے۔ ان سے آپ ازروئے نسب اشرف و افضل تھے کیونکہ

حضرت عمر اطراف کو یکطرفہ فضیلت حاصل تھی یعنی جناب امیرالمومنین کے فرزند تھے اور جناب عمر اشرف کو جناب امیرالمومنین اور جناب فاطمہ زہرا سے نسبت ہونے کے سبب کہ امام زین العابدینؑ کے فرزند تھے دوہری فضیلت حاصل تھی۔ اس لئے اشرف کے نام سے مشہور ہیں۔

آپ کی والدہ کا نام حوراء تھا اور سندھ کی رہنے والی تھیں۔ جن کو مختار ثقفی نے امام کی خدمت میں پیش کیا تھا اور ان کے متعلق امام زین العابدینؑ نے خواب میں دیکھا تھا کہ رسول خدا نے میرا عقد ایک حور کے ساتھ کیا ہے اور اس کے ایک فرزند پیدا ہوا ہے اور ایک غیبی مبارکباد دے رہا ہے کہ اے علی ابن الحسین تم کو اپنا فرزند مبارک ہو۔ اسی صبح کو مختار نے اس کنیز کو آپ کی خدمت میں بھیجا جن سے حضرت زید شہید اور حضرت عمر اشرف پیدا ہوئے۔

آپ زید شہید سے چھوٹے تھے لیکن عمر جناب زید سے زیادہ پائی۔ تاریخ گلزار میر شمس تبریزی المعروف بہ کنزالانساب نے لکھا ہے کہ جناب زید و عمر اشرف کی والدہ امیر مختار بن عبیداللہ ثقفی کی دختر تھیں۔

شیخ مفید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اشرف فاضل جلیل اور صدقات جناب رسول خدا و امیرالمومنین کے متولی تھے اور صاحب ورع و سخاوت تھے۔ آپ کے سلسلہ نسب میں زیادہ تر حضرات نہ صرف عالم و فاضل بلکہ اولیاء کرام کی حیثیت سے معروف ہیں۔

آپ کی شادی دختر امام حسن مجتبیٰ جناب ام سلمیٰ سے ہوئی اور ان سے ایک فرزند جناب علی اصغر محدث المعروف بہ سید ذکریا پیدا ہوئے۔

ایک روایت کے مطابق آپ کی عمر ۶۵ سال ہوئی۔ آپ کو عبداللہ بن عبدالملک بن مروان نے زہر دے کر شہید کیا۔ آپ کا مزار گنبد امام حسن جنت البقیع میں بتلایا جاتا ہے۔

الحمدللہ اس قصبہ میں سترہ مساجد اور اکیس عزا خانے اور چالیس کنوئیں ہیں۔ پانی کے لئے بہت بڑا اور ہیڈ ٹینک بن جانے گھر گھر ہینڈ پمپ اور پانی کا کنکشن لینے کی وجہ سے اب تقریباً" سب کنوئیں بند ہوگئے ہیں (ان میں بیشتر کنوئیں مغلیہ دور کے تھے) یہاں تین عیدگاہیں ایک کربلا اور ایک دھرم شالہ (ہندوؤں کی عبادت گاہ) بھی ہے۔

ویسے تو یہاں ہر پیشہ اور صنعت کے لوگ رہتے ہیں لیکن بیڑی سازی اور کپڑے کی صنعت سے بیشتر لوگ وابستہ ہیں۔ بنیادی طور پر تو یہ لوگ زمیندار ہیں جن کی سونا اور چاندی اگلتی ہوئی اپنی ذاتی زرعی زمینات کے علاوہ آم اور امرود کے کثیر باغات بھی ہیں۔ یہ بہت ہی سرسبز و شاداب علاقہ ہے۔

نوگانویں کا ایک محلہ نئی بستی وزیر آباد ہے جس میں برادران اہل سنت انصاری حضرات رہتے ہیں جو زیادہ تر کپڑے، لکڑی اور بیڑی کی صنعت سے وابستہ ہیں یہ لوگ بھی کافی ترقی کر رہے ہیں اور خوش حال ہیں۔

نئی بستی وزیر آباد سے شمال مغرب کی طرف پختہ سڑک کے کنارے موضع بیلنی ہے جس کو رحمت علی ابن سید ضیاء اللہ نے آباد کیا۔ اس موضع میں بیشتر رحمت علی مرحوم کی اولاد آباد ہے اور کچھ دیگر اقوام کے لوگ بھی رہتے ہیں۔

ٹاون اریا :

نوگاواں سادات میں ۱۹۳۲ء سے ٹاون اریا قائم ہے اس سے قبل اس قصبہ میں ۱۳۴۱ھ میں انجمن ظہیر المومنین قائم ہوئی جس کو سرکاری طور پر عدالت پنچائیت کے اختیارات حاصل تھے۔ اس کے یکے بعد دیگرے حسب ذیل صدر رہوئے۔

۱۔ حاجی سید علمدار علی صاحب (مرحوم) ۲۔ سید انصار حسین صاحب مرحوم

۳۔ داروغہ سید سرور حسین صاحب مرحوم

بعض وجوہات کی بنا پر یہ عدالت ختم کردی گئی۔

اب تک ٹاؤن ایریا کے جو چیئرمین ہوئے ان کے نام یہ ہیں

۱۔ سید انصار حسین صاحب مرحوم ابن سید محمد حسین صاحب مرحوم
۲۔ حاجی سید علمدار علی صاحب مرحوم ابن سید ولاور علی صاحب مرحوم
۳۔ داروغہ سید سرور حسین صاحب مرحوم ابن ڈاکٹر سید حیدر حسین خان صاحب مرحوم
۴۔ ماسٹر سید اقبال حسین صاحب مرحوم ابن سید یاور حسین صاحب مرحوم
۵۔ مولوی سید محمد حسین صاحب مغفر ابن سید شبیر حسین صاحب مرحوم
۶۔ سید معجز حسین صاحب ابن سید جواد حسین مرحوم
۷۔ ڈاکٹر شمر عباس صاحب

۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء سے "انجمن معین المومنین نوگانواں سادات" کے نام سے ایک ادارہ قائم ہے جس کا مقصد ہونہار نادار طلبا کو دینی و دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کے لئے قرض حسنہ کے طور پر وظائف دینا اور لاوارث اموات کی تجہیز و تکفین میں حصہ لینا نیز مومنین مساکین کی مالی امداد کرنا ہے۔

اشرف الاخبار نسب نامہ و تاریخ سادات نوگانواں اسی ادارہ کی جانب سے شائع کیا گیا ہے۔

پیروں اور شہداء کے مزارات :

نوگانواں سادات کے اطراف ہمارے اجداد پیروں او شہداء کے مزارات ہیں۔ جن کے اعمال حسنہ کی برکت سے نوگانواں آج تک آفات سلطانی و آسمانی سے بحمد اللہ محفوظ ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی رہے گا۔

ان پیروں شہداء کے مزارات کے احاطہ میں اگر سادات کا کوئی فرد یا بچہ غلطی سے پیشاب یا کوئی اور بے ادبی کردے تو فوراً تنبیہہ ہوتی ہے یعنی یا تو

اس کا جسم پھول جاتا ہے یا چہرہ یا جسم کے کسی حصہ پر سرخ نشان بن جاتا ہے جسے کھوڑ کہتے ہیں لیکن غلطی کا احساس ہوتے ہی معافی مانگ لی جائے تو وہ نشان ختم ہو جاتا ہے۔

کربلا :

نوگانواں سادات میں مغرب کی جانب پیروں کے مزارات سے متصل کربلا کی عمارت ہے جو بہت مشہور ہے۔ اس کے چاروں طرف پختہ فصیل بنی ہوئی ہے جس میں بہت ہی مشہور اعلیٰ قسم کے قلمی آم کا باغ ہے حضرت عباس علیہ السلام اور شہدائے کربلا علیہم السلام کے روضے بنے ہوئے ہیں اندر مغرب کی جانب ایک عید گاہ بھی ہے۔ شب جمعہ یہاں بہت ہجوم ہوتا ہے۔ مومنین اور اطراف کے لوگ زیارت کے لئے یہاں آتے ہیں مریضوں کو بھی ساتھ لاتے مرادیں اور شفاء پاتے ہیں۔ سبزہ اور پھولوں کے پودے کثرت سے ہیں جس کی وجہ سے بہت ہی رونق رہتی ہے۔

سید مسعود الحسن عابدی (المعروف زیدی) (کوالٹی بلڈر۔ کراچی) کے پردادا سید ارشاد علی ابن سید سرفراز علی نے یہاں مذکورہ کربلا تعمیر کرائی اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور جزائے خیر دے آمین۔

نوگانواں سادات کے جنوب مغرب کی سمت نصف میل کے فاصلہ پر نوگانواں کلاں آباد ہے جس کو نوگانواں تگہ بھی کہتے ہیں۔ یہ موضع مولانا سید فخرالدین اور مولانا سید جلا الدین نے ۸۲۰ھ میں آباد کیا۔ آپ کی اولاد میں سے کچھ لوگ وہاں آباد ہیں۔ اس کے علاوہ موضع مذکورہ میں کچھ دیگر سادات بھی آباد ہیں جن کی آمد کسی دوسرے مقام سے بتائی جاتی ہے اور کسی دوسرے امام سے ان کا سلسلہ ملتا ہے۔ (افسوس کہ اپنے اجداد کا سلسلہ انہیں خود بھی یاد نہیں)

نوگانواں سادات (نوگانواں خورد) کو مولانا سید فخرالدین کے

پسران خواجہ سید عزیز الدین و خواجہ سید ابراہیم وغیرہ نے اپنے والد کے انتقال کے بعد ۹۴۸ھ میں آباد کیا اور نوگانواں خورد تاریخی نام رکھا (ابجد کے حساب سے نوگانواں خورد کے اعداد نو سو اڑتالیس نکلتے ہیں) لیکن جب قصبہ مذکور میں سادات کی آبادی بڑھی تو نوگانواں سادات کے نام سے مشہور ہوا۔

مشہور ہے کہ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں جس کو انگریز غدر کہتے ہیں اس قصبہ کے اٹھارہ آدمیوں کو بلا قصور تختہ دار پر چڑھایا گیا۔ جو رام گنگا کے کنارے دمدمہ والی کوٹھی کے پاس دفن ہیں۔

شجرہ

از امام زین العابدین علیہ السلام تا مولانا سید فخر الدین و مولانا سید جلال الدین مورثان

سادات نوگانواں

٢ حضرت عمر اشرف
٣ سید ذکریا المعروف بہ علی اصغر محدث
٤ سید قطب الدین ابو محمد حسن
٥ سید صدر الدین ابو الحسن العسکری
٦ سید جلال الدین ابو محمد حسن ناصر حق
ناصر کبیر الملقب بہ اطروش
٧ سید احمد فتح اللہ ابو الحسن احمد صاحب جیش
٨ سید وجیہ الدین ابو محمد حسن ناصر
صغیر الملقب بہ اوحد
٩ سید محمد عقیل ابو جعفر ابو الحسن احمد
١٠ سید محمود ابو محمد حسن
١١ سید احمد ابو القاسم احمد ناصر
١٢ سید علی الحق الملقب بہ
منہاج الدین و معین الدین نواسہ شاہ طبرستان
١٣ سید علی اسحاق — سید کمال الحق
١٤ سید علی بڑا بابا
١٥ خواجہ مولانا سید بدر الدین اسحٰق دہلوی پاکپشی کمال الدین جلال الدین عبد الرحمٰن
١٦ حسن حسین — خواجہ مولانا سید محمد امام — خواجہ سید موسیٰ
١٧ مولانا فخر الدین — مولانا جلال الدین — مولانا نصیر الدین — مولانا داؤد — مولانا مسعود — دختر زوجہ سید کریم الدین بن سید کمال الدین

مولانا فخر الدین: جد سادات نوگانواں
مولانا جلال الدین: جد سادات نوگانواں
مولانا نصیر الدین: صاحب ولایت امروہہ
مولانا داؤد: جد خاندان حسن نظامی دہلوی
مولانا مسعود: صاحب خانقاہ و اعقاب، مقام مسعود بیگ ضلع پٹنہ

دیگر شاخیں (سید ذکریا کے فرزندان):
ابو علی قاسم
ابو جعفر محمد صوفی
حسن
ابو جعفر محمد نقیب طبری
جعفر دیباج
احمد
حسن
عبد اللہ زہران
حسن
ناصر الحق ناصر الکبیر شاہ طبرستان
دختر زوجہ سید احمد ابو القاسم احمد ناصر
سید علی الحق الملقب بہ منہاج الدین نواسہ شاہ طبرستان

عمر شجری
صاحب اعقاب ہیں

لاولد



دائیں سے بائیں سید غلام حیدر عابدی' مولانا سید نعیم عباس صاحب قبلہ عابدی
سید صفدر حسین عابدی

سادات نوگانواں کے مورثان اعلیٰ

سادات نوگانواں کے مورثان اعلیٰ خواجہ مولانا سید فخرالدین اور آپ کے بھائی خواجہ مولانا سید جلال الدین ہیں جو حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء دہلوی کے مرید و جانشین خواجہ سید محمد امام بن خواجہ سید بدرالدین اسحٰق دہلوی کی اولاد میں تھے۔

۶۰۲ھ میں شہاب الدین غوری شاہ غزنی نے وفات پائی اور شمس الدین التمش تخت دہلی پر ۶۰۷ھ میں رونق افروز ہوا اس نے اپنی دختر کا عقد خواجہ سید علی پیر بابا سے کیا۔ اسی شہزادی کے بطن سے ۶۰۸ھ میں مولانا سید بدرالدین اسحٰق پیدا ہوئے۔

خواجہ مولانا سید بدرالدین اسحٰق دہلوی علیہ الرحمہ

بن خواجہ سید علی پیر بابا بن سید علی اسحٰق بن علی الحق دہلی میں پیدا ہوئے۔ (خواجہ سید علی پیر بابا کا مزار غزنی میں ہے جبکہ علی اسحٰق کا مزار پشاور اور سید علی الحق کا مزار سیالکوٹ میں ہے)

آپ کی والدہ دختر سلطان شمس الدین التمش تھیں۔ تحصیل علم دہلی میں فرمائی۔ اس کے بعد آپ بخارہ تشریف لے گئے اور وہاں کے علماء سے اکتساب علم کیا۔ ساٹھ ہزار حدیثیں حفظ کیں۔ پھر وہاں سے غزنی' ترمذ' سمرقند' کابل قندھار ہوتے ہوئے اپنے والد کے مزار پر کوہ ہنو پہنچے اور زیارت سے مشرف ہو کر ہندوستان آئے۔

آپ کو شیخ العالم بابا فرید گنج شکر کے کمالات کی تعریف سن کر ان سے ملاقات کا سوق پیدا ہوا اور آپ شہر اجودھن (پاکپٹن) میں وارد ہوئے اور بابا فرید کی فصاحت و بلاغت سے متاثر ہو کر وہاں قیام فرمایا۔

بابا فرید نے جب مولانا کو لائق و فائق پایا تو آپ کے علم سے متاثر ہو کر

بے حد عنایت فرمائی اور اپنی دختر فاطمہ کا عقد آپ سے کردیا اور اپنا خلیفہ و جانشین فرمایا۔

آپ بابا فرید کی بہت خدمت کرتے تھے۔ باوجود اس کے ہمیشہ یاد خدا میں مصروف رہتے تھے اور نماز میں اس قدر روتے تھے کہ سجدہ کی جگہ آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھی۔

خواجہ نظام الدین اولیاء دہلی سے فارغ التحصیل ہو کر بابا فرید کی خدمت میں پہنچے تو بابا فرید نے مولانا سید بدر الدین اسحٰق ہی سے کہا کہ مولانا آپ بھی دہلی کے ہیں اور نظام الدین اولیاء بھی دہلی کے ہیں ان کو اپنے پاس مہمان رکھو اور ان کو پیر کے آداب سکھاؤ۔ چنانچہ خواجہ نظام الدین اولیاء جتنے عرصے بھی پاکپتن میں رہے مولانا سید بدر الدین اسحٰق کے پاس رہے اور آپ نے مولانا سے کافی فیض حاصل کئے اور اسی احسان کی وجہ سے خواجہ نظام الدین اولیاء مولانا کا اس قدر احترام کرتے تھے کہ جب تک مولانا سید بدر الدین اسحٰق زندہ رہے خواجہ نظام الدین اولیاء نے خلافت ملنے کے بعد کسی سے بیعت نہیں لی اور یہ احترام اس وجہ سے بھی تھا کہ خود بابا فرید لوگوں سے اپنی بیعت مولانا سید بدر الدین اسحٰق کے ہاتھ پر لیتے تھے اور اسی کی تاسی بعد میں خواجہ نظام الدین اولیاء نے دہلی میں آکر مولانا سید بدر الدین اسحٰق کے فرزند خواجہ سید محمد امام کے ساتھ فرمائی اور اپنی بیعت خواجہ سید محمد امام کے ہاتھ پر لوگوں سے لیتے تھے۔

مولانا سید بدر الدین اسحٰق پاکپتن میں جھجریوں والے پیر کے نام سے مشہور ہیں کیونکہ یہاں ۶۵ جمادی الثانی کو آپ کے عرس کے موقع پر شربت کی صراحیاں (جھجریاں) بھری جاتی ہیں اور آپ کی نیاز دلائی جاتی ہے۔ خواجہ بابا فرید کا عرس محرم کے پہلے ہفتہ میں ہوتا ہے۔

مولانا سید بدر الدین اسحٰق کی رحلت کے بعد آپ کی اہلیہ بی بی فاطمہ بنت بابا فرید گنج شکر نے حسب وصیت خواجہ نظام الدین اولیا کو دہلی اطلاع پہنچائی کہ مولانا کا انتقال ہوگیا ہے۔ خواجہ نظام الدین اولیاء نے خواجہ سید محمد کرمانی کو پاکپتن روانہ کیا کہ مولانا کی اہلیہ اور بچوں کو لے کر واپس آجاؤ۔ چنانچہ سید محمد کرمانی بی بی فاطمہ اور آپ کے دو صاحبزادوں سید محمد امام و سید موسیٰ کو لے کر دہلی آئے۔

اس وقت بچوں کی عمریں دس بارہ سال تھیں۔ خواجہ نظام الدین اولیاء نے آپ کے لئے علیحدہ مکان کا انتظام کیا اور ایک ہزار روپیہ ماہانہ اخراجات کے لئے مقرر کئے اور قاضی محی الدین کاشانی یا احمد نیشا پوری کو دونوں کی اتالیقی کے لئے مقرر فرمایا۔ انہوں نے سات سال کے عرصے میں زیور علم سے آراستہ کر کے نظام الدین اولیاء کی خدمت میں پیش کردیا اور کافی انعام و اکرام کے مستحق ہوئے۔

خواجہ سید محمد امام

خواجہ حسن نظامی (بحوالہ سید الاولیاء صفحہ ۲۲۳) پر تحریر فرماتے ہیں کہ خواجہ مولانا سید امام بابا فرید کے نواسوں میں اعلیٰ شان رکھتے تھے اور خواجہ نظام الدین اولیاء کی محفل میں خواجہ سید امام کے ہوتے ہوئے آپ سے اونچی جگہ پر کسی کو بیٹھنے کی اجازت نہ تھی۔ آپ اکثر علوم میں دست گاہ کامل رکھتے تھے۔ صاحب تقویٰ اور حافظ قرآن تھے۔ عشق الٰہی میں کمال حاصل تھا یہاں تک کہ خواجہ نظام الدین اولیاء کی حیات میں خلافت کا درجہ حاصل کیا اور خلق خدا سے خواجہ صاحب کی زندگی میں بیعت لیتے تھے اور خواجہ صاحب کی امامت نماز بھی آپ ہی فرماتے تھے اسی لئے آپ کو آج تک خواجہ سید امام کہتے ہیں۔ خواجہ نظام الدین اولیاء کے لنگر خانے میں تقریباً ڈھائی ہزار آدمی روزانہ کھانا کھاتے تھے لیکن خاص خاص مہمانوں کو خواجہ سید محمد امام کے پاس

ٹھہراتے تھے۔ خواجہ سید امام ہمہ وقت باوضو رہتے تھے۔ نمازہائے مسنونہ بھی پابندی سے پڑھتے تھے۔

خواجہ سید موسیٰ

خواجہ سید محمد امام کے چھوٹے بھائی خواجہ سید موسیٰ بھی اوصاف مذکور الصدر میں آپ کے برابر کے شریک تھے۔ حافظ قرآن اور بڑے خوش الحان تھے۔ دونوں بھائی علم رمل و جفر سے واقف تھے۔ جب خواجہ سید امام موجود نہ ہوتے تو امامت نماز سید موسیٰ ہی فرماتے تھے۔

آپ دونوں بھائیوں کی شادیاں شاہانہ اہتمام کے ساتھ سلطان محمد تغلق بن غیاث الدین کی دختران سے ہوئیں اور بادشاہ نے بیاسی گاؤں ہر دختر کو جہیز میں دیئے۔ کچھ عرصے کے بعد سید موسیٰ اور شہزادی کے مابین اختلاف پیدا ہوا اور سید موسیٰ نے شاہزادی کو طلاق دے دی۔ جب یہ خبر بادشاہ کو ہوئی تو اس نے سید موسیٰ کو گرفتار کرلیا اور قید کر کے زہر دلوادیا اور آپ نے نماز فجر پڑھتے پڑھتے ۷۲۴ھ میں ۴۷ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ جب یہ خبر نظام الدین اولیاء کو ہوئی تو آپ نے بادشاہ پر نفرین کی اور بادشاہ چھت کے نیچے دب کر اسی سال مرگیا۔ خواجہ نظام الدین اولیاء نے بھی ۱۸ ربیع الاول ۷۲۵ھ کو انتقال فرمایا اور اپنا خلیفہ خواجہ نصیر الدین اودھی کو کیا۔

خواجہ سید امام بھی اپنے بھائی سید موسیٰ کی وفات کے بعد بسبب ناراضگی و خوف بادشاہ دہلی پریشان رہے۔ آپ کے شہزادی سے پانچ فرزند ہوئے۔

۱۔ سید فخر الدین ۲۔ سید جلال الدین ۳۔ سید داؤد
۴۔ سید مسعود ۵۔ سید نصیر الدین

آپ سب بھائی دہلی میں پیدا ہوئے اور وہیں تعلیم پائی۔ آپ کا خاندان سید موسیٰ کی شہادت کے بعد بسبب خوف شاہان تغلق دہلی میں روپوش رہا۔

دادا سید فخرالدین کا مزار نوگانواں سادات (نوگانواں خورد) و کلاں کے درمیان تالاب ڈھنڈار کے نزدیک مقام "کگرالی" میں اور آپ کے بھائی دادا سید جلال الدین کا مزار تالاب سوت کے پاس "بیلوں" میں ہے جو نوگانواں سادات سے تقریباً" پانچ فرلانگ جانب جنوب و قدرے جانب مغرب اور نوگانواں سادات سے تقریباً" پانچ فرلانگ جانب جنوب و قدرے جانب مغرب اور نوگانواں کلاں سے تقریباً" دو فرلانگ جانب مشرق واقع ہے۔

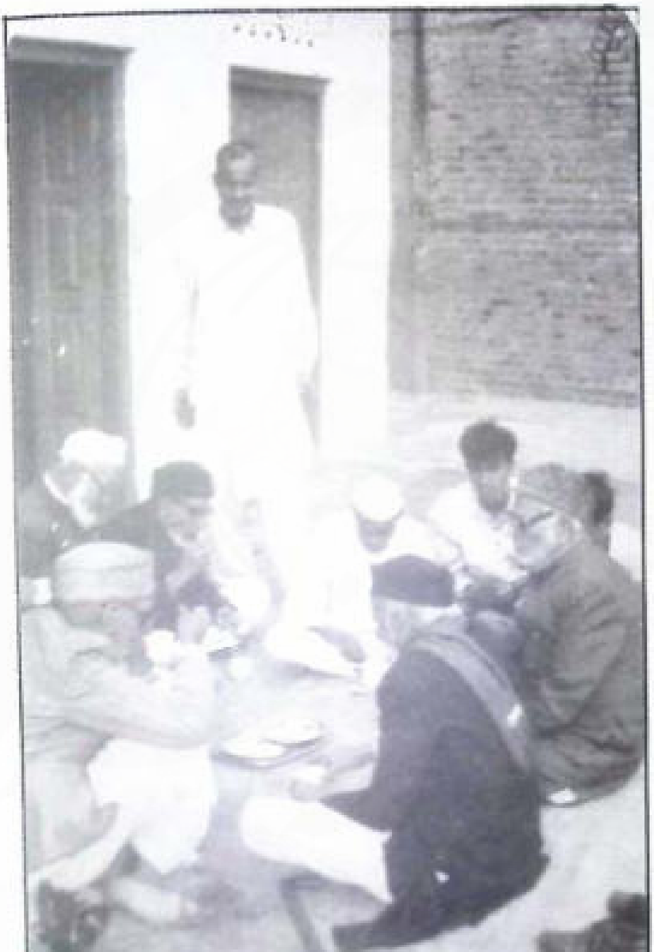
ہر دو مزارات مرجع خاص و عام ہیں۔ ان مزارات کی وجہ سے کگرالی اور بیلوں میں بہت رونق رہتی ہے۔

آپ کے مزارات کے اطراف کئی سو سال قدیم تن آور گھنے درخت آج بھی آپ کی عظمت اور جلالت کی گواہی دے رہے ہیں۔

آپ دونوں بھائیوں کی زیادہ تر اولاد نوگانواں سادات (نوگانواں خورد) اور کچھ افراد نوگانواں کلاں میں آباد ہیں۔

اس کے علاوہ مختلف اوقات میں بعض لوگ مختلف اطراف و مقامات پر جا کر آباد ہوتے رہے مثلاً" امروہہ' سنہگہ نوادہ' قصبہ جھالو' نگینہ ضلع بجنور سرولی' بریلی' سنبھل' حیدر آباد دکن وغیرہ

مولانا سید فخرالدین کے دو بھائی مولانا سید داؤد و مولانا مسعود تھے مولانا داؤد کی اولاد میں خواجہ حسن نظامی اور ان کا خاندان دہلی و پاکستان میں آباد ہے مولانا مسعود مسعود بیگہ ضلع پٹنہ میں خواجہ مسعود کی خانقاہ اور اولاد آباد ہے جبکہ مولانا سید نصیرالدین بن خواجہ مولانا سید امام دہلوی سلطان محمد تغلق عادل کے عہد میں امروہہ تشریف لائے اور انہوں نے اپنا پسر متبنی خواجہ سیف الدین بن خواجہ مولانا سید فخرالدین برادر زادہ کو بنالیا۔ سیف الدین مذکور نے بھی اپنے بیٹے کا نام نصیرالدین رکھا اور انہی نصیرالدین بن سیف الدین کی اولاد میں سادات نوگیاں امروہہ میں آباد ہیں۔



الحاج مولانا مظفر حسین صاحب قبلہ، مولوی منظور حسین صاحب قبلہ، مولانا محمد حسین معظر صاحب سید غلام حیدر عابدی صاحب اور حافظ محمد شفیع خوشتر امام بارگاہ سید نور کے صحن میں ناشتہ میں مصروف ہیں جبکہ سید حیدر عباس عابدی میزبانی کے فرائض انجام دینے میں مصروف ہیں۔

اندرونی منظر

بنیادی طور پر تو سادات برادران زراعت پیشہ اور کاروباری بھی ہیں ساتھ ہی ساتھ تعلیمی میدان میں بھی اہل نوگانواں سادات نے ماشاء اللہ بہت ترقی کی ہے۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اور ملک کے دیگر تعلیمی اداروں میں ہمارے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں۔ ماشاء اللہ پی ایچ ڈی ڈاکٹرز' ایم بی بی ایس ڈاکٹرز' انجینئرز' سی اے' ایم بی اے حضرات کی کثیر تعداد موجود ہے جو نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک بھی اعلیٰ عہدوں پر فائز اور ملک و قوم کا نام روشن کر رہے ہیں۔

ماشاء اللہ کاروباری اعتبار سے بھی بہت ترقی کی ہے۔ بہت بڑی تعداد نوجوان لڑکوں کی مڈل ایسٹ چلی گئی ہے جس کی وجہ سے ہماری معیشت پر بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ تقریباً" تمام مکان پختہ بن گئے ہیں بعض عمارتیں تو بہت ہی خوبصورت جدید طرز کی ہیں۔ ماشاء اللہ خوش حالی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

تالاب

نوگانواں سادات کی آبادی میں پانچ تالاب بہت مشہور ہیں۔

۱۔ گولھو ۲۔ پیلکہ ۳۔ حوض ۴۔ پاڑی ۵۔ پنہاری تالاب

گولھو پیلکہ اور پنہاری تالاب فش فارم کے طور پر استعمال ہوتے ہیں اور ٹھیکے سے جو آمدنی حاصل ہوتی ہے وہ محلّہ سے متعلق مساجد اور امام بارگاہوں کو دے دی جاتی ہے۔

بازار

نوگانواں سادات کے تین بازار بہت مشہور ہیں۔

۱۔ **منگل کا بازار (سہ شنبہ)** منگل کے روز دادا سید شہاب الدین (بھورے پیر شہید) کے مزار سے متصل آم کے باغ میں جانوروں کا بہت بڑا

اور مشہور بازار لگتا ہے۔ جس میں بہت دور دور سے لوگ خرید و فروخت کیلئے آتے ہیں۔

۲۔ بدھ کا بازار (چہار شنبہ)

بدھ کے دن پختہ سڑک کے قریب ایک بڑے میدان میں بہت بڑا بازار لگتا ہے۔ جس میں ضرورت کی تقریباً" ہر چیز دستیاب ہوتی ہے۔ مقامی حضرات کے علاوہ نوگانواں سادات کے مواضعات کے لوگ بھی کثیر تعداد میں خرید و فروخت کے لئے یہاں آتے ہیں۔ بہت رونق ہوتی ہے میلہ کا سماں ہوتا ہے۔

۳۔ ہفتہ (تھاور) کا بازار

ہفتہ کے دن سید موسیٰ شہید کے مزار کے برابر میدان میں یہ بازار لگتا ہے۔ اسے تھاور کا بازار بھی کہتے ہیں۔ اس میں زیادہ تر مقامی حضرات شریک ہوتے ہیں۔

> سید موسیٰ شہید کے مزار کی یہ خصوصیت ہے کہ نوگانواں سادات کا کوئی بھی دولھا آپ کے مزار پر حاضری دیئے اور فاتحہ پڑھے بغیر سواری پر گذرنے کی کوشش کرے تو دولھا سواری سے لازمی گر جاتا ہے۔ عرف عام میں اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ سید موسیٰ کو شادی سے ایک روز قبل شہید کردیا گیا تھا۔

پولیس اسٹیشن

پنہاری تالاب سے متصل چنگی کے قریب پختہ سڑک کے کنارے نوگانواں سادات کا ایک بڑا پولیس اسٹیشن ہے جس کے تحت پانچسوں گاؤں آتے ہیں۔

پاور ہاؤس

بجلی کے لئے سڑک کے کنارے پاور ہاؤس بھی اب کافی بڑا بن گیا ہے جس کی وجہ سے بہت سہولت ہوگئی ہے۔

اور ہیڈ ٹینک

پولیس اسٹیشن کے قریب سڑک کے کنارے پانی کیلئے بہت بڑا اور ہیڈ ٹینک بنایا گیا ہے جس کو بھرنے کے لئے دو ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں۔ پورے نوگانواں سادات معہ نئی بستی وزیر آباد میں پانی کی انڈر گراؤنڈ پائپ لائن بچھادی گئی ہے اور تقریباً" سب ہی کو پانی کے کنکشنز بھی دے دیئے گئے ہیں۔

ٹیلی فون

نوگانواں سادات اور نئی بستی وزیر آباد میں ٹیلی فون کے انڈر گراؤنڈ تار بچھا دیئے گئے ہیں اور بہت سے حضرات نے ٹیلی فون کنکشنز لے لئے ہیں نوگانواں سادات میں ڈائریکٹ ڈائلنگ سسٹم بھی قائم ہوگیا ہے۔ یعنی اب ڈائریکٹ بات کرنے کی بھی سہولت میسر آگئی ہے۔

پوسٹ آفس

نوگانواں سادات میں ایک پوسٹ آفس قائم ہے جس کے ماتحت اطراف کے موضعات آتے ہیں۔

بینک

نوگانواں سادات میں مختلف بینکوں کی تین شاخیں اور ایک غلہ بینک بھی موجود ہے۔ جس کی وجہ سے سب ہی کو بہت سہولت حاصل ہوگئی ہے۔

ہسپتال

حاجی سید باقر حسین صاحب (مرحوم) کی اہلیہ محترمہ گل شبو صاحبہ (مرحومہ) نے تقریباً" تیس سال قبل مبلغ پچیس ہزار روپیہ اور ایک قطعہ زمین

عطیہ دی تھی جس پر سرکار نے ایک ہسپتال بنوادیا ہے۔ جس میں ڈاکٹراور لیڈی ڈاکٹر کی سہولت میسر ہے۔ اس ہسپتال سے مقامی اور اطراف کے لوگوں کو بھی بہت سہولت ہوگئی ہے۔ خداوند عالم مرحومین کی مغفرت فرمائے اور جزائے خیر دے۔ آمین

بس سروس

نوگانواں سادات سے روزانہ صبح چھ بجے سرکاری بس براہ راست دہلی کے لئے روانہ ہوتی ہے اور دہلی سے شام چھ بجے جو بس روانہ ہوتی ہے وہ رات کو دس بجے نوگانواں سادات پہنچ جاتی ہے۔ اس بس سروس سے اہل نوگانواں کو بہت سہولت ہوگئی ہے۔

بذریعہ ریل آمدو رفت کے لئے امروہہ اسٹیشن جانا پڑتا ہے۔ امروہہ اور نوگانواں سادات کے درمیان آمدو رفت کے لئے تھری وہیلر ٹمپو سروس عام ہے۔ اس کے علاوہ مراد آباد وامروہہ سے چاند پور بجنور آمدو رفت کے لئے بھی بس سروس کی سہولت بھی میسر ہے۔

محرم الحرام

نوگانواں سادات کے لوگ انتہائی مذہبی راسخ العقیدہ محب اہلبیت مسلمان ہیں۔ اسی لئے تمام مذہبی پروگرام انتہائی عقیدت و احترام کے ساتھ منائے جاتے ہیں۔

جو اہل وطن اپنے کاروبار یا معاشی مصروفیات کی وجہ سے مختلف شہروں میں رہتے ہیں محرم میں وطن پہنچ جاتے ہیں اور سب مومنین مولا کا غم انتہائی عقیدت و احترام کے ساتھ مناتے ہیں اور پہلی محرم سے عاشور تک تمام مومنین احتراما" جلوس میں برہنہ سروپا شریک ہوتے ہیں۔

نوگانواں سادات عزاداری سید الشہدا کے سلسلہ میں ہندوستان بھر میں مشہور ہے۔ یہاں چار مشہور ماتمی انجمنیں ہیں۔

۱۔ انجمن یادگار حسینی

یہ نوگانواں سادات کی سب سے قدیم اور مشہور انجمن ہے۔ شروع میں زیادہ تر لوگ اسی انجمن سے وابستہ تھے۔ اس کا صدر دفتر عزا خانہ مظہر کربلا (بڑی امام بارگاہ) ہے۔ اس کے بانیوں میں ماسٹر سید ظہور حسن صاحب مرحوم‘ سید امیر حسن عرف وٹ صاحب مرحوم‘ سید انتظار حسین صاحب مرحوم عرف چنو اور ممتاز نوحہ خوان سید زمرد حسین صاحب مرحوم وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

۲۔ انجمن عابدیہ

انجمن یادگار حسینی کے قیام کے کچھ عرصے بعد انجمن عابدیہ کے نام سے ایک اور انجمن قائم ہوئی۔ جس سے بہت سے حضرات وابستہ ہوگئے۔ اس کا شمار نوگانواں سادات کی ممتاز اور مشہور انجمنوں میں ہوتا ہے اس کا صدر دفتر امام بارگاہ باب العلم ہے۔

۳۔ انجمن حیدری

انجمن حیدری کے نام سے بھی ایک انجمن قائم ہے جو مومنین نوگانواں سادات میں بہت مقبول اور مشہور ہے۔ اس انجمن میں نوجوان حضرات کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ ممتاز نوحہ خوان جناب سید دلاور حسین صاحب اور آپ کے فرزندان جناب سید ارشاد علی و جناب سید وصی حیدر صاحب کی نوحہ خوانی کی وجہ سے انجمن مذکور کو بڑی تقویت حاصل ہوئی اور شہرت ملی۔ اس انجمن کا صدر دفتر عزا خانہ سید نور ہے۔

۴۔ انجمن سوگواران حسین

یہ نوگانواں سادات کی نسبتاً" نئی انجمن ہے۔ اس کا قیام سب کے بعد میں عمل میں آیا ہے۔ یہ بھی نوگانواں سادات کی مشہور انجمن ہے اس کا صدر دفتر عزا خانہ دولت شہید ہے۔

محرم کا چاند دیکھتے ہی یہ سب انجمنیں اپنے اپنے سیاہ علم کے ساتھ قصبہ میں نوحہ و ماتم کی ابتدا کرتی ہیں۔ پہلی محرم سے عاشور تک تمام انجمنیں اپنی مقررہ تاریخوں پر انتہائی عقیدت و احترام کے ساتھ جلوس علم و ذوالجناح و تبرکات برآمد کرتی اور تمام عزا خانوں پر حاضری دیتی ہوئی پوری بستی نوگانواں سادات کا گشت کرتی ہیں اور انتہائی پرخلوص نوحہ خوانی و ماتم کرتی ہیں۔

جلوس کے راستہ میں مختلف مقامات پر سبیلیں لگائی جاتی ہیں۔ جلوس کے آگے روایتی تاشہ (ایک خاص باجہ یا دف) بجایا جاتا ہے۔ جو جلوس کی رہنمائی کرتا ہے۔ جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ جلوس آگے بڑھ رہا ہے اور اب کس مقام پر پہنچ گیا۔ اس تاشہ کے حزنیہ انداز سے غم کا ایک عجیب تاثر پیدا ہوتا ہے۔

پہلی محرم سے عاشورہ تک جلوس کے اختتام پر تبرک تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱۔ پہلی محرم

پہلی محرم کا جلوس علم و ذوالجناح سید اصغر حسین صاحب مرحوم ابن سید

فضل حسین صاحب مرحوم کے عزا خانہ پاپڑی تالاب سے برآمد ہوتا ہے۔
اس میں انجمن یادگار حسینی ماتم و نوحہ خوانی کرتی ہے۔

۲۔ دوسری محرم

دوسری محرم کا جلوس علم و ذوالجناح عزا خانہ مسماۃ حسینہ خاتون عرف ھٹھلی سے برآمد ہوتا ہے۔ اس میں انجمن عابدیہ ماتم و نوحہ خوانی کرتی ہے۔

۳۔ تیسری محرم

تیسری محرم کا جلوس علم و ذوالجناح عزا خانہ و مسجد ہینگا (ایک بزرگ تھے) سے برآمد ہوتا ہے۔ اس میں انجمن حیدری ماتم و نوحہ خوانی کرتی ہے۔

۴۔ چوتھی محرم

چوتھی محرم کا جلوس علم و ذوالجناح عزا خانہ سرائے بنگلہ سے برآمد ہوتا ہے۔ اس میں انجمن عابدیہ ماتم و نوحہ خوانی کرتی ہے۔

۵۔ پانچویں محرم

پانچویں محرم کا جلوس علم و ذوالجناح عزا خانہ دولت شہید سے برآمد ہوتا ہے اس میں انجمن یادگار حسینی اور انجمن سوگواران حسین ایک دوسرے کے آگے پیچھے ماتم و نوحہ خوانی کرتی چلتی ہیں (سوگوار کی یہ مخصوص تاریخ ہے)

۶۔ چھٹی محرم

چھٹی محرم کا جلوس علم و ذوالجناح عزا خانہ سید نور سے برآمد ہو کر عزا خانہ پختہ بنگلہ پر پہنچا ہے پھر وہاں سے جلوس علم و ذوالجناح برآمد ہوتا ہے۔ اس

میں انجمن حیدری منظم طریقے سے جلوس کی رہنمائی کرتی ہے اور انتہائی عقیدت سے نوحہ خوانی و ماتم کرتی ہے۔

۷۔ ساتویں محرم

ساتویں محرم کا جلوس علم و ذوالجناح عزا خانہ مظہر کربلا (بڑی املی) سے اور پھر دوسرا جلوس عزا خانہ حاجی حسنین صاحب مرحوم محلّہ گولھہ تالاب سے برآمد ہوتا ہے اس روز ڈبل گشت ہوتی ہے۔ یہ انجمن یادگار حسینی کی مخصوص تاریخ ہے۔ اس روز انجمن بہت محنت و خلوص اور بہت جوش سے زنجیر اور ہاتھ کا ماتم و نوحہ خوانی کرتی ہے۔ اس دن کا ماحول انتہائی سوگوار ہوتا ہے۔

۸۔ آٹھویں محرم

آٹھویں محرم کا جلوس علم و ذوالجناح عزا خانہ مسماۃ کبیر النساء (محلّہ ککوئی) سے برآمد ہوتا ہے۔ یہ انجمن عابدیہ کی بہت اہم تاریخ ہے۔ اس روز انجمن عابدیہ اپنے مخصوص انداز میں انتہائی عقیدت و احترام کے ساتھ جلوس علم و ذوالجناح و تبرکات برآمد کرتی ہے اور بہت جوش سے زنجیر اور ہاتھ کا ماتم و نوحہ خوانی کرتی ہے۔

۹۔ نویں محرم

نویں محرم کا جلوس علم و ذوالجناح عزا خانہ سید نور محلّہ گولھہ تالاب سے برآمد ہوتا ہے۔ یہ انجمن حیدری کی مخصوص تاریخ ہے۔ اس روز انجمن حیدری ماتم و نوحہ خوانی کرتی ہے اور بڑے جوش کے ساتھ زنجیر کا ماتم بھی کرتی ہے۔ جلوس کے اختتام پر مغرب کی اذان کے فوراً بعد چہار دیواری بنگلہ پر آگ پر ماتم کا اہتمام بھی کرتی ہے۔ جس کو دیکھنے کے لئے سرکاری افسران کے علاوہ غیر مذاہب کے لوگ بھی کثیر تعداد میں آتے اور بہت متاثر

ہوتے ہیں۔

شب عاشور اطراف گاؤں کے مسلمان کثیر تعداد میں زیارت کے لئے نوگانواں سادات آجاتے ہیں اور عاشور کی زیارت کرنے کے بعد شام میں اپنے اپنے گھروں کو واپس جاتے ہیں۔ ان لوگون کے لئے کھانے (نذر) کا اہتمام عزا خانہ شاہ فرید پر بڑے پیانے پر مختلف حضرات کی منتوں و نذور سے ہوتا ہے۔

شب عاشور تمام عزاخانوں میں عزا دار شب داری کرتے ہیں۔ چائے کا اہتمام تقریباً" تمام عزا خانوں میں ہوتا ہے۔ ہر انجمن اپنے اپنے علم کے ساتھ قصبہ کے تمام عزا خانوں میں ماتم و نوحہ خوانی کرتی ہوئی کربلا زیارت کے لئے جاتی ہے کربلا میں زیارت کے لئے آنے والوں کا رات بھر تانتا بندھا رہتا ہے۔ تمام رات مجلس ماتم و نوحہ خوانی کی صدائیں گونجتی ہیں۔

صبح تقریباً" ۳½ بجے عزا خانہ منظر کربلا (بڑی املی) میں ایک مجلس عزا منعقد ہوتی ہے۔ اس مجلس سے مولانا سید محمد حسین مضطر صاحب اپنے مخصوص انداز میں خطاب فرماتے ہیں۔ بعد ختم مجلس انجمن یادگار حسینی وہاں سے ایک علم برآمد کرتی ہے۔ عزاداروں کی کثیر تعداد اس علم کے ساتھ گریہ و بکا کرتی ہوئی قصبہ کے شرقی حصے کے عزاخانوں کی روشنیاں گل کرتی ہوئی بازار سے گذر کر اپنے مقام پر واپس آجاتی ہے۔ اس جلوس میں ایک مخصوص قدیم ترین نوحہ۔

"زینب نے کہا صبح کا تارا نکل آیا ---------- فریاد خدایا" پڑھا جاتا ہے تو یہ انتہائی رقت آمیز منظر ہوتا ہے۔

اس علم کے تھوڑی دیر کے بعد کئی علم اور بھی مختلف عزا خانوں سے برآمد ہوتے ہیں۔ ان میں بھی یہی مخصوص نوحہ پڑھا جاتا ہے۔ ان علموں سے فارغ ہونے کے بعد مومنین اعمال عاشورہ بجا لانے کے لئے صحرا میں چلے جاتے ہیں۔

عاشورہ

تعزیہ : عاشور کے دن بہت بلند تقریباً" ستراسی فٹ اونچا ایک تعزیہ برآمد ہوتا ہے۔ یہ تعزیہ پہلے عزا خانہ انصاریان محلہ سرائے بنگلہ سے برادران اہل سنت اٹھاتے تھے۔ اب چونکہ یہ حضرات یہاں سے محلہ نئی بستی وزیر آباد چلے گئے ہیں۔ اس لئے اب اس تعزیہ کو سادات خود بناتے ہیں اور ہفتہ کے بازار سے برآمد کرتے ہیں۔

یہ تعزیہ انتہائی بلندی کے ساتھ ساتھ نہایت خوبصورت اور مضبوط بنایا جاتا ہے۔ ظہر کی اذان کے بعد تعزیہ برآمد کرتے وقت تعزیہ پر مرثیہ کے دو بند پڑھے جاتے ہیں تو یہ بہت ہی رقت آمیز منظر ہوتا ہے اور بہت جوش سے ماتم ہوتا ہے۔

اسی معیار کا ایک تعزیہ برادران اہل سنت انصاری حضرات موضع بیلنی سے لاتے ہیں اور محلہ شاہ فرید پر مسجد و مدرسہ باب العلم کے سامنے دونوں تعزیوں کا ملاپ ہوتا ہے۔ برادران اہل سنت انصاری حضرات کی ہمت افزائی کے لئے ان کی دستار بندی کی جاتی ہے اور عطیات سے نوازا جاتا ہے۔ تمام عزا خانوں پر حاضری دیتے ہوئے بستی کا گشت مکمل کرنے کے بعد یہ تعزیے شام کے وقت اپنے اپنے مقام پر واپس آجاتے ہیں اور امام کے سوئم کے بعد یہ تعزیے بڑھا دیئے جاتے ہیں۔

عاشور کا جلوس

عاشور کے دن انجمن عابدیہ کربلا نہیں جاتی بلکہ وہ صبح میں ہی تمام عزا خانوں میں حاضری دیتے ہوئے بستی نوگانواں سادات کا گشت مکمل کرلیتی ہے اور اس گشت میں وہ صرف ایک مخصوص نوحہ

عباس میر لشکرم ------------- عباس میر صفدرم پڑھتی

ہے۔

سید افسر حسین صاحب مرحوم جو انجمن عابدیہ کے بہت ہی مایہ ناز اور مشہور نوحہ خوان تھے۔ اپنے مخصوص انداز میں جب یہ نوحہ پڑھتے تھے تو غم کا ایک عجیب تاثر پیدا ہوتا تھا اور بہت رقت ہوتی تھی۔ انجمن عابدیہ عزا خانہ دولت شہید پر زنجیر کا ماتم بھی کرتی ہے۔

روز عاشور عزا خانہ پختہ بنگلہ (ہفتہ بازار) پر بہت ہی رقت کی مجلس ہوتی ہے ظہر کی اذان کے بعد ہفتہ بازار سے جب تعزیہ برآمد ہوتا ہے تو اسی کے ساتھ ساتھ عزا خانہ پختہ بنگلہ سے بعد ختم مجلس جلوس علم و ذوالجناح برآمد ہوتا ہے تو یہ بھی بہت ہی رقت آمیز منظر ہوتا ہے۔ ہر طرف سے آہ و بکا کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔

انجمن حیدری' انجمن یادگار حسینی اور انجمن سوگواران حسین ترتیب سے ایک دوسرے کے آگے پیچھے جلوس کی شکل میں ماتم و نوحہ خوانی کرتی ہوئی گشت کرتی ہیں۔

یہ جلوس قصبہ کے تمام عزاخانوں میں حاضری دیتا ہوا شام کو کربلا پہنچ جاتا ہے۔ عاشور کے روز زنجیر کا نہایت پرجوش ماتم ہوتا ہے۔ دیکھنے والوں کے دل دہل جاتے ہیں۔ کربلا پہنچ کر تو دستی و زنجیر کے ماتم میں غضب کی شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے بہت سے ماتم داروں کو غش آجاتا ہے۔

ختم ماتم پر زیارت پڑھائی جاتی ہے اور توشہ (تبرک) تقسیم ہوتا ہے۔ عزادار فاقہ شکنی کرتے ہیں۔ اس روز نذر و نیاز کا اہتمام بہت بڑے پیانہ پر ہوتا ہے۔

دلدل (ذوالجناح)

عزاداری سید الشہدا کے سلسلے میں سادات نوگانواں کی ابتدا سے ہی یہ روایت چلی آرہی ہے کہ کم از کم دو عدد خوبصورت اور اعلیٰ نسل کے گھوڑے خرید کر دلدل یعنی ذوالجناح کی حیثیت سے ہدیہ کرکے آزاد چھوڑ دیئے جاتے ہیں تاکہ سال بھر سید صاحبان کے زمیندارے میں جس کھیت سی بھی چاہیں وہ اپنی خوراک حاصل کر سکتے ہیں۔ انھیں کوئی روکتا نہیں ہے۔

ایک خاص بات یہ ہے کہ محرم سے ایک روز قبل یعنی چاند رات کو یہ دلدل از خود بستی میں آجاتے ہیں اور مومنین سادات نوگانواں انتہائی عقیدت کے ساتھ ان کو اپنے یہاں رکھتے ہیں اور پہلی محرم سے عاشور تک جن جن عزا خانوں میں جلوس علم و شبیہ ذوالجناح برآمد ہوتے ہیں ان میں ان کو دلدل کی حیثیت سے شریک کرتے ہیں۔

داروغہ سید سرور حسین صاحب مرحوم نئے گھوڑوں کو دلدل کی حیثیت سے سدھانے یعنی ٹرینڈ کرنے میں بڑی مہارت اور تجربہ رکھتے تھے۔ آپ نئے دلدل کو بہت کم وقت میں بڑی محنت اور خلوص سے ٹرینڈ کردیا کرتے تھے اور وہ مومنین کے ہجوم سے مانوس ہوجاتے تھے۔

چھ محرم کی علموں کی گشت میں داروغہ جی انتہائی عقیدت کے ساتھ دلدل کی باگ پکڑ کر مومنین و مومنات کو زیارت کراتے ہوئے بستی کی گشت مکمل کرتے تھے اور شب عاشور جو خواتین و حضرات زیارت کے لئے کربلا آتے تھے انتہائی ہجوم کے باوجود آپ بڑی مہارت' عقیدت اور وقار کے ساتھ اس کا انتظام کرتے تھے یعنی ایک مرتبہ خواتین اور بچوں کو اندر جانے کی اجازت ہوتی تھی تاکہ سکون کے ساتھ وہ زیارت کرسکیں۔ ان کے آنے کے بعد پھر مرد حضرات کو اندر جانے کی اجازت دی جاتی تھی تاکہ وہ بھی اطمینان سے زیارت کرلیں۔ اسی طرح یہ سلسلہ نماز فجر تک جاری رہتا تھا۔

(داروغہ جی کی ان خدمات کو لوگ ابھی تک یاد کرتے ہیں۔ خداوند عالم آپ کی مغفرت فرمائے آمین)

سات محرم کے علموں کے جلوس (گشت) میں مولوی سید مشکور حسین صاحب قبلہ بھی بڑے وقار اور عقیدت کے ساتھ دلدل کی باگ پکڑ کر مومنین کو زیارت کراتے ہوئے بستی کی گشت مکمل کرتے تھے چونکہ اب آپ بہت کمزور اور ضعیف ہوگئے ہیں اس لئے اب یہ کام دوسرے نوجوان بجا لاتے ہیں۔

آٹھ محرم کے جلوس میں کلو کے اکبر صاحب مرحوم بھی بڑی عقیدت کے ساتھ اپنے مخصوص انداز میں دلدل کی باگ پکڑ کر مومنین کو زیارت کراتے ہوئے بستی کی گشت مکمل کرتے تھے۔ لوگ ابھی تک آپ کی اس خدمت کو یاد کرتے ہیں۔

نوگانواں سادات میں ایک بہت خوبصورت اور انتہائی تندرست سفید رنگ کا دلدل تھا جو مومنین میں بہت مقبول اور مانوس تھا۔ سنا ہے کہ ملک بادشاہ پور کے بعض تنگ نظر ہندوؤں نے اس سفید دلدل کو شہید کردیا تھا۔ پوری بستی نوگانواں سادات نے اس کا سوگ منایا اور کربلا کے صحن میں اسے دفن کیا گیا۔

ہمارے بچپن میں دو دلدل تھے یعنی ایک بڑا دلدل اور ایک چھوٹا دلدل دونوں آپس میں ایک دوسرے سے بہت مانوس تھے اور ہمیشہ ساتھ رہتے تھے اور مومنین سادات نوگانواں میں بھی بہت مقبول اور مانوس تھے۔ بڑے دلدل کی یہ خصوصیت تھی کہ جب بھی کسی شخص نے اس کے کان میں یہ کہا کہ جمعرات یا فلاں دن فلاں وقت آپ کو ہمارے گھر آنا ہے وہ دلدل اس دن اور اسی وقت لازمی طور پر اس شخص کے گھر پہنچ جاتا تھا۔ یہ بات میرے ذاتی مشاہدہ میں بھی ہے کہ میری چھوٹی دادی سیدہ کنیز النساء مرحومہ (والدہ سید محب

رضا صاحب مرحوم) نے جب بھی بڑے ولدل کے کان میں کہا کہ فلاں دن آپ کو ہمارے گھر آنا ہے۔ وہ ولدل اس روز دادی مرحومہ کے گھر ضرور پہنچتا تھا۔ آپ بتاشے یا دودھ ولدل کو کھلاتی پلاتی تھیں۔

اسی طرح سید مسعود الحسن عابدی (المعروف زیدی) کوالٹی بلڈر، کراچی کے والد ماجد سید عبدالرؤف صاحب مرحوم (کربلا والے) کا قیام امروہہ میں رہا آپ نے یا آپ کی اہلیہ مرحومہ یا گھر کے کسی فرد نے جب بھی بڑے ولدل کے کان میں یہ کہا کہ آپ کو فلاں دن ہمارے گھر امروہہ آنا ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ وہ ولدل اس دن آپ کے گھر امروہہ ضرور پہنچتا تھا۔ آپ اس کی بہت خاطر ومدارات کرتے تھے۔ یہ ولدل کا معمول تھا۔

چونکہ بڑا ولدل بہت ہی تندرست اور خوبصورت تھا اس لئے برٹش کے آخری دور میں ایک انگریز آفیسر کو یہ بہت پسند آگیا اور وہ ہر قیمت پر اس کو حاصل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن جب اس کو معلوم ہوا کہ یہ قومی امانت ہے اور ایک مقدس فریضہ کے لئے مخصوص ہے تو اس نے معذرت کرلی اور اس ارادہ سے دست بردار ہوگیا۔

بڑا ولدل شہید ہونے والے سفید ولدل کا ساتھی ہونے کی وجہ سے بہت بوڑھا ہوگیا تھا اس لئے اس کی طبعی موت واقع ہوئی۔ بڑے ولدل کو بڑے احترام کے ساتھ عزا خانہ پختہ بنگلہ سے متصل سید موسیٰ شہید کے مزار کے قریب ہفتہ (تھاور) کے بازار میں دفن کیا گیا ہے۔

چونکہ بڑے اور چھوٹے ولدل کا بہت عرصے ساتھ رہا دونوں آپس میں بہت مانوس تھے لہٰذا بڑے ولدل کے انتقال کے بعد چھوٹے ولدل نے اس کا بہت اثر لیا اسی لئے وہ بھی زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہا اور جلد ہی انتقال کرگیا۔

الحمدللہ نوگانواں سادات میں اس وقت بھی کم از کم تین عدد بہت ہی خوبصورت اور تندرست گھوڑے (ولدل) کی حیثیت سے ہدیہ ہیں اور یہ سلسلہ آج بھی اسی طرح جاری وساری ہے۔

سوز خوانان

ماسٹر سید ظہور حسن صاحب مرحوم

ماسٹر سید ظہور حسن صاحب مرحوم کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ برصغیر کے چند مایہ ناز سوز خوانوں میں سے تھے۔

آپ کے ہمعصر سوز خوانوں میں سجاد حسین صاحب مرحوم' منجو صاحب مرحوم' نادر حسین صاحب مرحوم' نادر مرزا صاحب مرحوم اور آغا مقصود مرزا صاحب مرحوم شامل ہیں۔

چونکہ کافی عرصہ آپ نے لکھنؤ میں قیام اور وہاں سے فیض حاصل کیا اس لئے سوز خوانی میں آپ دبستان لکھنؤ سے وابستہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی آپ سوز خوانی کرتے تو حزن و ملال کا ایک عجیب تاثر پیدا ہوتا تھا۔ اسی لئے مومنین آپ کی سوز خوانی کو بہت پسند کرتے تھے۔

سید امیر حسن میرو (وٹ صاحب) مرحوم اور سید انتظار حسین (چنو صاحب) مرحوم سوز خوانی میں آپ کے بہت مضبوط اور ماہر بازو تھے۔

ماسٹر صاحب مرحوم انگلش کے بھی ماہر استاد تھے۔ تمام بچوں کو قومی جذبہ کے تحت مفت پڑھاتے تھے۔ جس بچے کو بھی آپ نے پڑھایا اس نے انگریزی میں کبھی مات نہیں کھائی۔ تمام اہل وطن آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔

ماسٹر صاحب نے اپنا بستہ اپنی زندگی ہی میں اپنے چہیتے شاگرد ماسٹر سید اکرام حیدر صاحب کو سونپ دیا تھا۔

ماسٹر سید اکرام حیدر صاحب ابن سید مختار حسین عابدی صاحب مرحوم

ماسٹر سید اکرام حیدر صاحب کو یہ فخر حاصل ہے کہ آپ ماہر سوز خوان ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین نوحہ خوان بھی ہیں۔ قدرت نے آپ کے گلے

میں وہ سوز عطا کیا ہے کہ جب بھی آپ سوز خوانی یا نوحہ خوانی کرتے ہیں تو سننے والوں کے دلوں پر بہت اثر ہوتا ہے۔ اسی لئے آپ ہندوستان بھر میں مشہور ہیں۔ مومنین آپ کو انتہائی عزت و احترام کے ساتھ اپنے یہاں بلاتے ہیں۔ آپ نہایت خلیق و ملنسار ہیں۔

اہل وطن حضرات کی خواہش پر آپ کراچی (پاکستان) تشریف لائے۔ یہاں آپ کی بہت پزیرائی ہوئی۔ اہل نوگانواں کے ساتھ ساتھ دیگر مومنین نے بھی آپ کے پروگرام کو بے حد پسند کیا۔

آپ کے برادران حقیقی سید حسنین اختر عابدی و مولانا سید عجائب علی عرف حسین اختر صاحب بہترین نوحہ خوان ہونے کے ساتھ ساتھ سوز خوانی میں آپ کے انتہائی مضبوط اور ماہر بازو بھی ہیں۔ نہایت خلیق و ملنسار ہیں۔

سید نیاز حیدر صاحب ابن سید ابراہیم حسین صاحب مرحوم

نوگانواں سادات کی معروف شخصیت ہیں۔ آپ بھی ماسٹر سید ظہور حسن صاحب مرحوم کے بہت ہی مقرب شاگردوں میں سے ہیں۔ آپ کا شمار نوگانواں سادات کے مشہور اور ماہر سوز خوانوں میں ہوتا ہے۔ آپ جب بھی گشت یا مجلس عزا میں مرثیہ خوانی کرتے ہیں تو غم کا ایک عجیب تاثر پیدا ہوتا ہے اسی لئے مومنین آپ کی سوز خوانی کو بھی بہت پسند کرتے ہیں۔

آپ نہایت شریف منکسرالمزاج انسان ہیں۔

آپ کے صاحبزادے ایم بی اے کرنے کے بعد اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں۔

سید اعجاز حسین صاحب مرحوم (المعروف پیرجی حیدر علی) ابن سید امانت علی صاحب مرحوم

مولانا سید جواد اصغر ناطق صاحب قبلہ کے والد پیرجی حیدر علی صاحب مرحوم قدماء کی یادگار بلند پایہ مرثیہ خوان تھے۔ آپ کی آواز بہت بلند تھی کبھی گرفتہ نہ

ہوتی تھی۔

عشرہ محرم میں شب و روز مجالس اور گشت میں مرثیہ خوانی کرتے تھے گلے میں سبز رومال باندھ کر مرحوم جب اپنے مخصوص انداز میں یہ مرثیہ پڑھتے تھے۔ تو بہت ہی رقت ہوتی تھی

گھر سے جب بھرے سفر سید عالم نکلے
سر جھکائے ہوئے بادیدہ پر نم نکلے

یا

آج سردار و علمدار جدا ہوتے ہیں

ان مرثیوں کی طرز میں آج تک کوئی تبدیلی نہیں کر سکا۔ آج بھی یہ مرثیے آپ ہی کی مرتب کردہ طرز میں پڑھے جاتے ہیں۔

دھوڑ صاحب مرحوم بھی آپ ہی کی طرز میں آٹھ محرم کی گشت میں یہ مرثیہ آج سردار و علمدار جدا ہوتے ہیں بڑی مہارت اور بلند آواز سے پڑھتے تھے اور خوب پڑھتے تھے۔ لوگ ابھی تک یاد کرتے ہیں۔

آپ کے پوتے سید ریاض ہاشم صاحب نوگانواں سادات کی معروف شخصیت شاعر اہلبیت ہیں۔ آپ کا کلام اور نوحے مومنین میں بہت مقبول ہیں۔

سید ضرغام الدین صاحب مرحوم

ابن سید منہاج الدین صاحب مرحوم نوگانواں سادات کے قدماء میں ممتاز اور مشہور سوز خوان تھے۔ عشرہ محرم کی مجالس اور گشت میں خصوصاً عاشور کے دن بہت عقیدت سے مرثیہ پڑھتے تھے۔

سید حسین عرف سید گھیٹا صاحب مرحوم بن سید معشوق علی صاحب

نوگانواں سادات کے مشہور سوز خوان تھے۔ عشرہ محرم اور گشت میں بلند

آواز سے بڑی عقیدت سے مرثیہ پڑھتے تھے۔

سید اصغر حسین صاحب مرحوم ابن فضل حسین صاحب مرحوم

ذاکر امام اور اچھے سوزخوان تھے۔ آواز میں درد تھا۔ عشرہ محرم میں شب و روز مجالس پڑھتے تھے۔ پہلی محرم کو جلوس علم و ذوالجناح آپ ہی کے یہاں سے برآمد ہوتا ہے مرحوم گشت میں بڑی عقیدت سے مرثیہ پڑھتے تھے۔

حکیم سید عباس حسین صاحب مرحوم ابن سید سجاد علی صاحب مرحوم

فارسی داں تھے۔ مکان پر مطب فرماتے تھے۔ مرثیہ بڑے جوش اور درد کے ساتھ پڑھتے تھے۔ آپ کی زندگی تک چھ محرم کی گشت آپ سے مخصوص تھی۔ جس میں آپ یہ مرثیہ بے **شمع کربلا میں جو قندیل دیں ہوئی۔** پڑھتے تھے تو بہت ہی رقت ہوتی تھی۔

سید ہاشم رضا صاحب ابن سید ظفر حسین صاحب مرحوم (المعروف پیر جی)

نوگانواں سادات کے مشہور سوزخوان ہیں۔ عشرہ محرم میں شب و روز مجالس پڑھتے ہیں۔ حکیم عباس صاحب کے انتقال کے بعد سے چھ محرم کی گشت مسلسل آپ ہی سے مخصوص ہے۔ جس میں آپ بھی وہی مرثیہ
بے شمع کربلا میں جو قندیل دیں ہوئی۔ بڑے جوش اور عقیدت کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ بڑی رقت ہوتی ہے۔

سید علی حسین صاحب ابن سید نصرت حسین صاحب مرحوم

نوگانواں سادات کے مشہور سوزخوانان میں سے ہیں۔ بلند آواز سے پڑھتے ہیں اور خوب پڑھتے ہیں۔ آپ ماسٹر سید ظہور حسین صاحب مرحوم کے بعض مرثیے انہی کے انداز میں بڑی مہارت سے پڑھتے ہیں۔ نہایت خلیق و ملنسار ہیں۔

سید غلام حیدر عابدی صاحب ابن سید ابن حسن صاحب مرحوم

نوگانواں سادات کے ممتاز سوزخوان ہیں۔ آپ انجمن سوزخوانان۔ کراچی (پاکستان) کے ممبر ہیں۔ آپ کی سوز خوانی کا انداز دبستان لکھنؤ سے متاثر ہے۔ آپ کی آواز میں درد ہے۔ آپ نے ماسٹر سید ظہور حسن صاحب مرحوم سے بھی استفادہ کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماسٹر صاحب مرحوم کی بتائی ہوئی بعض بندشیں بڑی مہارت سے پڑھتے ہیں۔ طبیعت میں سادگی اور منکسرالمزاجی ہے۔

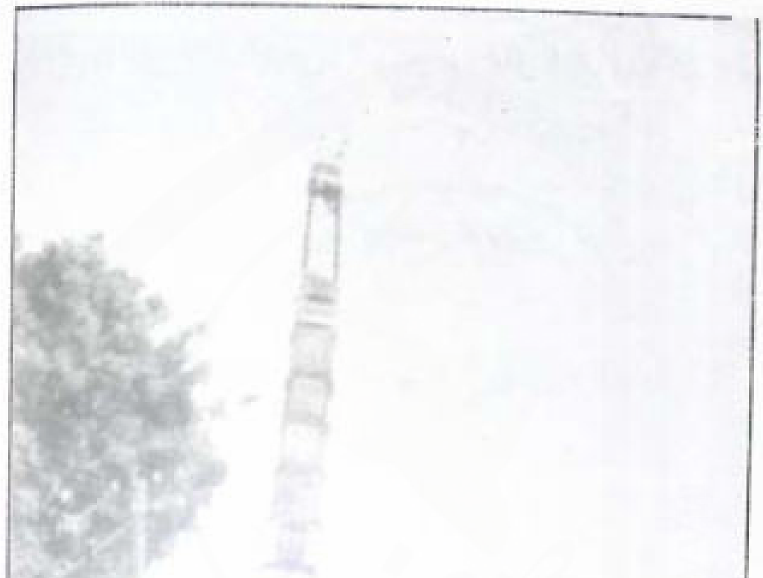
سید مصطفےٰ حسن عابدی ابن سید منور حسن صاحب مرحوم

نوگانواں سادات کے بہت اچھے سوزخوان ہیں۔ آپ بھی انجمن سوزخوانان۔ کراچی (پاکستان) سے وابستہ ہیں۔ آپ کی سوزخوانی کا انداز بھی دبستان لکھنؤ سے متاثر ہے لیکن پڑھنے کا انداز منفرد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی سوزخوانی کو پسند کیا جاتا ہے۔ نہایت خلیق و سادہ مزاج ہیں۔

سید مستجاب حسین عابدی صاحب ابن سید سرفراز حسین صاحب مرحوم

نوگانواں سادات مقیم کراچی (پاکستان) کے مشہور سوزخوان ہیں بلند آواز سے پڑھتے ہیں آپ سوزخوان ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین نوحہ خوان بھی ہیں۔ نوگانواں سادات کے بعض قدیم نوحے پرانی طرز کے ساتھ بڑی مہارت سے پڑھتے ہیں۔

ناسازیٔ طبع آجکل اس عمل میں مانع ہے۔ خداوند عالم آپ کو صحت کامل عطا فرمائے آمین۔



نوگانواں سادات ضلع مراد آباد تحصیل امروہہ یو پی بھارت میں
دنیا کا خوبصورت اور بلند ترین تعزیہ عاشورہ محرم کو برآمد ہو رہا ہے

سماجی تقاریب

۱۔ جشن بتول

دینی درسگاہ جامعتہ المنتظر کی انتظامیہ کی جانب سے گذشتہ کئی سال سے "جشن بتول" منایا جاتا ہے۔ اس سال بھی مولانا سید نعیم عباس صاحب قبلہ کی سربراہی میں جامعتہ المنتظر میں یہ پروگرام بہت ہی کامیابی کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ جس میں ہندوستان کے مشہور شعراء کرام نے بارگاہ حضرۃ فاطمہ زہرہ میں اپنا منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ تمام شعرا حضرات کی آمدورفت اور قیام وطعام کا انتظام ادارہ کی طرف سے کیا گیا تھا۔

۲۔ محفل نور

۱۶ شعبان المعظم کو شاہ فرید (جن کے نام پر یہ محلہ ہے) پر امام زمانہؑ کے حضور ایک نعتیہ مشاعرہ "محفل نور" انجمن عابدیہ سادات نوگانواں کے زیر اہتمام منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں ہندوستان بھر سے نامی گرامی شعراء کرام حضرات تشریف لاتے ہیں۔ یہ مشاعرہ بہت بڑے پیمانہ پر ہوتا ہے اور ایک تاریخی یادگار کا مقام حاصل کرچکا ہے۔ اس سال یہ پروگرام گولڈن جوبلی کے طور پر منایا گیا۔

اس پروگرام کے لئے شاعر اہلبیت سید قیصر عقیل نوگانویں کو بطور خاص بمبئی سے مدعو کیا جاتا ہے۔ آپ جب اپنے مخصوص انداز میں نظامت کے فرائض انجام دیتے ہیں تو حاضرین بہت محظوظ ہوتے ہیں۔ آپ ہندوستان بھر میں مشہور ہیں مومنین آپ کو میلاد و مشاعروں میں بطور خاص نظامت کے لئے بلاتے ہیں۔

اس پروگرام کے تمام شعراء کی آمدورفت' مہمانداری اور دیگر تمام اخراجات سید محرم علی شہرت صاحب (رادھا بیڑی والے) برداشت کرتے

ہیں (اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین)

اس کے علاوہ شہرت صاحب بہت سے دینی اور رفاہی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ بیواؤں اور مساکین کی مالی امداد بھی فرماتے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ خداوند عالم آپ کی توفیقات میں اضافہ کرے اور آپ کے کاروبار کو اور زیادہ وسعت عطا فرمائے آمین۔

آپ شاعر اہلبیت ہیں شہرت تخلص فرماتے ہیں۔ مومنین آپ کے کلام کو بہت پسند کرتے ہیں۔

۳۔ جشن مولودِ کعبہ ویوم حسینؑ

۱۳ رجب المرجب کو جشن مولود کعبہ اور ۳ شعبان المعظم کو "یوم حسین" بمقام صدر بازار منعقد کئے جاتے ہیں۔

یہ پروگرام بھی بہت کامیاب اور ایک یادگار کی حیثیت حاصل کرچکے ہیں۔ ان پروگراموں کی نظامت کے لئے بھی بمبئی سے سید قیصر عقیل نوگانویں کو مدعو کیا جاتا ہے۔ ان پروگراموں میں بھی ہندوستان بھر سے مشہور شعراء کرام شرکت اور بارگاہ امامت میں نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

یہ پروگرام اہل محلہ انتظامیہ کمیٹی کی طرف سے منعقد کئے جاتے ہیں۔

تعلیمی ادارے

بنیادی طور پر ہم لوگ زمیندار رہیں۔ ہماری اپنی ذاتی زرعی زمینات ہیں لیکن بعض شوقین حضرات کی وجہ سے بیڑی کی صنعت کو بھی نوگانویں میں بہت فروغ حاصل ہوا۔ اس لئے بچے بڑے زیادہ تر اسی صنعت سے وابستہ ہوگئے لیکن آبادی میں تعلیمی اداروں نے ماحول بدلا دیا۔ اب دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم کے لئے بھی گذشتہ کئی عرشوں سے کافی تعداد میں انگلش میڈیم نرسری و پرائمری اسکول قائم ہیں۔ جہاں تقریباً" اسی فی صد بچے ان اداروں سے فیض یاب ہو رہے ہیں اور اب بیڑی کی صنعت نوگانویں سے اطراف کے گاؤں میں منتقل ہوگئی ہے۔

قدیم سرکاری مدرسہ

قدیم سرکاری مدرسہ بھی گولھہ تالاب کے کنارے اسی جگہ پر قائم ہے منشی **سید مشیعت علی صاحب** مرحوم ایک عرصے تک اس اسکول کے پرنسپل رہے مرحوم بہت ہی خلیق منکسرالمزاج انسان تھے۔ لوگ ابھی تک آپ کو عزت سے یاد کرتے ہیں۔

منشی صاحب مرحوم کے فرزند حکیم سید غلام مہدی صاحب عربی فارسی انگریزی کے قابل آدمی ہیں اردو اور فارسی میں ایم اے عربی میں فاضل فقہ الہ آباد یونیورسٹی سے اور طبیہ کالج علی گڑھ کے سند یافتہ (بی یو ایم ایس) طبیب ہیں۔ آج کل یونانی میڈیکل سائنس اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا دہلی میں ڈپٹی ڈاریکٹر کے عہدہ پر فائز ہیں۔ طبع موزوں رکھتے ہیں اور راز تخلص فرماتے ہیں ابھی حال ہی میں آپ کے جواں سال فرزند کا ٹریفک حادثہ میں انتقال ہوا ہے۔

گورنمنٹ گرلز اسکول : آٹھویں کلاس تک لڑکیوں کے لئے بھی ایک سرکاری اسکول ہٹاوالے (ایک محلہ کا نام ہے) میں قائم ہے بچیاں اس ادارہ سے فیض یاب ہو رہی ہیں۔

سید ابو محمد ہائی اسکول و انٹر کالج

سید ابو محمد ہائی اسکول بدھ کے بازار اور پختہ سڑک سے متصل کافی بڑے رقبہ پر قائم ہے۔ ڈاکٹر سید شفیع حیدر صاحب مرحوم (اسکول کمیٹی کے ممبر) نے اس اسکول کی ترقی اور یو۔ پی سرکار سے اسکول کی منظوری بحال کرانے میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اللہ اس کا اجر آپ کو دے آمین۔

اور آپ ہی کی درخواست پر جناب سید ارتضیٰ حسین عابدی نے اپنی اہلیہ ثریا بیگم مرحومہ کے نام سے اسکول میں سائنس بلاک تعمیر کرایا اور ثواب جاریہ کے حق دار ہوئے۔ ڈاکٹر سید شفیع حیدر صاحب مرحوم کے انتقال کے بعد نواب سید محمد محسن مرحوم اس اسکول کے مینیجر مقرر ہوئے۔ آپ نے بھی اسکول پر اپنی جیب سے کئی لاکھ روپیہ خرچ کر کے اسکول کی توسیع و ترقی میں نمایاں خدمات انجام دیں۔

اسکول کا اسٹاف 'تعمیر اور ماحول اچھا ہے جس کی وجہ سے نتیجہ بھی اچھا رہتا ہے۔ اب اسکول کو کالج کا درجہ مل گیا ہے۔ اگر نواب محسن مرحوم زندہ ہوتے تو اسکول کو بہت ترقی ملتی اور اسکول کو ڈگری کالج یا طبیہ کالج کا درجہ حاصل ہو جاتا۔

نواب سید محمد محسن مرحوم بہت بڑے سیاسی لیڈر تھے۔ آپ کے نہ صرف صوبائی حکام بلکہ مرکزی حکومت میں بھی بہت اثرات تھے۔ آپ کا وجود اہل نوگانواں کے لئے بڑی تقویت کا باعث تھا۔ آپ کے انتقال سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے اس کا پر ہونا بہت مشکل ہے۔ آپ کا انتقال ایک قومی نقصان ہے۔

شہرت آئی ٹی آئی کالج

شہرت آئی ٹی آئی کالج یو۔ پی میں رامپور کے بعد نوگانواں سادات میں سید محرم علی شہرت (رادھا بیڑی والے) اور حکومت کے تعاون سے پختہ سڑک کے کنارے بہت وسیع رقبہ پر یہ ٹیکنیکل کالج قائم ہوا ہے۔ بیرونی طلبا کے لئے رہائش کا انتظام بھی ہے۔ نوگانواں سادات کے بہت سے افراد اس ادارے سے وابستہ ہیں۔ یہ اطمینان اور فخر کی بات ہے کہ سید نیر حسین عابدی صاحب ریٹائرڈ انجینئر جیسے لائق اور خلیق انسان اس کالج کے پرنسپل ہیں۔ آپ کی سربراہی میں یہ ادارہ گراں قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔

آپ کے صاحبزادے ڈاکٹر سید ناصر حسین عابدی نوگانواں سادات کے ممتاز اور قابل ترین ڈاکٹروں میں شمار ہوتے ہیں۔ ماہر سرجن اور فزیشین ہیں۔

شہرت ہائی اسکول و انٹر کالج

اسی ٹیکنیکل کالج کے قریب پختہ سڑک کے کنارے جناب سید محرم علی شہرت صاحب نے مومنین کی تعلیمی ترقی کے لئے اپنے ذاتی مصارف سے کافی بڑی جگہ پر "شہرت ہائی اسکول" قائم کیا ہے جو بہت ہی کامیابی کے ساتھ ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ اسکول کا ماحول اور معیار بہت اچھا ہے عمارت بھی بہت خوبصورت ہے۔ یہ اطمینان کی بات ہے کہ اسکول کو کالج کا درجہ حاصل ہو گیا ہے۔

فاطمہ ہائیر سیکنڈری اسکول و گرلز کالج

مولانا سید فیروز حیدر صاحب قبلہ نے اپنے ذاتی تعلقات کو کام میں لاتے ہوئے اپنے احباب کے تعاون سے منگل کے بازار کے قریب بھورے پیر (دادا سید شہاب الدین شہید) کے مزار سے متصل کافی بڑی جگہ پر صرف

لڑکیوں کیلئے "فاطمہ ہائیر سیکنڈری اسکول" قائم کیا ہے۔
حال ہی میں اس اسکول کو کالج کا درجہ حاصل ہوگیا ہے اور انشاء اللہ
ڈگری کالج کا درجہ بھی جلد مل جائے گا۔(یہ پروگرام میں شامل ہے)
اسکول کا محل وقوع' اور تعمیری نقشہ بہت ہی خوبصورت اور معیاری
ہے۔ سبزہ اور پھولوں کی کثرت نے ماحول کو اور زیادہ خوش گوار بنادیا ہے۔
نواں سادات اور اطراف کی بچیوں کے لئے یہ بہترین تحفہ ہے۔
اس سے قبل مولانا سید فیروز حیدر صاحب قبلہ نے بڑی املی (ایک محلہ
کا نام ہے)
کی قدیم امام بارگاہ کی از سر نو تعمیر بہت ہی خوبصورت اور جدید طرز پر کرائی ہے
جس کا نام مظہر کربلا رکھا ہے۔
خداوند عالم آپ کی توفیقات میں اضافہ کرے اور اس کا اجر دے آمین۔

علمائے کرام و دینی درسگاہیں

نوگانواں ------- سادات کا وہ مشہور قصبہ ہے جہاں پر بہت سے جید علماء کرام اور دانشور پیدا ہوئے۔ جنہوں نے علم و فضل کے چراغ روشن کئے۔

مولوی سید محمد حسین صاحب قبلہ علیہ الرحمہ

(ڈاکٹر سید شہنشاہ حسین دانش صاحب مرحوم) کے دادا مولوی سید محمد حسین صاحب مرحوم بہت ہی بلند پایہ عالم دین اور بہت نیک انسان تھے۔ آپ کی بزرگی اور علم کا اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ لکھنؤ میں قبلہ ناصر الملت مرحوم اور قبلہ سعید الملت مرحوم جیسے جید علماء کرام آپ کے شاگرد تھے۔

آپ نے آٹھ مرتبہ حج بیت اللہ اور مقدس مقامات کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ آپ بہت ہی عبادت گذار تھے۔

حجتہ الاسلام مولانا سید سبط نبی صاحب قبلہ مجتہد العصر علیہ الرحمہ

مولانا سید سبط نبی صاحب قبلہ کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ بہت نیک ممتاز عالم دین تھے۔ آپ نے نجف اشرف (عراق) سے سند اجتہاد حاصل کی تھی۔

آپ کی بزرگی اور نیکی کا یہ عالم تھا کہ آپ جب بھی کہیں سے گذرتے مسلمانوں کے علاوہ ہندو بھی آپ کے احترام میں کھڑے ہوجاتے تھے۔ آپ بیواؤں اور مستحقین کی مالی امداد فرماتے تھے۔ آپ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں شیعہ ڈین تھے۔ آپ کو ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ کو علی گڑھ میں زہر دے دیا گیا جب آپ کی میت نوگانواں سادات پہنچی تو وہ دن بڑی مصیبت کا تھا۔ ہر آنکھ اشکبار تھی۔ کاروبار بازار بند تھے۔ در و دیوار سے رونے کی صدائیں آرہی تھیں

مولوی تراب علی صاحب قبلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اہلسنت حضرات نے بھی نماز جنازہ ادا کی اور یہ علم و ہدایت کی شمع ہمیشہ کے لئے حدود مدرسہ باب العلم میں دفن کردی گئی۔

آپ نے ۱۹۱۴ء نوگانواں سادات میں دینی درسگاہ مدرسہ باب العلم (اورینٹل کالج) کی بنیاد ڈالی۔ جس میں بلند پایہ علماء تدریس کی خدمت انجام دیتے تھے۔ مولانا سید مظفر حسین صاحب قبلہ اور مولانا سید جواد اصغر ناطق صاحب قبلہ جیسے بلند پایہ علماء کی وابستگی بھی شروع ہی سے اس ادارہ سے رہی ہے۔ باب العلم کی ترقی اور اچھے نتائج میں آپ جیسے مخلص اور محنتی اساتذہ کا بڑا حصہ ہے۔

مدرسہ باب العلم کے بلند پایہ استادوں میں ایک نام شاعر اہلبیت حضرت نسیم امروہوی مرحوم کا بھی آتا ہے۔ جن کو بطور خاص مولوی سید سبط نبی صاحب قبلہ مرحوم اعلی اللہ مقامہ نے درس و تدریس کے لئے منتخب کیا اور امروہہ سے آمدورفت کے لئے ایک گھوڑا عنایت کیا۔

اس ادارہ سے بہت سے حضرات فیض یاب ہوئے جن میں مولانا سید اظہر حسن زیدی صاحب مرحوم مولوی تراب علی صاحب مرحوم مولانا علی نقی صاحب قبلہ مرحوم پروفیسر سید نظیر الحسنی زیدی صاحب مرحوم اور مولوی سید محمد حسین محضر صاحب وغیرہ شامل ہیں۔

آپ کے فرزند ارجمند حجۃ السلام مولانا سید شبیہ الحسن صاحب قبلہ نجفی پرنسپل باب العلم اورینٹل کالج کی سرپرستی میں یہ فیض آج بھی جاری و ساری ہے آپ بھی بہت نیک ممتاز عالم دین ہیں۔

مدرسہ باب العلم میں بہت خوبصورت جامع مسجد بھی ہے جہاں باقاعدگی سے نماز جمعہ و جماعت ادا کی جاتی ہے۔

حجتہ السلام مولانا سید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ مجتہد العصر علیہ الرحمہ

آپ ممتاز عالم دین' بلند پایہ خطیب' اعلیٰ درجہ کے ذاکر اور بہترین ادیب تھے آپ نے بھی نجف اشرف (عراق) سے سند اجتہاد حاصل فرمائی۔

آپ کی متعدد تصانیف میں تقریباً" پندرہ کتب غیر مطبوعہ رہ گئیں ایک کتب چار سو صفحات کی ہے جن میں دو سو علماء ہندو ایران و عراق کے حالات درج ہیں۔

آپ کو تصنیف و تالیف کا شوق اپنے والد ماجد مرحوم سے ورثہ میں ملا تھا آپ نے ایک کتب خانہ مکتبہ حسینیہ کے نام سے قائم فرمایا۔ جس میں مختلف علوم و فنون کی تقریباً" پانچ ہزار کتب جمع فرمائیں۔ آپ بہت اچھے شاعر بھی تھے منظر تخلص فرماتے تھے۔ آپ نے مولائے کائنات حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں اپنا مایہ ناز قصیدہ لکھا جو بہت مقبول ہوا۔ جس کا مطلع یہ ہے۔

رجب کی تیرویں کو اولیا کا تاجدار آیا
خدا کا دوست محبوب خدا کا جاںنثار آیا

نجف اشرف سے واپسی پر آپ نے بھی ۱۹۳۹ء میں ایک دینی درسگاہ مدرسہ عالیہ جعفریہ کے نام سے قائم کی۔ جس میں ابتدائی تعلیم کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی کے درجات عربی و فارسی کی تعلیم کا بھی انتظام تھا۔

۱۷ جنوری ۱۹۵۸ء بروز جمعہ نماز ظہر کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے وضو کرنے کے بعد دماغ پر موت کے اثرات طاری ہوئے آپ فرش مسجد پر لیٹ گئے اور فوراً" روح پرواز کر گئی۔ مرحوم بڑے جفاکش' خلیق اور سادگی پسند انسان تھے۔

آپ کے چھوٹے فرزند مولانا سید عمار حیدر صاحب قبلہ کی سرپرستی میں یہ مدرسہ آج بھی دینی خدمات انجام دے رہا ہے اور بہت سے

طلباء اس ادارہ سے فیض حاصل کر رہے ہیں۔ مولوی سید مشکور حسین صاحب قبلہ اور مولانا سید نور علی صاحب قبلہ بھی اسی ادارہ سے وابستہ ہیں۔ سب لوگ آپ کی بہت عزت کرتے ہیں۔

آپ کے بڑے فرزند مولانا سید سلمان حیدر صاحب قبلہ نجفی مرحوم جن کا ماضی قریب میں انتقال ہوا ہے نے کریلا سے متصل پیروں میں **جامعتہ المنتظر** کے نام سے دینی درسگاہ قائم کی ہے جہاں اب کافی تعداد میں بچے قیام پذیر ہیں۔ جن کے قیام و طعام کا انتظام بھی ادارہ کی طرف سے ہے۔

اس درس گاہ کا ڈبل مینار کا صدر دروازہ اور عمارت بہت خوبصورت بنائی گئی ہے۔ اس درسگاہ میں مولانا سید سلمان حیدر صاحب قبلہ مرحوم نے بہت خوبصورت مسجد بھی تعمیر کرائی ہے۔ یہ نوگانواں سادات کی سب سے بڑی مسجد ہے۔

اسی درسگاہ کے احاطہ میں پیر شہید دادا سید معین الدین کی قبر کے برابر میں آپ کو دفن کیا گیا ہے۔

اس ادارہ کی خوش قسمتی ہے کہ مولانا نعیم عباس صاحب قبلہ مولانا عطاء صاحب قبلہ' مولانا محمد تقی صاحب قبلہ اور مولانا حیدر عباس صاحب قبلہ جیسے لائق اور خلیق اساتذہ کی وابستگی نے اس ادارہ کو چار چاند لگا دیئے ہیں اس درس گاہ کی وجہ سے اس علاقہ میں بہت رونق ہو گئی ہے۔ ابھی اس درسگاہ کو مولانا سید سلمان حیدر صاحب قبلہ کی اشد ضرورت تھی لیکن اللہ کی مرضی میں کسی کا دخل نہیں۔

آپ کے بعد اس ادارہ کی سرپرستی مولانا سید نعیم عباس صاحب قبلہ نے سنبھال لی ہے اور احسن طریقے سے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر رہے ہیں۔

مرحوم کے فرزند مولانا سید قرت العین عابدی دینی تعلیم مکمل کرنے کی غرض سے آج کل ایران کے مقدس شہر "قم" میں قیام پذیر ہیں۔

مولوی سید عابد حسین صاحب قبلہ مرحوم ابن سید صادق علی صاحب مرحوم

آپ وطن میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی کتب درسیہ فارسی و عربی مولوی سید اصغر علی صاحب مرحوم بن سید رمضان علی نوگانوی مرحوم مقیم ککرولی ضلع مظفر نگر سے ککرولی میں رہ کر پڑھیں پھر مدرسہ منصبیہ میرٹھ میں آکر جناب خواجہ صاحب سہانپوری سے فیض حاصل کیا۔ چند سال کے بعد لکھنؤ تشریف لے گئے اور مدرسہ ناظمیہ میں داخل ہو کر فاضل کے درجات پاس کئے اور ممتاز فاضل میں داخلہ لے کر تعلیم مکمل کی پھر تلاش معاش کے سلسلہ میں منجن پور ضلع الہ آباد میں بعہدہ پیش نمازی امام جمعہ و جماعت متعین ہوئے۔ وہاں کے مومنین آپ کے بڑے مداح تھے۔ منجن پور سے وطن چلے آئے اور مدرسہ باب العلم میں عربی درجات فاضل کے طلباء کو برسوں پڑھاتے رہے۔

حافظہ غضب کا تھا کبھی مطالعہ نہ فرماتے تھے مگر مشکل سے مشکل کتاب کو پڑھانے میں آپ کو کوئی پریشانی نہ ہوتی تھی۔ وعظ و مصائب خوب بیان فرماتے تھے حجۃ السلام مولانا سید سبط نبی صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ اکثر مسائل میں آپ سے مشورہ فرماتے تھے۔ طبیعت میں سادگی قناعت ذکاوت بدرجہ اتم تھی۔

وبا کے زمانے میں امروہہ محلہ کٹکوئی میں بغرض مجلس تشریف لے گئے اور اچانک بیمار ہو کر وہیں انتقال فرمایا۔ جنازہ بڑے اہتمام کے ساتھ امروہہ سے نوگانواں سادات لایا گیا۔ روساء و علمائے امروہہ شریک جنازہ تھے۔ پوری بستی نوگانواں سادات میں سیاہ علم کے ساتھ جنازہ کی گشت ہوئی اور میت آپ کے جدی قبرستان پچھواڑے میں دفن کی گئی۔

مولوی سید رضا حسین صاحب مرحوم ابن سید قائم علی صاحب مرحوم

سید غلام قاسم عابدی صاحب کے دادا مولوی سید رضا حسین صاحب قبلہ مرحوم نے لکھنؤ سے علم دین حاصل کیا مولوی اولاد حسین صاحب نوگانوی مرحوم بھی آپ کے ہم درس تھے۔ مرحوم نے ابو الحسن صاحب قبلہ مرحوم بن سید نقی صاحب کشمیری لکھنوی اور بحر العلوم مولوی سید محمد حسین عرف علن صاحب قبلہ لکھنوی سے تحصیل علم فرمائی۔ لکھنؤ سے واپس آ کر انہوں نے مراد آباد چوکھ پل کی مسجد میں ۱۲ سال پیش نمازی کی۔ اس کے بعد نگینہ تشریف لے گئے وہاں ۱۸ سال پیش نماز رہے اور وہیں انتقال کیا اور دفن ہوئے۔ بہت نیک منکسر المزاج انسان تھے۔

مولوی سید رستم علی صاحب مرحوم ابن سید ہاشم علی صاحب مرحوم

آپ مولوی حکیم سید مظفر حسین صاحب مرحوم کے والد ماجد تھے۔ بڑے عبادت گذار نہایت خلیق و ملنسار انسان تھے۔ دو مرتبہ زیارت عتبات عالیات سے مشرف ہوئے۔ حیدر آباد دکن میں تجارت کتب کا بہت کامیاب کاروبار کرتے تھے۔ مخطوطات اور نایاب کتب کا بے مثال ذخیرہ تھا۔ جس کے باقیات اب ان کے نبیرہ (پوتے) نواب سید مجتبیٰ حسین عابدی کے پاس موجود ہیں۔

نواب مجتبیٰ حسین عابدی پنجاب یونیورسٹی سے بی اے اور آنرز ان پرشین (منشی فاضل) کے ڈگری ہولڈر ہیں۔ حیدر آباد دکن کے محکمہ ریونیو میں خدمت کے بعد وظیفہ حاصل کیا۔ خوش طبع ملنسار و منکسر المزاج ہیں۔ پاکستان میں سرکاری ملازمت کے طفیل جدہ سعودی عرب دو سال قیام کی نعمت سے فیض یاب ہونے کا موقع ملا۔ اب ریٹائرڈ زندگی گذار رہے ہیں۔

آپ کے منجھلے صاحبزادے سید محمد رضا عابدی گذشتہ کئی سال سے سعودی عرب میں بحیثیت انجینئر اعلیٰ عہدہ پر

فائز ہیں۔ جبکہ آپ کے چھوٹے صاحبزادے شہزادہ سید شوکت رضا عابدی نے پاکستان میرین اکیڈمی سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد کیپٹن شپ کا امتحان آسٹریلیا اور پھر انگلینڈ سے امتیازی نمبروں کے ساتھ پاس کیا ہے۔ آپ کی یہ خوش نصیبی ہے کہ میرین کی دنیا میں آپ سب سے کم عمر میں کیپٹن شپ کا امتحان پاس کرنے والے پہلے شخص ہیں۔

مولوی سید علی حسین صاحب مرحوم ابن سید محمد علی صاحب مرحوم

سید شمیم حیدر عابدی (ریٹائرڈ نائب صدر یونائٹڈ بینک آف پاکستان) و سید انتخاب حیدر عابدی (نواب صاحب رامپور کے داماد اور اگزیکٹیو وائس پریزیڈینٹ حبیب بینک آف پاکستان) کے دادا مولوی سید علی حسین صاحب مرحوم علیہ الرحمہ جید عالم تھے۔ آپ (سید العلماء آقا سید حسین میرن صاحب قبلہ کے شاگرد تھے) علم فقہ و حدیث میں آپ کا درجہ بہت بلند تھا۔ درس و تدریس پیش نمازی مشغلہ رہا۔

آپ بہت نیک منکسر المزاج انسان تھے۔ ۱۳۱۷ھ میں انتقال فرمایا۔

الحاج مولوی سید مظفر حسین صاحب قبلہ ابن سید امجد علی صاحب مرحوم

۳۰ اپریل ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوئے۔ ہندی مڈل کرنے کے بعد عربی فارسی کی تعلیم مدرسہ باب العلم میں پائی۔ ۱۹۳۲ء میں فاضل فقہ الہ آباد ۱۹۳۵ء اردو اعلیٰ قابلیت ۱۹۳۷ء میں ایچ ٹی سی اور ۱۹۳۹ء میں ادیب کامل کی اسناد حاصل فرمائیں۔

۱۹۳۵ء سے مدرسہ باب العلم میں بحیثیت معلم و ہیڈ مدرس شعبہ پرائمری تعینات رہے اور وقت ضرورت عربی و فارسی درجات کے طلباء کو بھی درس

دیتے رہے۔ باب العلم کی ترقی اور اچھے نتائج میں آپ جیسے مخلص اور محنتی اساتذہ کا بڑا حصہ ہے۔ آپ بانی ادارہ حجتہ الاسلام مولانا سید سبط نبی صاحب قبلہ مرحوم اعلیٰ اللہ مقامہ کے مقربین میں سے ہیں جنھوں نے ادارہ و بانی ادارہ کا حق کماحقہ ادا فرمایا اور اپنی عزیز عمر ادارہ کی خدمت میں گذار دی۔ آپ بڑے حلیم الطبع، متقی عالم باعمل ہیں فقہ سے آپ کو خاص دلچسپی ہے۔ مسائل فقہ پر اپ کو مکمل عبور حاصل ہے۔

امام راتب کی عدم موجودگی میں جامع مسجد میں نماز جمعہ وغیرہ کی امامت آپ ہی فرماتے ہیں۔

اہل نوگانواں کے لئے آپ کی خدمات بہت زیادہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہل وطن آپ کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور آپ کا احترام کرتے ہیں۔

مولانا سید جواد اصغر ناطق صاحب قبلہ ابن سید اعجاز حسین صاحب مرحوم

۱۲ ذی قعدہ ۱۳۳۳ھ کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم مدرسہ باب العلم میں پائی ۱۹۳۰ء کامل الہ آباد اور ۱۹۳۳ء میں فاضل ادب الہ آباد کی اعلیٰ اسناد حاصل فرمائیں۔ ۱۹۳۹ء سے ریٹائر ہونے تک مدرسہ مذکور میں معلم کی حیثیت سے تعینات رہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ باب العلم کی ترقی اور اچھے نتائج میں آپ کی خدمات بھی قابل قدر ہیں۔

آپ فطری شاعر ہیں۔ قدرت نے بہترین دماغ عطا فرمایا ہے۔ فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں ہر اصناف شاعری میں طبع آزمائی فرماتے ہیں۔ بلند پایہ خطیب و مقرر ہیں مگر کمزوری صحت کی بنا پر اب یہ سلسلہ ختم ہوگیا ہے۔ کچھ عرصہ بسلسلہ تبلیغ دین کاٹھیاوار میں بھی رہ چکے ہیں۔ طبیعت میں خودداری اور منکسر المزاجی بہت زیادہ ہے۔ اشرف الاخبار (نسبت نامہ سادات نوگانواں) کا مقدمہ آپ نے جس انداز سے لکھا ہے وہ اپ کے علم اور ذہانت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

مولانا سید محمد حسین صاحب محضر ابن سید شبیر حسین صاحب مرحوم

پروفیسر سید محشر رضا کے والد مولانا سید محمد حسین صاحب محضر ۱۹۱۷ء میں پیدا ہوئے۔ مدرسہ باب العلم میں تعلیم پائی۔ منشی مولوی فاضل الہ آباد یونیورسٹی اور اردو اعلیٰ قابلیت کے امتحانات پاس کرنے کے بعد آپ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں شعبہ دینیات میں لیکچرار کی حیثیت سے ملازم ہوگئے ۱۹۴۴ء تک ملازمت کی اس کے بعد استعفےٰ دے کر وطن میں آکر لال قلع بیڑی فیکٹری کے نام سے ذاتی کاروبار شروع کیا اور بہت ترقی کی۔

۱۹۶۴ء میں پانچ سال کے لئے ٹاؤن ایریا نوگانواں سادات کے چیئرمین منتخب ہوئے۔ آپ کے دور میں قصبہ میں کافی تعمیری کام ہوئے۔

آپ ذاکر اہل بیت ہونے کے ساتھ ساتھ شاعر اہل بیت بھی ہیں۔ محضر تخلص فرماتے ہیں۔ آپ کا کلام اور نوحے بہت مقبول ہوئے۔ آپ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ نہایت سادہ مزاج، خلیق و ملنسار ہیں۔

مولانا سید انصار حسین ساجد

آپ خاندان سید بڑے کے قبیلہ سید یوسف علی سے تعلق رکھتے ہیں ۲۹ جولائی ۱۹۳۵ء کو نوگانواں سادات میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ باب العلم سے حاصل کرنے کے بعد ۱۹۴۹ء میں مڈل اسکول پاس کیا۔ ۱۹۵۰ء میں مدرسہ باب العلم سے منشی الہ آباد اور ادیب ماہر پاس کیا ادیب کامل اور منشی کامل الہ آباد کی اسناد حاصل کرنے کے بعد ۱۹۵۴ء میں مولوی الہ آباد اور ۱۹۵۵ء میں عالم الہ آباد کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۵۳ء سے ۱۹۵۶ء تک مدرسہ باب العلم میں شعبہ پرائمری میں مدرس رہے۔

۱۹۵۶ء سے پیشہ تجارت پارچہ فروشی اختیار کئے ہوئے ہیں ۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء کو "انجمن معین المومنین نوگانواں سادات" کی بنیاد ڈالی جولائی

۱۹۶۵ء تک انجمن مذکور کے سکریٹری کی حیثیت سے کام کیا۔ ۱۹۶۵ء میں فاضل فقہ الہ آباد کا امتحان پاس کیا۔

آپ نے دو سال کی مسلسل کدوکاوش اور نہایت محنت و جانفشانی سے کافی تحقیق و تلاش کے بعد سادات نوگانواں کا **نسب نامہ** مرتب کیا ہے۔

آپ نے یہ شجرہ برادری تیار کر کے سادات نوگانواں پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ سادات نوگانواں آپ کی اس خدمت کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ خداوند عالم آپ کو اس کا اجر دے آمین۔

آپ بہت نیک نہایت منکسر المزاج اور کم سخن ہیں۔

مولانا سید ابو الهاشم صاحب نجفی مرحوم ابن سید ابو القاسم صاحب مرحوم

ممتاز عالم دین اور ذاکر اہلبیت تھے۔ آپ نے نجف اشرف (عراق) سے تعلیم حاصل فرمائی۔ بہت ہی اصلاحی مجالس پڑھتے تھے اسی لئے لوگ آپ کی خطابت کو بہت پسند کرتے تھے۔ آپ نہایت خلیق، ملنسار اور بہت ہی مہمان نواز تھے۔ افسوس کہ عالم شباب ہی میں انتقال فرمایا۔ آپ کے چھوٹے بھائی **مولانا سید نذر الحسنین صاحب نجفی** نے بھی آپ ہی کے ساتھ نجف اشرف (عراق) میں دینی تعلیم حاصل فرمائی۔ وہاں سے فارغ ہونے کے بعد آپ پاکستان کراچی تشریف لے آئے۔ کچھ عرصہ جامع مسجد نور ایمان میں پیش نماز رہے اس کے بعد آپ نے **"عابدیہ مشن"** کے نام سے کراچی میں ایک ٹرسٹ قائم کیا اور اس کو رجسٹرڈ کرانے کے بعد اس کے چیف پیٹرن مقرر ہوئے۔

آپ نے اس ٹرسٹ کے تحت حکومت سے قطعہ اراضی الاٹ کرا کر بارہ مساجد و امام بارگاہیں قائم کیں۔ جن میں سے دو جامع مسجد ہیں (ایک جامع مسجد باب النجف دوسری جامع مسجد ثقلین) جہاں نماز جماعت کے ساتھ ساتھ

نماز جمعہ بھی ادا کی جاتی ہے۔ یہ آپ کی بہت بڑی خدمت ہے اللہ آپ کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور جزائے خیر دے۔ آمین

آج کل آپ انہی مساجد و امام بارگاہوں کی تعمیر و ترقی کے کاموں میں انتہائی مصروف ہیں۔ آپ جامع مسجد باب النجف بفرزون میں امام جمعہ و جماعت کے بھی فرائض انجام دے رہے ہیں۔

آپ بہت ہی ملنسار اور بلند قوت ارادی کے مالک ہیں۔ آپ حج بیت اللہ کا شرف بھی حاصل کر چکے ہیں۔

علامہ سید عباس حیدر عابدی صاحب مرحوم ابن سید الانصار حسین صاحب مرحوم

آپ کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ سیدہ رشیدہ عابدی (ڈائریکٹر گروپ آف علی علی اسکول ۔ کراچی) کے بڑے بھائی اور علامہ سید زہیر عباس عابدی کے والد ماجد تھے۔ آپ کا تعلق سادات نوگانواں کے بہت ہی معزز خاندان سید معظم سے ہے۔ آپ کے والد سید انصار حسین عابدی صاحب مرحوم نوگانواں سادات سے حیدر آباد دکن منتقل ہو گئے تھے اسی لئے آپ حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئے پارٹیشن کے بعد آپ پاکستان تشریف لے آئے اور کراچی مین قیام کیا۔

آپ کا شمار پاکستان کے ممتاز علماء کرام و دانشوروں میں کیا جاتا تھا آپ اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے۔ آپ کو ہر طبقہ میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ آپ ذاکر اہل بیت تھے آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا

آپ کے انتقال پر صدر و وزیر اعظم پاکستان نے تعزیتی پیغامات ارسال کئے اور پاکستان ٹیلی ویژن نے آپ کے انتقال پر تعزیتی پروگرام نشر کیا۔

ملا سید علمدار حسین صاحب مرحوم بن سید محب علی صاحب مرحوم

آپ حاجی سید حسن و حاجی سید حسین (عرف لڈن) کے والد ماجد تھے مرحوم بہت نیک عبادت گذار اور شفیق بزرگ تھے۔ نہایت خلیق و ملنسار تھے۔

آپ بمبئی میں خوجہ باغ میں خوجہ جماعت کی طرف سے مامور تھے۔ مارچ ۱۹۶۷ء میں زیارات عتبات عالیات کے لئے عراق تشریف لے گئے کوفہ میں علیل ہو کر انتقال فرمایا اور وہاں ہی وادی السلام میں دفن کیے گئے۔

مولوی سید عابد حسین صاحب مرحوم بن سید جرار حسین صاحب مرحوم

آپ نے منشی' مولوی' فاضل فقہ مدرسہ باب العلم سے پاس کیا۔ پھر لکھنؤ تشریف لے گئے اور سلطان المدارس عربی کالج سے صدر الافاضل کی اعلیٰ سند حاصل کی۔ چند سال باب العلم میں عربی معلم کی حیثیت سے کام کیا اور پھر نارووال (پاکستان) تشریف لے گئے وہاں ایک عرصہ تک گورنمنٹ نارمل اسکول مٰیں معلم کی حیثیت سے خدمت انجام دی اور وہاں ہی انتقال فرمایا۔ آپ جامع مسجد نارووال کے خطیب تھے نہایت نیک منکسر المزاج بہت اچھے خطیب اور ذاکر تھے۔

آپ کے فرزند ڈاکٹر سید نوروز ماجد زید بن سلطان ہسپتال لاہور میں ڈائریکٹر کے عہدہ پر فائز ہیں۔

مولوی سید ذوالفقار حیدر صاحب مرحوم ابن سید ناظم حسین صاحب مرحوم

آپ نے باب العلم اور رینشل کالج نوگانواں سادات سے منشی' مولوی' فاضل فقہ کے درجات پاس کئے اور کئی سال مدرسہ مذکور میں بحیثیت معلم عربی کام کیا۔ پھر آپ پاکستان تشریف لے آئے اور ملتان میں پرشین ٹیچر کی حیثیت سے خدمت انجام دیتے رہے۔ آپ ذاکر امام اور اچھے خطیب تھے مصائب

خوب پڑھتے تھے۔ سادہ مزاج اور سلیم الطبع واقع ہوئے تھے۔
آپ کے فرزندان بھی اچھے عہدوں پر فائز ہیں۔

مولانا سید جواد حسین صاحب کلیم مرحوم ابن کرار حسین صاحب مرحوم

آپ نے بجنور سے اردو مڈل کرنے کے بعد باب العلم اورینٹل کالج نوگانواں سادات سے مولوی و منشی کامل و اردو اعلیٰ قابلیت الہ آباد یونیورسٹی کے امتحانات اور منشی فاضل و مولوی عالم پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات پاس کئے۔ اسی دوران میں ہندی مڈل کا امتحان پاس کیا۔ پھر کچھ عرصہ طبیہ کالج علی گڑھ سے علم طب کی تحصیل فرمائی مگر بعض وجوہات کی بنا پر تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔

۱۹۴۷ء آپ نارووال ضلع سیالکوٹ تشریف لے آئے اور وہاں سات سال ہائی اسکول میں ٹیچر رہے۔ اس کے بعد آپ گورنمنٹ نارمل اسکول نارووال میں معلم کی حیثیت سے ریٹائر ہونے تک خدمت انجام دیتے رہے۔

آپ کو زمانہ طالب علمی ہی سے تقریر و خطابت کا شوق تھا۔ باب العلم اورینٹل کالج میں ادارہ ہیئتہ علمیہ کے ممبر کی حیثیت سے آپ نے اس فن میں خاصی مہارت بہم پہنچائی تھی اور اچھی مجلس پڑھنے لگے تھے۔ چونکہ بچپن ہی سے ہونہار اور ذہین واقع ہوئے تھے اس لئے پاکستان پہنچ کر آپ نے فن ذاکری میں خوب ترقی فرمائی۔ علم طب سے چونکہ شوق تھا اس لئے آپ نے طب میں سند حاصل فرمائی اور گورنمنٹ رجسٹرڈ طبیب کی حیثیت سے رفاہ عامہ کے تحت مطب بھی فرماتے رہے۔

موصوف بڑے سنجیدہ ہردلعزیز آدمی تھے۔ شعر و شاعری کا شوق بھی زمانہ طالب علمی سے تھا۔ پہلے خلش تخلص فرماتے تھے پھر قادر الکلامی کے ساتھ کلیم ہوگئے۔

آپ کی اولاد نے بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کی سب اچھے منصب پر فائز ہیں۔



نوگانواں سادات میں ۹ر محرم الحرام کو جلوس علم ذوالجناح میں عقیدت مند حضرات

نوگانواں سادات کے اطبّا

مولوی حکیم سید امتیاز حسین صاحب مرحوم ابن سید ممتاز حسین صاحب مرحوم

پروفیسر سید وجاہت حسین عابدی و ڈاکٹر سید افتخار حسین عابدی کے والد مولوی حکیم سید امتیاز حسین صاحب مرحوم ۱۳ رجب ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مولوی سید محمد حسین صاحب مرحوم سے حاصل فرمائی پھر آپ لکھنؤ تشریف لے گئے اور درجات فاضل ناظمیہ کو نمایاں حیثیت سے پاس کیا۔ پھر آپ نے طبیہ کالج سے پانچ سالہ طبی کورس کی تکمیل فرمائی اور درجہ اول سے کامیابی اصل کی نیز کئی طلائی تمغے بھی حاصل فرمائے اور مطب کا سلسلہ لکھنؤ اور پھر چار سال اجمیرو جے پور میں رکھا۔ والدماجد اور حجتہ السلام مولانا سید سبط نبی صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ کے حکم کی بنا پر اجمیرو جے پور کے قیام کو ترک کر کے وطن سے قریب مراد آباد خاص میں مسجد میر سعادت علی خاں تحصیلدار میں بحیثیت امام جمعہ و جماعت ملازمت اختیار کرلی اور مطب کا سلسلہ بھی جاری رکھا آپ آل انڈیا میڈیکل بورڈ کے ممبر بھی رہے۔ آپ کی طبی خدمات کو سراہتے ہوئے ضلع یونانی طبی کانفرنس نے "سید الاطباء" کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ آپ بہت نیک اور نہایت خلیق انسان تھے۔ آپ کے چہرہ پر بہت نور تھا۔

مولوی حکیم سید مظفر حسین مرحوم

ابن مولوی سید رستم علی صاحب مرحوم حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئے۔ عربی و فارسی تعلیم کے بعد طب یونانی کی اسناد حاصل کیں۔ آپ بہت ہی علم شناس تھے۔ آپ کو بہت بڑی لائبریری ورثہ میں ملی تھی۔ جس میں بہت نادر کتابیں اور قلمی نسخے موجود تھے۔ آپ نے اسلامی خطوط اور خطاطوں کے

حالات اور خط کوفی کی تاریخ کو جمع کیا۔

آپ دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن میں پنشن پانے تک ملازم رہے۔ تقسیم ہند کے بعد آپ پاکستان تشریف لے آئے اور کراچی میں قیام کیا۔ آپ حج اور مقامات مقدسہ کی زیارات سے بھی مشرف ہو چکے تھے۔

آپ نے ایک مختصر کتابچہ "فلسفہ تاثیر دعا زیارت قبور" کے عنوان سے شائع کیا جو ان حضرات کی تردید میں ہے جو قبور کی زیارت کو "قبر پرستی" کا طعنہ دیتے ہیں۔

خود بہت اچھے خوشنویس تھے اور خوشنویسوں کے حالات پر ایک کتاب لکھ رہے تھے جو ابھی مسودہ ہی کی منزل پر تھی کہ سفر آخرت پیش آگیا اگر وہ کتاب چھپ جائے تو کتابت و خوشنویسی کی دنیا میں ایک قابل قدر اضافہ ہوگا۔

آپ اپنے فرزند نواب سید مجتبیٰ حسین عابدی جو حکومت پاکستان کی طرف سے سرکاری ملازم کی حیثیت سے جدہ (سعودی عرب) میں مقیم تھے کے پاس قیام پذیر تھے بیمار ہو کر انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے آپ نہایت خلیق اور وضع دار انسان تھے۔

حکیم سید سعید حسین صاحب مرحوم ابن سید ظہور علی صاحب مرحوم

۱۸۹۵ء میں پیدا ہوئے۔ آپ منصبیہ کالج میرٹھ سے منشی کامل الہ آباد اور لکھنؤ سے تکمیل الطب کرنے کے بعد حیدر آباد دکن میں سرکاری طبیب کی حیثیت سے تعینات رہے۔ ریٹائر ہونے کے بعد وطن میں انتقال فرمایا۔ آپ حج بیت اللہ اور مقامات مقدسہ کی زیارت سے بھی مشرف ہو چکے تھے۔ نہایت خلیق، وضع دار، مخیر اور پابند ارکان دین تھے۔

حکیم سید غلام نبی صاحب مرحوم

۱۳۰۰ھ میں وطن میں پیدا ہوئے۔ کم سنی میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا

مگر والدہ نے محنت مزدوری کر کے آپ کی ابتدائی تعلیم فرمائی اور پھر مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ میں داخل کرایا۔ آپ نے محنت سے عربی فارسی کی تعلیم حاصل فرمائی۔ پھر آپ مولوی حکیم سید ظہور الدین صاحب قبلہ مرحوم کے پاس حسن پور ضلع سلطان پور چلے گئے جہاں حکیم صاحب ریاست کے طبیب تھے۔ وہاں آپ نے فن طب کی تکمیل فرمائی۔

مولوی ظہور الدین صاحب قبلہ کے انتقال کے بعد ریاست میں راجہ محمد علی خاں کے طبیب خاص مقرر ہوئے۔ کچھ عرصے کے بعد ملازمت ترک کر کے شہر سلطان پور میں ذاتی مطب قائم فرمایا۔ نبض شناسی و معالجے میں مشہور تھے۔ بڑے عبادت گذار متقی ریاضت پسند انسان تھے۔ ۱۹۷۲ء میں سلطان پور میں انتقال فرمایا۔

حکیم سید مرتضیٰ حسین صاحب مرحوم

ابن سید منصب علی نے لکھنؤ میں رہ کر علم طب کی تکمیل فرمائی۔ بڑے حاذق حکیم تھے۔ عمر کا زیادہ حصہ کلکتہ، لکھنؤ و رسال پور میں گذارا۔ آپ بڑے نیک منکسر المزاج انسان تھے۔

حکیم سید رضی حسین صاحب ابن سید احمد حسین صاحب مرحوم

۱۹۱۲ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے مدرسہ باب العلم میں تعلیم پائی اور معلم بھی رہے۔

علم طب ادارہ طبیہ کالج دہلی میں پڑھ کر سند حاصل فرمائی اور مولوی سید زوار حسین صاحب قبلہ بن حکیم ظہور الدین صاحب مرحوم سے نسخہ نویسی کی مشق فرمائی۔ ۳۹۔۱۹۳۸ء کلکتہ میں حکیم نظامی کے دواخانہ میں مطب فرمایا۔ بچوں اور نسوانی امراض کے علاج میں ماہر ہیں۔

سادہ مزاج، نیک طبع اور پابند صوم و صلوٰۃ ہیں۔ آج کل بہت ضعیف

اور کمزور ہو گئے ہیں۔



نوگانواں سادات میں ۱۰ محرم کو جلوس تعزیہ امام مظلوم شاہراہ سے گذرتے ہوئے

نوگانواں سادات کے دانشور

علمائے کرام اور اطباء حضرات کے علاوہ اور بھی بہت سی قابل فخر شخصیات اس مردم خیز خطے میں پیدا ہوئیں اور ہوتی رہتی ہیں۔ مثلاً"

ڈاکٹر سید نجف علی صاحب مرحوم بن سید ارشاد صاحب مرحوم

سید عارف حسین صاحب (ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری حکومت پاکستان) و سید مسعود الحسن عابدی (المعروف زیدی) کوالٹی بلڈر۔ کراچی کے دادا ڈاکٹر سید نجف علی فوج میں ملازم تھے آپ نے شام' مصر' لندن وغیرہ کا سفر کیا۔ آپ بڑے سخی اور درویش نواز تھے۔ تمام آمدنی فقراء میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔

ڈاکٹر سید نجف علی کے متعلق ہمارے یہاں مشہور ہے کہ آپ ہندوستان کے پہلے سول سرجن تھے اور اس کا موقع آپ کو اس طرح ملا کہ انگریز آفیسر کے ہاں آپ کلکتہ میں ملازم تھے وہ آپ کو وطن جاتے وقت ساتھ لے گیا۔ وہاں آپ نے ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کی اور ہندوستان میں پہلے سول سرجن ہوئے۔ اس لحاظ سے نوگانواں سادات پر پورا برصغیر ہندوستان پاکستان فخر کر سکتا ہے۔

آپ کے نبیرہ (پوتے) سید مسعود الحسن عابدی (المعروف زیدی) کوالٹی بلڈر۔ کراچی نے تعمیرات کی دنیا میں بڑا نام پیدا کیا۔ آپ کا نام ہی معیار اور کامیابی کی ضمانت سمجھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا شمار پاکستان کے ممتاز بلڈرز میں ہوتا ہے۔ آپ نہایت شریف منکسر المزاج انسان ہیں۔

ڈاکٹر سید حیدر حسین خان صاحب مرحوم

بن سید خورشید علی صاحب مرحوم

(آپ داروغہ سید سرور حسین صاحب مرحوم' ڈاکٹر سید منظور حسین صاحب مرحوم و ڈاکٹر سید صفدر حسین صاحب مرحوم جیسی معروف شخصیات کے والد ماجد تھے۔ آپ نے ناگپور میں تعلیم پا کر ڈاکٹری کی سند حاصل کی اور سرکاری ملازم ہوئے۔ حسن خدمات کے صلے میں خان صاحب کا خطاب پایا اور اپنے ہمعصر لوگوں میں ممتاز ہوئے۔

آپ نے ایک شفاء خانہ نوگانواں سادات میں اپنے مکان میں مفت دوا تقسیم کرنے کے لئے قائم کیا۔ اللہ نے آپ کے ہاتھ میں بڑی شفاء عطا کی تھی۔ خاص کر آنکھوں کے علاج کے ماہر معالج تھے لوگ آپ کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور آپ کی عزت کرتے تھے۔

آپ نے ۲۳ر مئی ۱۹۲۵ء وطن میں انتقال فرمایا۔ آپ کے پوتے ڈاکٹر سید محمد علی کی سرپرستی میں یہ شفاء خانہ آج بھی قائم ہے۔

ڈاکٹر سید سرفراز حسین خانصاحب مرحوم

ابن سید عید علی صاحب مرحوم

(آپ سید حیدر عابدی صاحب مرحوم و سید امیر حیدر عابدی جیسی لائق' خلیق و باکردار شخصیات کے والد ماجد تھے)

۲۱ر اپریل ۱۸۸۴ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے آگرہ میڈیکل کالج سے ڈاکٹری کی سند حاصل فرمائی اور فوج میں ملازم ہو گئے۔ آپ کا کردار اور اخلاق بہت اچھا تھا۔ حسن خدمات کے صلے میں خانصاحب کے خطاب سے سرفراز

ہوئے۔

۱۹۱۲ء سے ۱۹۲۳ء تک ایران، عراق، کاظمین وغیرہ میں تعینات رہے۔
۱۵ر مارچ ۱۹۲۳ء کو عالم شباب میں کربلائے معلیٰ میں انتقال فرمایا اور وہاں ہی مولا کے قدموں میں دفن ہوئے۔

آپ نہایت نیک و خلیق انسان تھے۔ وطن عزیز اور ہم وطنوں سے بہت ہی عقیدت و محبت رکھتے تھے۔

ڈاکٹر سید محب رضا صاحب مرحوم

(آپ ڈاکٹر سید ساجد رضا عابدی ریٹائرڈ پرنسپل گورنمنٹ ہومیوپیتھک کالج۔ علی گڑھ) کے والد ماجد تھے۔)

آپ نے ابتدائی تعلیم وطن اور پھر لکھنؤ میں حاصل کرنے کے بعد ڈاکٹر سید سرفراز حسین خان صاحب مرحوم کے ساتھ آگرہ سے میٹرک پاس کیا اور پھر آگرہ میڈیکل کالج سے ایل۔ ایم۔ پی کی ڈاکٹری کی سند حاصل کرنے کے بعد سرکاری ملازم ہوگئے۔ سہانپور، لکھنؤ اور مرزاپور کے شفاء خانوں میں سرجن رہے۔ مرزاپور سے تبادلہ ہونے پر حضرات مرزاپور کے اصرار اور خواہش کی بناء پر سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور ۱۹۲۳ء سے ذاتی مطب مرزاپور محلہ نارگھاٹ میں کرلیا اور بڑی کامیابی سے مطب فرماتے رہے۔ ۱۰ر جنوری ۱۹۶۳ء کو مرزاپور میں انتقال فرمایا۔

آپ بہت ہی خوش مزاج، وجیہہ اور پابند ارکان دین تھے۔

آپ کے نبیرہ (پوتے) ڈاکٹر سید شیدا رضا عابدی آجکل امریکہ میں خدمت انجام دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید ابراہیم حسین صاحب مرحوم

ابن سید صفدر علی صاحب مرحوم

۲۰ر دسمبر ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۹۲۲ء میں بجنور سے ہائی اسکول پاس کیا۔ پھر آگرہ میڈیکل کالج سے ۱۹۲۹ء میں ڈاکٹری کی سند حاصل کی اور بجنور میں سرکاری شفاء خانہ میں ۱۹۴۷ء تک ملازم رہے پھر استعفیٰ دے کر مکان پر پریکٹس شروع کی۔ نوگانواں سادات کے انتہائی قابل اور تجربہ کار ڈاکٹروں میں شمار کیے جاتے تھے۔ لوگ آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔

نہایت پرہیزگار اور پابند ارکان دین تھے۔

آپ کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر سید جرار حیدر عابدی جنرل ہسپتال کوٹ لکھپت (لاہور) میں ایم۔ ایس (میڈیکل سپرنٹنڈنٹ) کی حیثیت سے خدمت انجام دے رہے ہیں۔ نہایت خلیق و ملنسار ہیں۔

آپ کے منجھلے صاحبزادے ڈاکٹر مولوی سید ناصر عباس عابدی نے ہائی اسکول پاس کرنے کے بعد مدراس لکھنؤ سے صدر الافاضل، فاضل ادب الہ آباد، فاضل تفسیر و دبیر کامل کی اعلیٰ اسناد حاصل کیں اور اسی دوران طبیہ کالج لکھنؤ سے ڈاکٹری بی۔ یو۔ ایم۔ ایس (بیچلر آف یونانی میڈیکل سائنس) کی سند بھی حاصل کی۔ ۱۹۶۷ء سے ڈاکٹر کی حیثیت سے سرکاری ملازم ہیں۔ خوش طبع و منکسر المزاج ہیں۔

ڈاکٹر سید امیر حسین صاحب مرحوم

ابن سید اکبر حسین صاحب مرحوم

(آپ سید ظہیر حسین عابدی صاحب (مرحوم) و سید وزیر حسین عابدی جیسی نیک و خلیق شخصیات) کے والد ماجد تھے۔

نہایت نیک اور وضعدار انسان تھے۔ آپ نے ڈاکٹر مویشی کی سند حاصل کی تھی اور سرکاری ملازم ہوئے۔ ریٹائرڈ ہونے کے بعد وطن میں قیام رہا۔ آپ کو شکار کا بہت شوق تھا۔ آپ کا نشانہ بہت اچھا تھا اڑتے ہوئے پرندے کو گرا دیتے تھے۔

آپ کو انگریزی پر بھی بہت عبور حاصل تھا۔ بچوں کے ساتھ بہت ہی شفقت اور محبت سے پیش آتے تھے۔

آپ کے نبیرہ (پوتے) سید حسین ظہیر عابدی برطانیہ محکمہ مواصلات میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں اور اپنے کردار اور اخلاق کی وجہ سے بہت مقبول ہیں۔ جبکہ سید حسین ظہیر عابدی پاکستان واپڈا۔ لاہور میں ریسرچ آفیسر ہیں۔

آپ کے پوتے سید اصغر حسین عابدی ابن سید وزیر حسین عابدی نے امریکہ سے ایم۔ ایس کیا ہے اور آجکل PCSIR میں چیف کوآڈی نیٹر ہیں۔

ڈاکٹر سید علی حسین صاحب مرحوم

ابن سید اکبر حسین

(آپ ڈاکٹر سید امیر حسین صاحب مرحوم کے بھائی اور سید سرکار حیدر عابدی صاحب مرحوم و سید سردار حیدر صاحب مرحوم) و سید سرتاج حیدر صاحب کے والد ماجد تھے۔)

آپ بہت ہی خلیق و وضعدار انسان تھے۔ وطن میں ڈاکٹری کی پریکٹس فرماتے تھے قدرت نے آپ کے ہاتھ میں شفاء دی تھی۔ نوگانواں سادات کے مقبول ترین ڈاکٹروں میں شمار ہوتے تھے۔ دوا کی قیمت بہت کم لیتے تھے کوئی نہ دے تو طلب نہ کرتے تھے۔ ہر دلعزیز تھے۔ ۲۸ر مئی ۱۹۶۲ء کو وطن میں انتقال کیا۔

آپ کے پوتے سید حسن عسکری عابدی سحر ابن سید سردار حیدر عابدی مرحوم کراچی یونیورسٹی سے ایم۔ اے اردو کے پوزیشن ہولڈر ہیں۔ گورنمنٹ کالج میں اردو کے لیکچرار کی حیثیت سے خدمت انجام دے رہے ہیں۔ ادبی کاموں میں بھی بہت مشغول رہتے تھے۔ شعر و شاعری کا بھی شوق ہے سحر تخلص فرماتے ہیں۔

آپ کی پوتی سیدہ کنیز فاطمہ بنت سید سردار حیدر عابدی مرحوم نے بھی ایم۔ اے اردو میں کراچی یونیورسٹی سے فرسٹ کلاس تھرڈ پوزیشن حاصل کی ہے۔ طبع موزوں رکھتی ہیں اور صبا تخلص فرماتی ہیں۔

ڈاکٹر سید محمد ادیب صاحب مرحوم

ابن مولوی سید حسین صاحب مرحوم

۲۲؍ صفر ۱۳۲۰ھ کو وطن میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۲۰ء میں مدرسہ باب العلم سے منشی پنجاب کا امتحان پاس کیا اور ۲۱۔ ۱۹۲۲ء میں اورینٹل کالج لاہور سے منشی فاضل پنجاب کی اعلیٰ سند حاصل کی۔ اسی عرصے میں ہومیوپیتھک میڈیکل کالج لاہور سے ایم۔ ڈی کی سند حاصل کی۔ انگریزی تعلیم انٹر تک حاصل فرمائی۔ ۱۹۲۶ء سے بٹلر ہائی اسکول شملہ و دہلی میں بحیثیت فارسی لیکچرار رہے۔ فارسی جدید میں بڑی استعداد کے مالک تھے۔ دوران ملازمت مطب کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں ملازمت ترک کر کے مراد آباد خاص میں مستقل طور پر مطب کا سلسلہ قائم کیا۔

جب آپ فارسی میں نظمیں لکھتے تھے تو حزیں تخلص فرماتے تھے بعد میں ادیب تخلص اختیار کیا اور اسی وقت سے اردو میں شعر و شاعری کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ نے بعض انگریزی نظموں کا ترجمہ بھی فارسی اور اردو میں کیا۔

آپ نہایت خلیق اور لائق انسان تھے۔ آپ کو اپنے پیشہ پر عبور حاصل تھا۔

آپ کے صاحبزادگان نے بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوئے۔

ڈاکٹر سید شہنشاہ حسین صاحب دانش مرحوم

ابن سید امجد حسین صاحب مرحوم

آپ مولوی سید محمد حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر اعلیٰ اللہ مقامہ کے نبیرہ (پوتے) تھے۔ آپ نے منشی فاضل کے ساتھ ساتھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے بی۔ اے کی ڈگری بھی حاصل کی تھی۔ آپ کو اردو کے ساتھ ساتھ فارسی اور انگریزی ادب پر بھی مکمل عبور حاصل تھا۔ آپ کا مطالعہ بہت وسیع تھا مذہبی معلومات بھی بہت تھی۔ آپ روحانیت کی طرف مائل تھے۔ بہت سے حضرات آپ کو سفید ملنگ کہتے تھے اور آپ کے معتقد تھے۔

جب کبھی آپ آقائے شریعت صاحب مرحوم سے ملنے ان کے گھر جاتے تو وہ کھڑے ہو کر بہت دیر تک آپ سے مصافحہ کرتے اور عزت سے بٹھاتے پھر علمی گفتگو کا سلسلہ شروع ہوتا۔

آپ بہت ہی کامیاب ہومیو پیتھک ڈاکٹر بھی تھے۔ صدر بازار کراچی میں مطب فرماتے تھے۔ پرانے سے پرانے اور پیچیدہ امراض کا علاج بڑی مہارت سے کرتے تھے۔ بہت دور دور سے مریض آپ سے علاج کے لئے آتے تھے۔ آپ بہت ہی صاف گو اور بلند قوت ارادی کے مالک تھے۔

ڈاکٹر مولوی سید محمد حسنین صاحب مرحوم

ابن سید محمد تقی صاحب مرحوم

(آپ سید محمد ثقلین عابدی ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری حکومت سندھ جیسی معروف خلیق، ملنسار و باکردار شخصیت) کے والد ماجد تھے۔ عربی اور فارسی کے ماہر استاد تھے۔ سردھنہ میرٹھ ہائی اسکول میں تقریباً" بیس سال ملازم رہے۔ پھر پاکستان تشریف لے آئے۔ آپ ہومیوپیتھک ڈاکٹر بھی تھے۔ مطب فرماتے تھے۔ قدرت نے آپ کے ہاتھ میں شفاء دی تھی۔

آپ نہایت خوش مزاج اور صاف گو انسان تھے۔ بچوں کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے۔ بہت مضبوط قوت ارادی کے مالک تھے۔

آپ ورزش کے بھی ماہر تھے۔ اسی لئے نوجوان ورزشی ساتھی آپ کو "کنگ آف دی گارڈن" کہتے تھے۔ آپ تیراکی، یوگا، بنوٹ اور ضرب حیدری کے بھی ماہر تھے۔

آپ کے پوتے سید کامران حیدر عابدی ابن سید محمد سبطین عابدی صاحب (مرحوم) ذاکر اہلبیت ہیں آپ کی مجلس میں بہت رقت ہوتی ہے۔ اسی لئے مومنین آپ کے خطاب کو بہت پسند کرتے ہیں۔ آپ نہایت خلیق و ملنسار ہیں۔

آپ کے پوتے مولانا سید قرۃالعین عابدی ابن سید محمد ثقلین عابدی کو میرٹ (صلاحیت) کی بنیاد پر ڈاؤ میڈیکل کالج۔ کراچی میں داخلہ مل گیا تھا۔ لیکن آپ نے دینی تعلیم کو ترجیح دی اور آپ گذشتہ دس سال سے ایران کے مقدس شہر "قم" میں جید علماء کرام سے اکتساب علم میں

مصروف ہیں۔ آپ نے متعدد کتابوں کے تراجم اور تصنیف بھی کی ہیں۔ آپ تقریر کے بھی ماہر ہیں۔ نہایت سلیم الطبع واقع ہوئے ہیں۔

آپ کے پوتے سید ذوالقرنین عابدی ابن سید محمد ثقلین عابدی انگلینڈ سے پوسٹ گریجویٹ ہیں اور ایک معتبر فرم میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں۔ جبکہ آپ کے چھوٹے پوتے سید نورالعین عابدی ابن سید محمد ثقلین عابدی نے اسی سال ہمدرد یونیورسٹی۔ کراچی سے ایم۔ بی۔ اے امتیازی نمبروں کے ساتھ پاس کیا ہے اور ایک امریکن فرم میں ملازم ہیں۔

ڈاکٹر سید حسن امام عابدی صاحب مرحوم

بن سید ابنِ حسن صاحب مرحوم

آپ نے ابتدائی تعلیم نوگانواں سادات میں مولوی سید مظفر حسین صاحب قبلہ اور مدرسہ باب العلم میں حاصل کی ہے۔ بی۔ ایس۔ سی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے پاس کیا۔ اس کے بعد آپ کراچی پاکستان تشریف لے آئے۔ آپ کی شادی علی گڑھ میں الہ آباد کے بہت ہی معزز نواب خاندان میں ہوئی تھی۔

ڈاکٹر سید حسن امام عابدی مرحوم نے پولی مرکیمسٹری میں آسٹریلیا سے پی۔ ایچ۔ ڈی کیا اور PCSIR میں اپنے شعبہ کے سربراہ کی حیثیت سے نمایاں خدمات انجام دیں۔ لوگ ابھی تک آپ کے کام اور اخلاق کی تعریف کرتے ہیں۔ پولی مرکیمسٹری میں بہت کم لوگوں نے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔

ریسرچ کے دوران آپ کو آنکھوں کی تکلیف ہوئی۔ یہاں آنے کے بعد بھی یہ تکلیف باقی رہی آپ علاج کی غرض سے انگلینڈ تشریف لے گئے لیکن بدقسمتی سے آپریشن کامیاب نہیں ہوسکا۔ پاکستان واپس آئے اور کچھ عرصے کے بعد عارضہ قلب کی وجہ سے انتقال فرمایا۔ آپ بہت قابل اور خلیق انسان تھے۔

ماشاء اللہ آپ کے بیٹوں نے بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے۔ بڑے صاحب زادے سید اقبال امام سول انجنیئر کی حیثیت سے آجکل آسٹریلیا میں خدمت انجام دے رہے ہیں۔ جبکہ چھوٹے صاحبزادے سید آصف امام اور ان کی اہلیہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹر ہیں اور آج کل امریکہ میں قیام پذیر ہیں۔

ڈاکٹر سید شفیع حیدر صاحب مرحوم

آپ ڈاکٹر سید حیدر حسین خانصاحب مرحوم کے پوتے اور ڈاکٹر سید صفدر حسین صاحب مرحوم کے بیٹے تھے۔ آپ نوگانواں سادات کے مقبول ڈاکٹروں میں شمار کیے جاتے تھے۔ نوگانواں کے تقریباً" ہر طبقہ سے آپ کے مراسم بہت اچھے تھے۔ اسی وجہ سے سب آپ کی عزت کرتے تھے۔

آپ کافی عرصے تک "ابو محمد جونیئر ہائی اسکول کمیٹی" کے منیجر رہے آپ نے اسکول کی تعمیر و ترقی اور اسکول کو یو۔ پی سرکار سے منظور کرانے میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ انتقال تک تقریباً" ۷ار سال "انجمن یادگار حسینی" کے بہت ہی مقبول صدر رہے۔ آپ کی مقبولیت کا اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جب آپ کا انتقال ہوا تو مولانا سید سبط نبی صاحب قبلہ مجتہد العصر اعلیٰ اللہ مقامہ کے انتقال کے بعد نوگانواں سادات میں اتنا بڑا اجتماع کسی کی میت پر نہیں ہوا جتنا اجتماع آپ کی میت پر تھا۔ پوری بستی نے آپ کا غم کیا۔

آپ نہایت خلیق، خوش مزاج و مہمان نواز تھے۔

آپ کے صاحبزادے سید نسیم حیدر عابدی نے میڈیکل کالج جے پور سے بی۔ یو۔ ایم۔ ایس (بیچلر آف یونانی میڈیکل سائنس) ڈاکٹری کی سند حاصل کی ہے اور اپنے والد کی جگہ پر مطب کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید شوکت علی عابدی مرحوم

ابن سید افضل حسین

نوگانواں سادات کے انتہائی قابل اور ذہین ترین نوجوان ایم۔بی۔بی۔ ایس ڈاکٹروں میں شمار کئے جاتے تھے۔ آپ کو تعلیم کا بچپن ہی سے شوق تھا ہمیشہ فرسٹ آئے ایم۔بی۔بی۔ایس میں بھی پوزیشن حاصل کی۔ آپ کی شادی پٹنہ (بہار) کے بہت ہی معزز نقوی سید خاندان میں ہوئی تھی۔ آپ کی اہلیہ بھی ایم۔بی۔بی۔ایس ڈاکٹر کی حیثیت سے دہلی سرکاری ہسپتال میں ملازم ہیں اب ایم۔ڈی کرلیا ہے۔

ریسرچ کے لئے مقابلے کے امتحان میں یو۔پی میں فرسٹ آئے گجرات (بھارت) میں ریسرچ کررہے تھے سب کو امید تھی کہ بھارت میں فرسٹ آئیں گے لیکن بعض تنگ نظر ریسرچ ساتھیوں نے امتحان سے چند روز قبل آپ کو قتل کرا دیا۔ یہ بہت بڑا حادثہ تھا۔ پوری بستی نے آپ کا غم کیا اور احتجاجی جلوس نکالے۔ آپ کا انتقال ایک قومی نقصان ہے۔

نوگانواں سادات محلہ ہٹا والے میں آپ ایک بڑا میڈیکل سینٹر قائم کرنا چاہتے تھے اس سلسلہ میں کچھ پیش رفت بھی ہوئی تھی لیکن موت نے آپ کو اس کی مہلت نہیں دی۔

حاجی سید علمدار علی صاحب مرحوم

ابن سید دلاور علی صاحب مرحوم

آپ نے حیدر آباد دکن میں تعلیم پائی اور نواب نظام یار جنگ کی جاگیرات میں ملازم ہوگئے۔ ۱۹۱۳ء میں نواب صفدر جنگ فخرالملک کی جاگیر میں تحصیلدار مقرر ہوئے اور چند سال میں حسن خدمات کے صلے میں خلعت و انعام سے سرفراز ہو کر تعلق دار (کلکٹر) اور پھر ڈپٹی کمشنر ہوگئے۔

۱۹۳۵ء میں ترک ملازمت فرما کر وطن میں تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے دوران ملازمت مختلف مواضعات میں جائیداد خرید فرمائی۔

انجمن وظیفہ سادات کے ۱۹۱۳ء سے ممبر تھے۔ ۱۳۴۱ھ میں انجمن ظہیرالمومنین نوگانواں سادات میں قائم ہوئی اس کے تین چار سال تک صدر رہے اور اسی کے ذیل میں جو دیہات پنچائت گورنمنٹ برطانیہ نے ۱۹۲۰ء میں قائم فرمائی اس کے تین چار سال تک صدر رہے۔ سینکڑوں مقدمات آپ نے فیصل فرمائے۔

چند سال تک شیعہ کالج کمیٹی کے سیکرٹری رہے اور دس بارہ سال مرکزی کمیٹی آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے ممبر رہے۔ ۱۹۳۳ء سے ۱۹۴۰ء تک ٹاؤن ایریا کے چیئرمین رہے۔ فقراء و مساکین کا خیال رکھتے تھے۔ بڑے ہمدرد قوم اور زاہد و عابد تھے مکان مذکور اور امام باڑہ پختہ تعمیر کروایا۔ عشرہ محرم سے اربعین تک مجالس عزا کرتے تھے۔

زیارات کربلا معلی و نجف اشرف و زیارت مشہد مقدس حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ و دمشق و مصر و بیت المقدس و مسجد اقصیٰ سے مشرف ہو چکے تھے۔

آپ کے نبیرہ (پوتے) سید سرتاج عالم ایم۔ اے، ایم۔ لپ ہیں۔ نہرو میوزم لائبریری دہلی میں ملازم ہیں۔ نہایت خلیق و ملنسار اور وضعدار انسان ہیں آپ بہت اچھے شاعر بھی ہیں۔ سرتاج تخلص فرماتے ہیں۔ تحت اللفظ مرثیہ کی ادائیگی بہت عمدگی سے کرتے ہیں۔

آپ کے چھوٹے پوتے سید سکندر عالم نے دہلی سے بیکری اور ہوٹل مینجمنٹ کا کورس مکمل کیا۔ کافی عرصے کینیڈا میں قیام رہا آجکل آپ آسٹریلیا میں مقیم ہیں۔ نہایت ملنسار اور منکسرالمزاج ہیں۔

حاجی سید تہذیب حسنین صاحب مرحوم
ابن مولوی سید ذاکر علی صاحب

(خاندان سادات قصبہ جھالو ضلع بجنور)

آپ ۱۲ر دسمبر ۱۸۷۸ء نجیب آباد میں (جہاں آپ کے والد تحصیل اسکول میں مدرس تھے) پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم والد سے حاصل کرنے کے بعد ۱۸۹۹ء میں بجنور سے ہائی اسکول پاس کیا اور ۱۹۰۱ء میں ایف۔ اے بریلی سے اور ۱۹۰۳ء میں بی۔ اے علی گڑھ سے پاس کیا۔ مڈل کے بعد آپ ہمیشہ امتیازی نمبرات حاصل کرتے رہے اور سرکاری وظیفہ کے حق دار ہوئے۔ ۱۹۰۳ء میں دوران ملازمت ایل۔ ایل۔ بی پاس کیا۔ جنوری ۱۹۳۳ء میں خرابی صحت کی وجہ سے قبل ازوقت پنشن لی گورنمنٹ نے خان بہادر کیا خطاب عطا فرمایا۔

دو مرتبہ زیارات کربلائے معلیٰ و مشہد مقدس کا شرف اور ۱۹۳۵ء میں حج و زیارات مدینہ کی سعادت حاصل فرمائی۔ انجمن وظیفہ سادات کی ممبری میں آپ کا تیسرا نمبر ہے۔ ۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۲ء تک انجمن مذکور کے جنرل سیکرٹری بھی رہے۔

۵ر مارچ ۱۹۳۹ء کو الٰہ آباد میں انتقال فرمایا۔
آپ کے پوتے بھی سب اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ سب ہی نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے۔

رینجر سید منظور حسین خان صاحب مرحوم

ابن سید یاد حسین صاحب مرحوم

نوگانواں سادات کی مشہور شخصیات میں سے تھے۔ آپ پہلے محکمہ سروے میں پھر محکمہ جنگلات میں ملازم ہوئے۔ حسن خدمات کے صلے میں رینجر ہوئے اور خان صاحب کے خطاب سے سرفراز ہوئے۔ آپ انجمن وظیفہ سادات کے دوامی ممبر تھے۔

آپ نے وطن عزیز میں چنگی سے متصل پختہ سڑک کے کنارے، بہت ہی اعلیٰ قسم کے آم' امرود اور دیگر پھلوں کا ایک باغ کئی ایکڑ رقبہ پر لگوایا تھا جو رینجر صاحب کے باغ کے نام سے بہت ہی مشہور ہوا۔ آپ نے ۱۹۳۵ء میں پنشن پائی اور ۱۹۶۳ء میں انتقال فرمایا۔ آپ نہایت وضعدار اور وجیہہ انسان تھے۔

آپ کے پوتے ڈاکٹر سید محمد اصغر عابدی وطن عزیز میں اور ڈاکٹر سید نقی حیدر عابدی علی گڑھ میں مطب فرماتے ہیں۔ جبکہ آپ کے چھوٹے پوتے سید منظور حیدر عابدی المعروف ببو علی گڑھ میں سرکاری ملازم ہیں۔

چیئرمین سید انصار حسین صاحب مرحوم

آپ نوگانواں سادات کی بہت ہی مشہور و معروف شخصیات میں سے تھے۔ ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۴ء اور ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۲ء تک نوگانواں سادات کے چیئرمین رہے۔ آپ بہت ہی وضعدار، بھاری بھرکم شخصیت کے مالک اور حکام رس تھے۔

ماشاء اللہ آپ کی اولاد نے بھی بہت ترقی کی ہے۔ سب ہی نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔

سید کریم حیدر صاحب مرحوم

ابن سید فیاض حسین صاحب مرحوم

ایف۔ اے کرنے کے بعد نائب تحصیلدار ہوئے۔ ترقی کرکے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوئے اور اسی عہدہ سے ریٹائر ہونے کے بعد کانپور میں لینڈ ایکویزیشن آفیسر ہوئے اور وہیں سے پنشن پائی۔ بعد میں آپ پاکستان تشریف لے آئے۔

آپ نہایت نیک، وضعدار منکسرالمزاج انسان تھے۔

آپ کی اولاد نے بھی بہت ترقی کی سب اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوئے۔

سید غلام حیدر المعروف چھدا میاں مرحوم

ابن سید فیاض حسین صاحب مرحوم

نوگانواں سادات کی مشہور شخصیات میں سے تھے۔ میٹرک پاس تھے۔ سب انسپکٹر پولیس کے عہدہ پر فائز رہے مگر والد کے انتقال کے بعد مستعفی ہوگئے بڑے جوانمرد اور وضعدار انسان تھے۔ موضع کلام پور ضلع مراد آباد اور

موضع سوندرہ ضلع بجنور میں آپ نے اپنے اثر سے حمایت اسلام کے تحت مسجدیں تعمیر کرائیں۔ بڑے خراج اور حکام رس تھے۔

آپ کے صاحبزادے سید امیر حیدر عابدی نے مراد آباد سے بی۔ اے اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے لائبریری سائنس کورس سرٹیفکیٹ کرنے کے بعد ۱۹۶۳ء میں ڈپ لب ایس سی کا امتحان دہلی یونیورسٹی سے فرسٹ ڈویژن اور فرسٹ پوزیشن کے ساتھ پاس کیا اور یونیورسٹی کا سنہری میڈل حاصل کیا۔ ۱۹۶۵ء میں ایم۔ اے سیاسیات میں اور ۱۹۶۷ء میں ایم لب ایس سی دہلی یونیورسٹی سے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں لائبریری سائنس میں بحیثیت لیکچرار مقرر ہوئے۔ آجکل افریقہ کسی یونیورسٹی میں اپنے شعبہ کے انچارج کی حیثیت سے خدمت انجام دے رہے ہیں۔ بڑے ذہین اور سادہ مزاج واقع ہوئے ہیں۔

ماسٹر سید اختر عباس صاحب مرحوم

ابن سید سراج الحسن صاحب مرحوم

آپ کا تعلق نوگانواں سادات کے بہت ہی معزز خاندان سید بڑے سے ہے۔ آپ ڈبل ایم۔ اے پاس اور گورنمنٹ انٹر کالج امروہہ میں شعبہ تدریس سے وابستہ رہے۔ رٹائرمنٹ کے بعد وطن تشریف لے آئے اور تحقیقی کاموں میں مشغول ہوگئے۔ آپ نے ایک مذہبی خاندان میں آنکھیں کھولیں اور درس و تدریس و تبلیغ دین کا سلسلہ آپ کو ورثہ میں ملا اسی جذبہ اور محبت نے آپ کو ایک تحقیقی کتاب "معجزہ شق القمر" لکھنے پر مجبور کیا۔

آپ نے "معجزہ شق القمر" پر کتاب لکھ کر تاریخ اور معجزات پیغمبری تحقیق میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔ خداوند عالم نے اپنے آخری پیغمبر کو تمام نبیوں کا سردار بنا کر بھیجا اور نظام شمسی کو خاتم النبیین کے تابع فرمایا۔ چاند آپ کی انگلی کے اشارے سے شق ہوا۔

ہندوستان میں پانچ ہزار میل کی دوری پر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شق القمر کے معجزے کے مشاہدہ سے بیک وقت راجہ کنور سین اور ریاست "دھار" کا راجہ بھوج بعد تحقیق کے اسلام لے آئے اور عرب میں اسلامی حکومت قائم ہونے سے قبل ہندوستان جیسے دور دراز ملک میں دو اسلامی حکومتیں قائم ہو گئیں۔ یہ بھی بجائے خود ایک معجزہ ہے۔

ماسٹر اختر عباس صاحب مرحوم نے ہندوستان میں "شق القمر" کے واقعات بذات خود اپنی علالت کے باوجود مختلف مقامات پر جا کر ریسرچ کی اور حقائق کو قلمبند کیا۔

اس کتاب کی اہمیت تاریخی اور مذہبی دونوں طرح سے ہے۔ تاریخی حیثیت سے یہ کتاب تاریخ ہندوستان و تاریخ اسلام کی پوشیدہ حقیقتوں کی پردہ کشائی کرتی ہے۔ اس ریسرچ سے طلباء تاریخ کے لئے نئی راہیں نکلتی ہیں۔

مذہبی حیثیت سے طالبان صداقت کو راہ مستقیم دکھاتی ہے اور دعوت ایمانی دیتی ہے۔

آپ کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر سید حیدر عابدی نوگانواں سادات کے ممتاز اور تجربہ کار ڈاکٹروں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ نہایت خلیق و ملنسار ہیں۔ آپ کے منجھلے صاحبزادے سید محمد اختر عابدی دلی میں محکمہ تدریس سے وابستہ ہیں اور بہت مقبول ہیں۔ آپ کے چھوٹے فرزند سید محمود اختر عابدی ایم۔ بی۔ اے محکمہ ٹیلی فون میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں۔

ماسٹر سید مجاہد حسین صاحب مرحوم

ابن سید تراب علی صاحب مرحوم

آپ سید محمد عابدی ریٹائرڈ آرٹسٹ میڈیکل کالج علی گڑھ و سید محمود حسین عابدی انجینئر جیسی با اخلاق و باکردار شخصیات کے والد ماجد تھے۔

آپ نے انگلش میں ایس۔ ایل۔ سی کیا اور لاہور سے ڈرائنگ ٹیچر سرٹیفکیٹ حاصل کر کے بحیثیت آرٹسٹ پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے برٹش ایمپائر اگزبیشن وبیلے لندن میں تشریف لے گئے۔ واپسی پر گورنمنٹ کالج الہ آباد میں اپنے شعبہ کے سرپرست کی حیثیت سے تیس سال سروس کر کے پنشن حاصل کی۔

آپ اپنے دور کے انتہائی قابل خلیق اور وضعدار انسان تھے۔

آپ کے پوتے ڈاکٹر سید محمد عباس عابدی نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے پی۔ ایچ۔ ڈی کیا اور آجکل امریکہ میں یونیورسٹی کے پروفیسر کی حیثیت سے خدمت انجام دے رہے ہیں۔ نہایت خلیق و ملنسار ہیں۔

ماسٹر سید غلام عباس صاحب مرحوم

آپ گورنمنٹ ہائی اسکول امروہہ میں مدرس تھے۔ پنشن کے بعد تقریباً پانچ سال مدرسہ باب العلم میں پرائمری شعبہ کے سربراہ رہے۔

ہر دلعزیز تھے۔ سب کے ساتھ شفقت سے پیش آتے تھے۔ آپ کے شاگرد اعلیٰ عہدوں پر فائز رہ کر ریٹائر ہوئے۔

سید سبط حسن عابدی صاحب مرحوم

ابن سید ابن حسن صاحب مرحوم

آپ حیدر آباد دکن محکمہ پولیس میں سرکل انسپکٹر تھے۔ ابتدائی تعلیم نوگانواں سادات میں حاصل کی۔ اس کے بعد آپ اپنے شفیق ماموں سید ریاض حسین صاحب مرحوم کی خواہش پر حیدر آباد دکن چلے گئے۔ ایف۔ اے کرنے کے بعد آپ نے پولیس ٹریننگ میں داخلہ لیا اور اعلیٰ نمبروں سے کامیاب ہوئے۔

ترقی کرتے ہوئے آپ سرکل پولیس انسپکٹر کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ دوران ملازمت آپ کا کردار اور اخلاق بہت اچھا رہا جس کی وجہ سے لوگ آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ چونکہ ریکارڈ بہت اچھا تھا اس لئے افسران بالا بھی آپ پر اعتماد کرتے تھے اور آپ کو عزت کی نظر سے دیکھتے تھے۔

پارٹیشن کے بعد آپ پاکستان تشریف لے آئے۔ ۸ر اگست ۱۹۶۰ء کو ۵۴ر سال کی عمر میں کراچی ٹریفک حادثہ میں انتقال فرمایا۔

انتقال سے ایک سال قبل وطن عزیز تشریف لے آئے اور خاندانی امام بارگاہ "مسید نور" کو دیگر خاندانی حضرات کی معاونت سے از سرنو پختہ تعمیر کرایا اور اپنے ہاتھ سے ضریح مبارک کے اطراف قرآنی آیات تحریر کیں۔ آپ کو وطن عزیز اور ہم وطنوں سے بہت محبت اور عقیدت تھی۔ اپنے اخلاق اور کردار کی وجہ سے ہر دلعزیز تھے۔ آپ نہایت ملنسار اور وضعدار انسان تھے۔

سید قمر حیدر عابدی ابن سید مظہر حسین صاحب مرحوم

پسر (متبنی) سید غلام حیدر عابدی

سید قمر حیدر عابدی کی ذات گرامی اہل نوگانواں کے لئے کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ سندھ اسمبلی میں اسٹیٹ آفیسر ہیں۔ آپ نہ صرف اہل نوگانواں بلکہ اپنے حلقہ احباب اور دفتر میں یکساں مقبول ہیں۔ سب ہی کے ساتھ محبت اور اخلاق سے پیش آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع ہے۔ لوگوں کی خدمت' قومی و رفاہی کاموں میں حصہ لینا آپ کا شعار ہے۔

نوگانواں سادات سے جو حضرات بھی یہاں تشریف لاتے رہے ہیں ان کو جب بھی کوئی مشکل پیش آئی تو یہ ان کی خدمت کے لئے ہروقت تیار رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ وطن عزیز میں بھی یکساں مقبول ہیں۔

انجمن عابدیہ سادات نوگانواں (رجسٹرڈ) کراچی کے پروگرامس کو کامیاب کرانے میں بھی آپ بھرپور کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ آپ نے اپنے تعلقات کو کام میں لاتے ہوئے "انجمن عابدیہ" کے قبرستان کے لئے ایک ایکڑ زمین الاٹ کرائی ہے جس کی سرکاری قیمت انجمن عابدیہ نے ادا کی ہے اسی طرح مرکز سادات نوگانواں کے لئے بھی ایک قطعہ زمین الاٹ کرانے کے لئے انجمن مذکور سے وعدہ کیا ہے۔

آپ کی ان ہی قومی خدمات کے اعتراف کے طور پر انجمن عابدیہ سادات نوگانواں۔ کراچی کی انتظامیہ نے ایک پروقار تقریب میں آپ کو شیلڈ عطا کی۔

ہماری دعا ہے کہ بحق محمد و آل محمد اللہ آپ کی توفیقات اور عزت و عمر میں اضافہ کرے۔ آمین

سید محمود حسین عابدی صاحب مرحوم
ابن سید امجد حسین صاحب

آپ ممتاز عالم دین مولوی سید محمد حسین صاحب قبلہ اعلیٰ اللہ مقامہ کے نبیرہ (پوتے) تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ کا رشتہ جارچہ کے ایک معزز خاندان میں دیا گیا اور اس کا علم علامہ سید ابن حسن جارچوی صاحب مرحوم علیہ الرحمہ کو ہوا کہ آپ قبلہ مولوی سید محمد حسین صاحب مرحوم کے پوتے ہیں تو یہ رشتہ فوراً قبول کر لیا گیا۔

آپ میں خاندانی اور قومی جذبہ بدرجہ اتم موجود تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ قومی اور رفاہی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے تھے۔ آپ "انجمن عابدیہ سادات نوگانواں (رجسٹرڈ) کراچی" اور "عابدیہ کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹی (رجسٹرڈ) کراچی" کے بنیادی ممبران میں سے تھے۔ آپ نے انجمن عابدیہ اور عابدیہ کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹی کے پروگرام کو کامیاب کرانے میں ہمیشہ بھرپور تعاون کیا۔ آپ کی ان ہی قومی و سماجی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے "انجمن عابدیہ سادات نوگانواں (رجسٹرڈ) کراچی نے ایک پروقار تقریب میں بعد از مرگ آپ کو شیلڈ عطا کی۔

آپ بلند قوت ارادی اور اعلیٰ کردار کے مالک تھے۔ اپنوں اور غیروں میں یکساں مقبول تھے۔ آپ کی مقبولیت کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کے انتقال کے دن مہاجر قومی موومنٹ کی طرف سے کراچی میں مکمل ہڑتال تھی لیکن اس کے باوجود آپ کی تدفین میں بہت زیادہ تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔

آپ نہایت خلیق و ملنسار تھے۔

سید رضا حسین عابدی صاحب مرحوم

ابن سید منظور حسین صاحب مرحوم

آپ سید ارتضیٰ حسین عابدی (ڈائریکٹر عالم کارپوریشن وائیڈ منسٹریٹر ینگ سٹیزن ماڈل اسکول ملیر کراچی) کے والد ماجد تھے۔ آپ بچپن ہی میں یتیم ہو گئے تھے۔ ۱۷ سال تک نوگانواں سادات میں کاشتکاری کی نگرانی کی۔ اس کے بعد آپ بمبئی آ گئے۔ تعلیم نہ ہونے کے باوجود قدرت نے بڑی صلاحیتیں عطا کی تھیں۔ آپ نے بمبئی کے بہت ہی معروف قلابہ فورٹ جیسے علاقہ میں "ڈیکسٹر شوز امپوریم" کے نام سے شوروم اور انڈسٹری قائم کی۔ خاص طور سے Ligh in Wooden Wedge Heels نے بہت شہرت حاصل کی۔ جوتا سازی کی صنعت میں نئی نئی ایجادات کیں جس سے آپ کو نہ صرف برصغیر بلکہ انگلستان میں بھی زبردست شہرت ملی۔ اس وقت آپ کے ادارے میں بڑی تعداد میں انگریز اور چائنیز ملازم تھے۔

سماجی اور مذہبی کاموں میں بھی آپ بھرپور حصہ لیتے تھے۔ ایام عزا میں مولوی سید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ مجتہد العصر اعلیٰ اللہ مقامہ کو کئی مرتبہ وطن سے بمبئی بلوا کر عشرہ مجالس کا اہتمام کیا اور تمام اخراجات خود برداشت کئے۔ آپ نے حاجی سید باقر حسین صاحب مرحوم کے تعاون سے بمبئی میں "انجمن عابدیہ سادات نوگانواں" کی بنیاد ڈالی جو الحمدللہ آج بھی قائم ہے اور فعال ہے۔

آجکل جس طرح ہاکی اور کرکٹ کا کھیل بہت مقبول ہے اسی طرح آپ کے زمانے میں کشتی کا فن بہت عروج پر تھا۔ رستم زماں گاما پہلوان کے افراد خانداں مہاراجہ پٹیالہ کے یہاں ملازم تھے۔ آپ نے رستم زماں گاما فیملی کی طرف سے حمیدہ پہلوان کا مقابلہ گونگا پہلوان سے بمبئی کے مشہور

"برابون" اسٹیڈیم میں کرانے کا اہتمام کیا اور ان سب کو بمبئی بلوایا لیکن مہاراجہ پٹیالہ کی اچانک موت کی وجہ سے یہ پروگرام ملتوی ہوگیا۔

اس پروگرام سے قبل آپ نے اپنے بیٹے سید ارتضٰی حسین عابدی (جو اس وقت کم سن تھے) اور بھولو پہلوان کے درمیان ایک نمائشی کشتی کرائی جس میں حمیدہ پہلوان نے ریفری کے فرائض انجام دیئے۔ یہ مقابلہ بہت دلچسپ رہا۔

بمبئی میں آپ سید صاحب کے نام سے مشہور تھے۔ بہت ہی نرم دل اور سخی واقع ہوئے تھے' آپ نے تحریک قیام پاکستان میں بھی بھرپور حصہ لیا مگر پاکستان آنے کا موقع نہ مل سکا۔ ۱۹۵۴ء بروز ہفتہ نوگانواں سادات میں انتقال فرمایا۔

سید ظہیر حیدر عابدی صاحب مرحوم

ابن سید عطاء حسین صاحب مرحوم

آپ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ باب العلم میں حاصل کی اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ایم۔ اے' ایل۔ ایل۔ بی امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ اس کے بعد آپ پاکستان تشریف لے آئے اور وزارت خارجہ میں ملازم ہوگئے۔ متعدد سفارت خانوں میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ ترقی کرتے ہوئے ڈائریکٹر کے عہدہ پر فائز ہوئے۔

ڈیوٹی پر تھے جو اچانک طبیعت خراب ہوئی اور انتقال فرمایا۔ آپ نہایت ذہین اور بلند کردار کے مالک تھے۔

ماشاءاللہ آپ کے فرزندان سید مسعود عابدی و سید توقیر عابدی وزارت خارجہ میں اہم منصب پر فائز ہیں۔ جبکہ سب سے چھوٹے بیٹے سید منیر عابدی نے آغا خان میڈیکل یونیورسٹی سے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاسکیا ہے اور ریسرچ کے لئے امریکہ گئے ہوئے ہیں۔

سید اقبال حسین عابدی صاحب مرحوم

ابن سید علی الدین صاحب مرحوم

نوگانواں سادات کی معروف شخصیت تھے۔ وطن عزیز اور ہم وطنوں سے بہت عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ مرحوم انتہائی مذہبی اور بلند کردار کے مالک تھے۔ قومی اور مذہبی کاموں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

آپ نے حیدر آباد دکن سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد بھوپال میں قومی ادارہ BHEL میں انجینئر کی حیثیت سے ملازمت اختیار کی۔ اپنے اخلاق اور بلند کردار کی وجہ سے وہاں بہت جلد مقبول ہو گئے۔

وہ اپنی ذات میں ایک انجمن اور اخلاق و محبت کا ایک خزانہ تھے جس سے بھی ایک بار ملتے ان کے انداز میں اتنی اپنائیت ہوتی کہ ہر کوئی یہ سمجھتا کہ یہ مجھ سے بہت قریب ہیں۔ بھوپال میں آپ کی ناگہانی موت ایک بڑا سانحہ تھی آپ کے انتقال سے خاندان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔

آپ کی مقبولیت کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے سوئم کے دن دیوالی کا تہوار تھا۔ کالونی کے تمام ہندوؤں نے عید دیوالی نہیں منائی کہ ایسا آدمی ہم سے جدا ہو جائے اور ہم چراغاں کریں (یہ ایک غیر معمولی بات تھی) اسی طرح مولانا سید سلمان حیدر نجفی صاحب مرحوم انتہائی مصروفیت اور ناسازی طبع کے باوجود آپ کے چہلم میں شرکت اور مجلس پڑھنے کے لئے نوگانواں سادات سے بھوپال پہنچے۔

یہ آپ کی ہمہ گیر شخصیت' اخلاق اور محبتوں کا اثر تھا جس سے اپنے اور غیر سب ہی متاثر تھے۔

سید انصار حیدر عابدی مرحوم

ابن سید انصار مہدی صاحب مرحوم

نوگانواں سادات (حیدر آباد۔ دکن) کی معروف شخصیت تھے۔

آپ کا تعلق نوگانواں سادات کے ایک بہت ہی محترم خاندان "سید معظم" سے تھا۔ آپ علامہ سید عباس حیدر عابدی صاحب مرحوم اور محترمہ سیدہ رشیدہ عابدی ڈائریکٹر گروپ آف علی "علی" اسکول۔ کراچی کے عموزاد تھے۔ قدرت نے آپ کو بڑی صلاحیتیں عطا کی تھیں۔ آپ محکمہ ٹریفک پولیس میں ڈپٹی کمشنر کے عہدہ پر فائز تھے۔ آپ کے ہر طبقہ سے بہت اچھے تعلقات تھے۔ اپنے اخلاق اور کردار کی وجہ سے بہت مقبول تھے۔ لوگوں کی خدمت کرنا آپ کا شعار تھا۔ مرحوم اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔

عالم شباب میں بعارضہ گردہ انتقال فرمایا۔ آپ کے انتقال سے خاندان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ آپ کی موت ایک قومی سانحہ ہے۔

آپ کے برادر حقیقی ڈاکٹر سید ممتاز حیدر عابدی (پی۔ ایچ۔ ڈی) نوگانواں سادات کی قابل فخر شخصیات میں سے ہیں۔ آپ گذشتہ کئی عشروں سے مختلف ممالک میں اعلیٰ عہدوں پر کارگذار رہے۔ آجکل آپ ایک عرصے سے انگلینڈ "شیل" میں ڈائریکٹر کے عہدہ پر فائز ہیں اور اپنی قابلیت اور مہارت کی وجہ سے بہت مقبول ہیں۔

نوادرات جمع کرنے کے شوقین ہیں۔ آپ نے بیش بہا قیمتی نوادرات کو اپنے ذاتی خرچ سے جمع کر کے اپنے گھر کی زینت بنایا ہوا ہے۔

اپ کی صاحبزادی آنسہ سیدہ حسنہ عابدی نے بھی انگلینڈ سے مائکرو بیالوجی میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کر لی ہے اور آجکل ریسرچ میں مصروف ہیں۔

حافظ سید محمد شفیع خوشتر

ابن سید محمد تقی صاحب مرحوم

آپ کا شمار نوگانواں سادات کی مشہور شخصیات میں ہوتا ہے۔ آپ کے حافظ کا یہ عالم ہے کہ ہزارہا اشعار مسلسل نظموں' غزلوں' قصیدوں' مراثی و نوحوں کی صورت میں ازبر ہیں۔ خود بھی شاعر ہیں خوشتر تخلص فرماتے ہیں۔ ذاکر اہلبیت ہیں بہت ہی عقیدت سے مجلس پڑھتے ہیں۔ مومنین آپ کے کلام اور خطاب کو بہت پسند کرتے ہیں۔ اسلامی انقلاب ایران کے موقع پر آپ نے ایک انقلابی نظم لکھ کر ایران بھیجی تھی جو بہت ہی پسند کی گئی اور ریڈیو ایران زاہدان سے بارہا نشر کی گئی۔

سید اقبال حسین عابدی

ابن سید جواد حسین صاحب مرحوم

نوگانواں سادات کی معروف شخصیت ہیں۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ باب العلم میں حاصل کی اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے بی۔ کام اور اردو میں ایم۔ اے پاس کیا۔ آپ بہت عرصے دہلی کی کسی معتبر فرم میں ملازم رہے۔ اپنے اخلاق اور کردار کی وجہ سے ہردلعزیز ہیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد وطن ہی میں مستقل قیام ہے۔ قومی تحریکوں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ مطالعہ اور کتابیں جمع کرنے کے شوقین ہیں۔ آپ کے پاس ہزاروں کی تعداد میں کتب کا ذخیرہ ہے جس میں بہت سی نادر کتابیں بھی شامل ہیں۔ مذہبیات کے مطالعہ میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔ نہایت سادہ مزاج اور سلیم الطبع واقع ہوئے ہیں۔

سید مختار حسین وفا

ابن سید بشیر حسین صاحب مرحوم

۲۵ر فروری ۱۹۲۵ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ باب العلم میں حاصل کی۔ ۱۹۳۲ء میں منشی کامل پاس کیا۔ ۱۹۳۶ء میں امام المدرس امروہہ سے ہائی اسکول اول درجہ پاس کیا۔ اپنے دور کے ذہین طلباء میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ذاکر و شاعر اہلبیت ہیں۔ وفا تخلص فرماتے ہیں آپ کا کلام بہت مقبول ہے۔

انجمن یادگار حسینی کی طرف سے ایام عزا یوم عاشورہ ظہر کے وقت منظر کربلا (بڑی املی) پر میدان میں خیام حسینی کا منظر پیش کیا جاتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کے ہاتھوں میں کوزے ہوتے ہیں ہر طرف العطش العطش کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ اس موقع پر آپ چند منٹ کے خطاب میں جو منظر کشی کرتے ہیں اس سے ہر آنکھ اشکبار ہو جاتی ہے۔

آپ کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر سید مدد علی عابدی ایم۔ بی۔ ایس کے مقابلے کے امتحان میں علی گڑھ سے فرسٹ پوزیشن اور دہلی سے دوسری پوزیشن لائے۔ آجکل امریکہ میں مقیم ہیں اور امریکہ کے ممتاز ڈاکٹروں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ نہایت خلیق و ملنسار ہیں۔

سید محمد رشید عابدی مرحوم

ابن سید جعفر حسین صاحب مرحوم

حیدری فرنشنگ کارپوریشن و رشید سنز کے مالک سید محمد رشید عابدی مرحوم نوگانواں سادات کی ممتاز شخصیت تھے۔

کراچی یونیورسٹی سے گریجویشن کرنے کے بعد آپ فرنیچر کے کاروبار سے منسلک ہوگئے۔ ابتداء میں آپ کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن انتہائی محنت اور لگن سے کام کرتے رہے۔ اللہ نے کامیابی عطا کی اور آپ کا کاروبار عروج پر پہنچ گیا اور فرنیچر کی دنیا میں بہت نام پیدا کیا۔

مرحوم نہایت صاف گو اور کھلے ذہن کے مالک تھے۔ سب کے ساتھ محبت اور اخلاق سے پیش آتے تھے۔ دل کے بہت اچھے اور سخی انسان تھے۔ لوگوں کی مدد کرنا' قومی و سماجی کاموں میں حصہ لینا آپ کا شعار تھا۔ آپ کئی بار مقامات مقدسہ کی زیارت کا شرف بھی حاصل کرچکے تھے۔

آپ کراچی میں چپ بورڈ کی انڈسٹری لگا رہے تھے۔ اس سلسلہ میں ابتدائی کام مکمل ہوگیا تھا زمین بھی حاصل کرلی گئی تھی۔ مشینری کے حصول کے سلسلہ میں انگلینڈ اور جرمنی کا دورہ بھی کرچکے تھے۔ لیکن موت نے مہلت نہیں دی اور ۷ فروری ۱۹۹۵ء کو عالم شباب کراچی میں انتہاپسند متعصب اغیار کی دہشت گردی کے ہاتھوں مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔

آپ کی ناگہانی موت سے خاندان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ آپ کی موت ایک قومی سانحہ ہے۔

سید شجاع الحسن عابدی مرحوم (ریٹائرڈ ماسٹر وارنٹ آفیسر پاکستان ایئر فورس)

ابن سید عاقل حسین صاحب مرحوم

نوگانواں سادات کی معروف شخصیت تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ باب العلم میں حاصل کی اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے بی۔ اے کرنے کے بعد کراچی (پاکستان) آگئے۔ یہاں آکر آپ پاکستان ایئر فورس سے وابستہ ہو گئے۔

آپ انجمن عابدیہ سادات نوگانواں (رجسٹرڈ) کراچی اور عابدیہ کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹی (رجسٹرڈ) کراچی کے بنیادی ممبران میں سے تھے۔ آپ نے متعدد بار عابدیہ کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹی کے سیکرٹری کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ عابدیہ کریڈٹ سوسائٹی کی بنیاد اور ترقی میں آپ کا بھی بڑا حصہ ہے۔ عابدیہ سینٹر (جعفر طیار ہاؤسنگ سوسائٹی ملیر کراچی) میں کریڈٹ سوسائٹی کے دو رفاہی پلاٹوں پر جو مسجد و امام بارگاہ "محفل عابدیہ" قائم ہے اس کی تعمیر کے سلسلہ میں آپ نے جو مومنین نوگانواں سادات سے عطیات کی وصولیابی و نگرانی کی اور تعاون کیا وہ انتہائی قابل قدر ہے۔ (اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین)

آپ بہت مستعد اور منتظم قسم کے انسان تھے۔ قومی اور سماجی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔ بد قسمتی سے کراچی میں اغیار کی دہشت گردی کے ہاتھوں مرتبہ شہادت پر سرفراز ہوئے۔ آپ کی ناگہانی موت ایک بہت بڑا سانحہ تھی۔ آپ کے انتقال سے خاندان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔

ماسٹر سید شجر الحسن عابدی مرحوم

ابن سید عاقل حسین صاحب مرحوم

آپ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ باب العلم نوگانواں سادات میں حاصل کی اس کے بعد اپنے بڑے بھائی (سید شجاع الحسن عابدی مرحوم ریٹائرڈ ماسٹر وارنٹ آفیسر پاکستان فضائیہ) کے پاس پاکستان تشریف لے آئے۔ اردو کالج کراچی سے بی۔ ایس۔ سی پاس کرنے کے بعد گورنمنٹ سیکنڈری اسکول۔ کراچی (پاکستان) میں ملازمت اختیار کرلی۔

اپنے کردار اور اخلاق کی وجہ سے اسکول میں ممتاز مقام حاصل کیا انتقال تک اپنے شعبہ کے سربراہ کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے۔

جگر کے عارضہ میں عالم شباب میں انتقال فرمایا۔ مرحوم نہایت خلیق و ملنسار تھے۔

ماسٹر سید اقبال حسین صاحب مرحوم

ابن سید یاور حسین صاحب مرحوم

آپ ۱۹۱۳ء میں پیدا ہوئے۔ کم سنی میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ ۱۹۲۸ء کو امروہہ سے مڈل پاس کیا۔ تین سال مدرسہ باب العلم میں پرائمری ٹیچر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ اسی دوران ۱۹۳۱ء میں منشی الہ آباد ۱۹۳۲ء ہندی مڈل اور ۱۹۳۳ء میں اعلیٰ قابلیت کے امتحانات اور ۱۹۳۴ء میں مظفر نگر سے وی۔ ٹی۔ سی کا امتحان پاس کیا اور پرائمری اسکول میں بورڈ کے ملازم ہوگئے۔ ۱۹۳۸ء سے جونیئر اسکول نوگانواں سادات میں تعینات ہوئے اور کئی سال ہیڈ ماسٹر رہے۔

آپ ۱۹۵۳ء میں ٹاؤن ایریا نوگانواں سادات کے چیئرمین منتخب ہوئے

اور ۱۹۶۲ء تک اس عہدہ پر فائز رہے۔ آپ کے زمانے میں کافی ترقیاتی کام ہوئے بجلی منظور ہوئی اور ٹول ٹیکس کا قیام عمل میں آیا۔ جس سے ٹاؤن ایریا کی آمدنی میں معقول اضافہ ہوگیا۔ آپ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۶۳ء تک ڈسٹرکٹ بورڈ مراد آباد کے ممبر رہے۔ ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۲ء تک درگاہ نجف الند (جوگی رامپورہ) کمیٹی کے ممبر رہے۔ آپ نہایت مستعد اور منتظم قسم کے آدمی تھے۔

آپ کے پوتے سید یاور حسین عابدی نے ڈھاکہ میڈیکل کالج بنگال سے ایم۔بی۔بی۔ایس کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیا ہے۔

سید مشیت علی صاحب مرحوم

بن سید عزت علی صاحب مرحوم

فوج میں ملازم تھے۔ ریٹائر ہونے کے بعد تقریباً" پچاس برس پنشن پائی۔ درویش قسم کے انسان تھے۔ اسی لئے فقیر منش اور خدا رسیدہ لوگوں کی خاطر مدارات کرتے تھے۔ چنانچہ ایک فقیر سے سانپ کا اسم حاصل ہوا۔ جو آج تک اس قصبے میں جاری ہے۔ جس میں سانپ کے کاٹنے والے کو پانی سے جھاڑا جاتا ہے یعنی چلو میں پانی بھر کر اسم (دعا) کو پڑھتے ہیں پھر زور سے اس کے چہرہ پر مارتے ہیں یہ اسم کبھی خطا نہیں کرتا انتہائی مجرب ہے۔ ماہ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو اس اسم کی تجدید و تعلیم دی جاتی ہے۔ جب سے یہ اسم نوگانواں سادات میں آیا ہے خدا کے فضل سے سانپ کے کاٹنے سے کسی کی موت واقع نہیں ہوئی۔

سید تراب علی صاحب مرحوم بن سید تفصل حسین صاحب مرحوم

وسید مردان علی صاحب مرحوم بن سید سرفراز علی صاحب مرحوم

بہت ہی زبردست اور بہادر نامی گرامی پہلوان تھے اور دور دور تک مشہور تھے۔ آپ کی بہادری کے بہت سے واقعات مشہور ہیں۔

ایک مرتبہ مردان علی ضلع بجنور کی نوی (یہ ہندوؤں کا تہوار ہے جس میں اہل فن اپنے اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں) کے زمانے میں اس طرف جا نکلے وہاں پر دیہاتی پہلوان جمع تھے۔ آپ کو دعوت مقابلہ دی۔ آپ نے ہرچند منع کیا وہ اصرار کرتے رہے۔ تب آپ نے جوش میں آکر ایک گولر کے درخت کی ایک بڑی شاخ کو پکڑ کر جھکا دیا وہ شگافتہ ہو گئی آپ نے اس میں ایک پختہ اینٹ لگا کر چھوڑ دیا اور کہا کہ جو اس اینٹ کو نکال دے گا وہی مجھے زیر کرے گا۔ سب پہلوان حیران و دم بخود رہ گئے اور آپ کا بہت اعزاز و احترام کیا۔ کہتے ہیں کہ وہ درخت عرصہ تک قائم رہا اور اس میں وہ اینٹ بھی لگی رہی۔ اس علاقہ میں ابھی تک بعض پہلوان مردان علی کی جے بولتے ہیں۔

ایک اہم واقعہ

تحریک پاکستان کے زمانہ میں کانگریس اپنی کامیابی کے لئے بھرپور کوشش کر رہی تھی۔ اسی سلسلہ میں کانگریس نے "نوگانواں سادات" میں بھی ایک بہت بڑے جلسہ کا اہتمام کیا جس میں پنڈت جواہر لال نہرو خود تشریف لائے اور جلسہ سے خطاب کیا اور کانگریس کی کامیابی کیلئے اپیل کی۔

لیکن جب راجہ صاحب محمود آباد محمد امیر احمد خان نوگانواں سادات تشریف لائے اور قائداعظم محمد علی جناح کی طرف سے مسلم لیگ کی حمایت کیلئے اپیل کی تو سادات نوگانواں نے آپ کی اپیل پر لبیک کہتے ہوئے مسلم لیگ کو کامیاب کرایا۔

یہ پنڈت جواہر لال نہرو کی اعلیٰ ظرفی تھی کہ پاکستان بننے کے بعد نوگانواں سادات کے بہت سے خاندان ہجرت کر کے پاکستان آگئے جو پاکستان کے مختلف شہروں میں آباد ہیں لیکن جو لوگ پاکستان نہیں آئے اور وہاں ہی قیام کیا۔

پنڈت جی نے وزیراعظم ہندوستان ہوتے ہوئے بھی ان لوگوں کے ساتھ نہ تو کوئی انتقامی کارروائی کی اور نہ ہی کوئی امتیازی سلوک روا رکھا بلکہ مساویانہ رویہ اختیار کیا۔



نوگانواں سادات میں ۸ محرم الحرام کو جلوس علم و ذوالجناح میں
سید فیروز حیدری عابدی ذوالجناح کی عقیدت سے باگ تھامے ہوئے

پاکستان میں ساداتِ نوگانواں کا کردار

ماشاء اللہ پاکستان میں بھی نوگانواں سادات کے افراد کی کثیر تعداد موجود ہے۔ الحمدللہ تقریباً" سب ہی خوشحال اور فعال ہیں۔ تعلیمی میدان میں بھی بہت ترقی کی ہے۔ نہ صرف پاکستان بلکہ بیرونی ممالک میں بھی اپنی لیاقت کے جوہر دکھا اور ملک و قوم کا نام روشن کر رہے ہیں۔ سرکاری اور پرائیوٹ اداروں میں بھی اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ کاروباری اعتبار سے بھی ماشاء اللہ بہت ترقی کی ہے۔

یوں تو اہل نوگانواں پاکستان کے مختلف شہروں مثلاً" کراچی' لاہور' راولپنڈی' اسلام آباد' وزیر آباد' چھانگا مانگا' چی چاوطنی' ملتان' خانیوال' نارووال' رحیم یار خان' پشاور' کوئٹہ' حیدر آباد' سکھر' میرپور خاص' ٹنڈو محمد خان اور خیرپور وغیرہ میں سکونت پذیر ہیں۔ لیکن کراچی کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ یہاں اہل نوگانواں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔

کراچی میں **انجمن عابدیہ سادات نوگانواں** (رجسٹرڈ) کراچی (پاکستان) کے نام سے ایک انجمن قائم ہے۔ جو سادات نوگانواں کراچی (پاکستان) کا مرکزی قومی ادارہ ہے اور اپنے تمام مذہبی و سماجی پروگرام گذشتہ کئی عشروں سے انتہائی احسن طریقے سے سرانجام دے رہا ہے۔

مجلس منتظمہ

عہدیداران

۱۔ صدر	سید غلام عباس عابدی ابن سید مظہر حسین صاحب مرحوم
۲۔ نائب صدر	سید عرفان علی عابدی ابن سید صادق حسین صاحب مرحوم
۳۔ سیکرٹری	سید فرزند علی عابدی ابن سید زاہد حسین صاحب مرحوم
۴۔ جوائنٹ سیکرٹری	سید آغا حیدر عابدی ابن سید جواد حسین صاحب

۵۔ سیکرٹری نشرواشاعت سید نور علی عابدی ابن سید رضی حسن صاحب مرحوم

۶۔ خزانچی سید ذوالفقار حیدر عابدی ابن سید مستجاب حسین صاحب

اراکین

۱۔ سید قمر حیدر عابدی ابن سید مظہر حسین صاحب مرحوم (پسر متبنیٰ) سید غلام حیدر عابدی

۲۔ سید قیصر حسین عابدی ابن ڈاکٹر سید محمد حسنین صاحب مرحوم

۳۔ سید قمر حسنین عابدی ابن سید اظہر حسنین عابدی

۴۔ سید ذیشان مہدی عابدی ابن سید اصغر حسین صاحب مرحوم

۵۔ جناب اعجاز الحسن ابن سرفراز حسین صاحب مرحوم

۶۔ سید منیر رضا عابدی ابن سید ثروت رضا صاحب مرحوم

۷۔ سید تراب علی عابدی ابن سید فرزند علی عابدی

۸۔ سید نبی حسن عابدی ابن سید ظہور حسن صاحب مرحوم

اس انجمن میں ایام عزاء کے دوران یعنی آٹھ محرم الحرام کو انجمن عابدیہ ایک مخصوص بس کے ذریعہ کراچی کے مختلف علاقوں میں گشت کرتی ہے اور جہاں جہاں بھی مومنین نوگانواں سادات کے یہاں مجالس و نذر کا اہتمام ہوتا ہے وہاں شرکت اور مرثیہ خوانی و نوحہ خوانی کرتی ہے۔ اس کے علاوہ عاشور کے دن نشتر پارک سے جو مرکزی جلوس عزاء برآمد ہوتا ہے اس میں اپنے بینر اور علم کے ساتھ شریک ہو کر پوری گشت مکمل کرتی ہے جو انجمن ایرانیان پر پہنچ کر اختتام پذیر ہوتا ہے۔ نوگانواں سادات کی کثیر تعداد اس علم کے ساتھ شریک ہوتی ہے۔

سادات نوگانواں کے جد امجد **"حضرت امام زین العابدینؑ"** کی

شہادت کے موقع پر انجمن عابدیہ کی طرف سے ایک مرکزی بڑی مجلس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس سے ممتاز علماء دین خطاب فرماتے ہیں۔ اس مجلس میں اہل نوگانواں کے علاوہ کثیر تعداد میں دیگر مومنین بھی شریک ہوتے ہیں۔

عید الضحیٰ کے پر مسرت موقع پر مشترکہ قربانی اور عید ملن پارٹی معیاری طریقے سے کی جاتی ہے۔ تمام اہل وطن مرد' خواتین بچے سب شریک ہوتے ہیں یہ سالانہ قومی اجتماع ہوتا ہے۔

انجمن کے صدر کی صدارت میں جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک اور نعت خوانی سے ہوتا ہے۔ تلاوت اور نعت خوانی کے بعد سب سے پہلے مرحومین نوگانواں سادات و کل مرحوم مومنین و مومنات کے لئے فاتحہ خوانی و دعائے مغفرت کی جاتی ہے۔ پھر دوسرے پروگرام کی ابتداء ہوتی ہے۔ سیکرٹری انجمن اپنی رپورٹ پیش کرنے سے پہلے حاضرین بزم کو خوش آمدید کہتے ہوئے ہدیہ تبرک پیش کرتے ہیں۔ (آج کل سید فرزند علی عابدی ابن سید زاہد حسین صاحب مرحوم انجمن مذکور کے سیکریٹری کی حیثیت سے اپنے فرائض احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ شعبہ تدریس سے وابستہ اور مقبول ہیں۔ قومی و سماجی پروگرام میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔)

پہلی جماعت سے ایف۔ اے تک ہر جماعت میں میرٹ (صلاحیت) کی بنیاد پر اول' دوئم اور سوئم آنے والے بچوں کو انعامات دیئے جاتے ہیں۔

اعلیٰ کارکردگی کی بنیاد پر نوگانواں سادات کے افراد کو ان کی قومی و سماجی خدمات کے اعتراف کے طور پر اس قومی اجتماع میں اسٹیج پر بلا کر ان کی پذیرائی کی جاتی ہے اور انہیں ٹرافی دی جاتی ہے۔ اب تک جن حضرات نے یہ ٹرافی حاصل کی ہے ان کے اسمائے گرامی ہیں۔

۱۔ سید قمر حیدر عابدی ابن سید مظہر حسین صاحب مرحوم (پسر متبنیٰ) سید غلام حیدر عابدی

۲۔ سید ضیغم علی عابدی ابن سید صادق حسین صاحب مرحوم
۳۔ سید ابن حیدر عابدی ابن سید مصطفےٰ حسین صاحب مرحوم
۴۔ سید حسن علی عابدی ابن سید کاظم حسین صاحب مرحوم
۵۔ سید ارتضیٰ حسین عابدی ابن سید رضا حسین صاحب مرحوم
۶۔ سید محمود حسین عابدی صاحب مرحوم ابن سید مولوی سید امجد حسین صاحب مرحوم

پروگرام کے اختتام پر صدر جلسہ حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے طعام کی دعوت دیتے ہیں۔ جشن کا سماع ہوتا ہے۔ سب آپس میں ایک دوسرے سے مل کر بہت خوش ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ انجمن میلاد کے پروگرام بھی بہت اچھے اور معیاری طریقے سے انجام دیتی ہے۔ جس میں مشہور شعراء کرام بارگاہ رسالت و امامت میں گل ہائے عقیدت پیش کرتے ہیں۔ پروگرام کے اختتام پر نذر کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

انجمن نے قبرستان کے لئے ایک قطعہ اراضی بھی حاصل کیا ہے اور دیگر رفاہی کاموں پر بھی توجہ دے رہی ہے۔ انجمن مذکور نے بہت ہی خوبصورت اسلامی کیلنڈر بھی شائع کیا ہے جو بہت پسند کیا گیا۔

سید جرار حسین عابدی مرحوم ابن مولوی سید کرار حسین صاحب مرحوم نے نوگانواں سادات کی روایت کو باقی رکھتے ہوئے "مرکزی امام بارگاہ لیاقت آباد" میں شب عاشور شب داری کی روایت کا آغاز کیا۔ جس میں نماز فجر سے قبل ایک مختصر مجلس منعقد ہوتی ہے اور بعد ختم مجلس "انجمن عابدیہ سادات نوگانواں (رجسٹرڈ) کراچی" اپنے مخصوص انداز میں اپنا وہ قدیم ترین نوحہ

زینب نے کہا صبح کا تارا نکل آیا ------ فریاد خدایا
پڑھتی ہے تو یہ بہت ہی رقت آمیز منظر ہوتا ہے

مرحوم کے بعد آپ کے فرزندان نے اس روایت کو باقی رکھا ہے اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری ہے۔

عابدیہ کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹی (رجسٹرڈ) کراچی

کے نام سے بھی ایک ادارہ سید ارتضٰی حسین عابدی ابن سید رضا حسین عابدی صاحب مرحوم (ڈائریکٹر عالم کارپوریشن واڈمنسٹریٹر ینگ سٹیزن ماڈل اسکول ملیر ۔کراچی) نے اپنے چودہ ساتھیوں کے ساتھ قائم کیا اور اس کو رجسٹرڈ کرانے کے بعد اس کے پہلے صدر منتخب ہوئے اور ماشاء اللہ آج بھی اس کے صدر ہیں۔

مجلس منتظمہ

صدر	سید ارتضٰی حسین عابدی ابن سید رضا حسین صاحب مرحوم
سیکرٹری	سید نور علی عابدی ابن سید رضی حسن صاحب مرحوم
انٹرنل آڈیٹر	سید قمر حسنین عابدی ابن سید اظہر حسنین صاحب عابدی

اراکین

۱۔ سید گوہر علی عابدی	ابن سید فتح محمد صاحب مرحوم
۲۔ سید غلام عباس عابدی	ابن سید مظہر حسین صاحب مرحوم
۳۔ سید فرزند علی عابدی	ابن سید زاہد حسین صاحب مرحوم
۴۔ سید حیدر عابدی	ابن سید رضا حسین صاحب مرحوم
۵۔ سید کوثر عباس عابدی	ابن سید نقی حسین صاحب مرحوم
۶۔ سید کلیم اختر عابدی	ابن سید غلام قاسم صاحب عابدی

سید ارتضٰی حسین عابدی نے اپنے ذاتی تعلقات اور مراسم کو کام میں لاتے ہوئے مشہور سماجی کارکن **حیدر علی مولجی** (جو جعفر طیار ہاؤسنگ سوسائٹی کے بانی و چیف پیٹرن تھے) کے تعاون سے جعفر طیار ہاؤسنگ سوسائٹی میں کثیر پلاٹ سادات نوگانواں کو الاٹ کروائے۔ ان ہی میں سے **"عابدیہ سینٹر"** کے نام سے جعفر طیار ہاؤسنگ سوسائٹی کا امتیازی محلہ ہے۔ جہاں اہل

نوگانواں کثیر تعداد میں رہائش پذیر ہیں۔ اسی کے دو پلاٹ پر مسجد و امام بارگاہ "محفل عابدیہ" قائم ہے۔ جہاں مومنین اپنے مذہبی پروگرام بجالاتے ہیں۔

سید ارتضیٰ حسین عابدی صاحب کی ان ہی قومی و سماجی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انجمن عابدیہ سادات نوگانواں (رجسٹرڈ) کراچی (جو سادات نوگانواں کا مرکزی قومی ادارہ ہے) نے ایک پروقار تقریب میں آپ کو شیلڈ عطا کی۔

عابدیہ سینٹر کا افتتاح مولانا سید اسد رضا صاحب مرحوم کی صدارت میں ہوا۔ جس میں علامہ سید عباس حیدر عابدی صاحب مرحوم مہمان خصوصی تھے۔

عابدیہ سینٹر میں مین گیٹ کے دائیں اور بائیں دو پلاٹ کریڈٹ سوسائٹی کی ملکیت ہیں۔ کریڈٹ سوسائٹی نے جب اپنے ایک پلاٹ پر سید گوہر علی عابدی صاحب (جو اس وقت کریڈٹ سوسائٹی کے سیکرٹری تھے) کی سرپرستی میں دکانیں تعمیر کرائیں تو اس کا سنگ بنیاد نوگانواں سادات کے بہت ہی محترم اور نیک بزرگ سید جعفر حسین عابدی صاحب مرحوم ابن سید منظور حسین صاحب مرحوم کے ہاتھ سے رکھوایا۔ یہ ان ہی کی دعاؤں کا اثر ہے کہ سوسائٹی کے پاس آج مشترکہ ملکیت کی بنیاد پر لاکھوں روپیہ مالیت کی دکانیں قائم ہیں۔

سید گوہر علی عابدی صاحب ابن سید فتح محمد صاحب مرحوم نے اپنے تجربہ کو کام میں لاتے ہوئے انتہائی محنت اور کم خرچ سے یہ دکانیں تعمیر کرائیں۔ جس سے سوسائٹی کو بہت تقویت پہنچی۔

کریڈٹ سوسائٹی نے سید عرفان علی عابدی صاحب ابن سید صادق حسین صاحب مرحوم کی سیکریٹری شپ و نگرانی میں اپنے دوسرے پلاٹ پر بھی مارکیٹ کی تعمیر مکمل کرلی ہے جس سے سوسائٹی کی آمدنی میں معقول اضافہ ہوگیا ہے۔ سید عرفان علی عابدی صاحب نے بڑی محنت و جانفشانی کے ساتھ قومی جذبہ کے تحت اس پروجیکٹ کی نگرانی کی اور انتہائی کفایت سے اسے جلد مکمل کرایا۔

آپ طبع موزوں رکھتے ہیں اور عرفان تخلص فرماتے ہیں۔ آرٹ کونسل آف پاکستان کے فعال ممبران میں سے ہیں۔

آجکل سید نور علی عابدی ابن سید رضی حسن صاحب مرحوم کریڈٹ سوسائٹی کے سیکرٹری کی حیثیت سے اپنے فرائض انتہائی احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔ پبلشر کی حیثیت سے آپ بہت مقبول ہیں۔

سوسائٹی دونوں پلاٹوں کے اوپر ایک کیمونٹی ہال تعمیر کرنے کا ارادہ بھی رکھتی ہے۔ سوسائٹی کاروبار اور نجی ضرورت کے لئے قرضہ بھی فراہم کرتی ہے۔ جس کی واجبی اقساط کی صورت میں ادائیگی ہوتی ہے۔

سوسائٹی نے ممبران کے لئے سیونگ اکاؤنٹ کی سہولت بھی مہیا کی ہے اور مناسب منافع بھی ادا کرتی ہے۔

عابدیہ کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹی کے قیام اور اس کی ترقی میں جہاں سید ارتضیٰ حسین عابدی صاحب بانی و موجودہ صدر' سید محمد یٰسین عابدی صاحب مرحوم (عرف مرتضیٰ حسین) سید شجاع الحسن عابدی صاحب مرحوم' سید شجر الحسن عابدی صاحب مرحوم' سید گوہر علی عابدی صاحب' سید عرفان علی عابدی صاحب' سید غلام عباس عابدی صاحب' جناب ریاض الحسن صاحب' سید فرزند علی عابدی صاحب' سید نور علی عابدی صاحب' سید قمر حسنین عابدی صاحب وغیرہ کا نام آتا ہے ان میں ایک معتبر نام سید ضیغم علی عابدی صاحب ابن سید صادق حسین صاحب مرحوم کا بھی ہے کریڈٹ سوسائٹی کی ترقی اور اچھے نتائج میں آپ کا بھی بڑا حصہ ہے۔

آپ اکاؤنٹ کے ماہر ہیں۔ گوکل کمپنی میں چارٹرڈ اکاونٹنٹ کی حیثیت سے خدمت انجام دے رہے ہیں۔ آپ متعدد بار سوسائٹی مذکور کے سیکرٹری منتخب ہو چکے ہیں۔ آپ کے مفید مشوروں اور تجربہ سے سوسائٹی کو بڑی تقویت پہنچی۔ آپ نہایت سادہ منکسرالمزاج انسان ہیں۔

اس کے علاوہ نوگانواں سادات کے کچھ نوجوانوں پر مشتمل "رابطہ کمیٹی سادات نوگانواں پاکستان" کے نام سے بھی ایک تنظیم قائم ہے۔ اس تنظیم نے "رابطہ ملت" کے نام سے ایک سہ ماہی پرچہ کا اجراء کیا جو سادات نوگانواں کے لئے ایک خبرنامہ کی حیثیت رکھنے کے ساتھ ساتھ تاریخی وسماجی مضامین کے احاطہ کا ذریعہ بھی تھا۔ لیکن کچھ ہی عرصہ بعد ناگزیر وجوع کی بنا پر یہ سلسلہ ختم ہوگیا۔

ممبران مرکزی رابطہ کمیٹی

۱۔ سید ابن حیدر عابدی	ابن سید مصطفےٰ حسین صاحب مرحوم
۲۔ سید سرتاج حیدر عابدی	ابن سید محمد حسین صاحب مرحوم
۳۔ جناب ریاض الحسن	ابن سرفراز حسین صاحب مرحوم
۴۔ سید محمد عباس (محمد باقر) عابدی	ابن سید محمد حیدر عابدی
۵۔ سید فرمان علی عابدی	ابن سید رضی حسن صاحب مرحوم
۶۔ سید رضا عباس عابدی	ابن سید مصطفےٰ حسن عابدی
۷۔ سید تقی رضا عابدی	ابن سید زوار حیدر صاحب مرحوم
۸۔ سید معصوم علی عابدی	ابن سید ارتضیٰ حسین صاحب مرحوم
۹۔ سید نبی حسن عابدی	ابن سید ظہور حسن صاحب مرحوم
۱۰۔ سید محمد حیدر عابدی	ابن سید ورود مہدی عابدی

کوئی غیر معمولی واقعہ کسی کے ساتھ پیش آئے، اجتماعی افادیت یا دلچسپی کی کوئی بات ہو یا خدانخواستہ نوگانواں سادات کے کسی فرد کا انتقال ہوجاتا ہے تو تمام اہل نوگانواں کو اس کی اطلاع بہم پہنچانا اور پروگرام سے مطلع کرنے کی ذمہ داری بھی اس تنظیم نے اپنے ذمہ لی ہوئی ہے۔

چونکہ اہل بستی سادات نوگانواں کراچی جیسے بڑے شہر کے مختلف

علاقوں میں رہائش پذیر ہیں اور فاصلے طویل اس لئے اس تنظیم نے پورے کراچی کو بارہ زون میں تقسیم کرنے کے بعد ہر زون سے کم از کم دو رابطہ ممبران کو مرکزی رابطہ کمیٹی میں شامل کیا ہے تاکہ کسی ناگہانی صورت حال کی اطلاع کو کم سے کم وقت میں تمام اہل بستی تک پہنچایا جاسکے۔ اس کام کے لئے رابطہ کمیٹی نے تمام افراد کے پتے اور ٹیلی فون نمبر اپنے پاس جمع کئے ہیں۔

اس تنظیم نے ابھی تک کسی سے چندہ یا عطیہ وصول نہیں کیا بلکہ اپنی مدد آپ کی بنیاد پر تمام اخراجات خود ہی برداشت کرتی ہے۔

تمام اراکین مرکزی رابطہ کمیٹی بلحاظ عہدہ و مرتبہ مشترکہ قیادت کے اصول کے تحت مساوی حقوق اور حیثیت کے مالک ہیں۔

کراچی میں تعلیم کو عام کرنے کے سلسلہ میں نوگانواں سادات کی جن خواتین نے تعلیمی ادارے قائم کئے ان میں نوگانواں سادات کی ایک عظیم دختر نیک اختر محترمہ سیدہ رشیدہ عابدی نظام حیدر بنت سید انصار حسین عابدی صاحب مرحوم و ہمشیرہ علامہ سید عباس حیدر عابدی صاحب مرحوم نے اپنی ذاتی محنت اور صلاحیتوں کو کام میں لاتے ہوئے "گروپ آف علی علی اسکولز" کے نام سے ایک عظیم علمی درس گاہ قائم کی ہے۔ جس کی پانچ شاخیں بشمول کیمرج سسٹم (اولیول) کراچی کے مختلف علاقوں میں تقریباً" دس ہزار طلباء کی ضروریات کو پورا کر رہی ہیں۔

جدید سہولتیں' بہتر ماحول' قابل اور تجربہ کار اساتذہ کی موجودگی نے اس ادارہ کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ محترمہ سیدہ رشیدہ عابدی کو قدرت نے بڑا حوصلہ اور صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ آپ کی قیادت میں اس تعلیمی ادارہ نے ماشاء اللہ بہت ترقی کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا ادارہ کراچی (پاکستان) کے صف اول کے تعلیمی اداروں میں شمار ہوتا ہے۔

آپ کی ان ہی کامیابیوں اور صلاحیتوں کا اعتراف کرتے ہوئے علامہ سید محمد رضی صاحب مجتہد العصر نے جو چار ہزار مربع گز کا پلاٹ تعلیمی ادارہ کے لئے گلستان جوہر میں حاصل کیا تھا وہ پلاٹ علامہ صاحب نے ایک پروقار تقریب میں محترمہ سیدہ رشیدہ عابدی کے حوالے کر دیا تاکہ اس میں جدید فنی تعلیم کی ایک اور درسگاہ قائم ہو سکے۔

لہٰذا علامہ صاحب کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے محترمہ سیدہ رشیدہ عابدی نے اس کثیر المقاصد درسگاہ (مرکز) کی تعمیر کا کام تیزی سے شروع کر دیا ہے۔ جس میں ایک جامعہ کتب خانہ' تحقیقی ادارہ اور کمپیوٹر کی فنی تعلیم کا انتظام بھی ہو گا۔

محترمہ سیدہ رشیدہ عابدی شمالی کوریا کے عوام میں بھی بہت مقبول ہیں۔

کوریا کے صدر انجہانی کم ال سنگ کی دعوت پر سرکاری مہمان کی حیثیت سے آپ کئی مرتبہ اپنی فیملی کے ساتھ شمالی کوریا کا دورہ کرچکی ہیں وہاں آپ کو وہی پروٹوکول دیا گیا جو ایک صف اول کے معزز مہمان کو دیا جاتا ہے۔ اسی طرح حکومت جنوبی کوریا نے بھی آپ کی قومی اور سماجی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کی بہت پذیرائی کی۔

محترمہ سیدہ رشیدہ عابدی انتہائی مذہب پرست' مہمان نواز اور مضبوط قوت ارادی کی مالک ہیں۔ انتہائی مصروفیات کے باوجود دینی اور رفاہی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ اللہ آپ کی توفیقات میں اضافہ کرے اور آپ کے تعلیمی اداروں کو اور زیادہ ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

محترمہ سیدہ رشیدہ عابدی کے والدماجد سید انصار حسین عابدی صاحب مرحوم نہایت خلیق و ملنسار انسان تھے۔ آپ کا تعلق نوگانواں سادات کے بہت ہی ممتاز خانوادہ سید معظم سے تھا۔ آپ بچپن ہی میں حیدر آباد دکن تشریف لے گئے اور تعلیم حاصل کرنے کے بعد نظام کے یہاں سرکاری ملازمت سے سرفراز ہوئے۔ تقسیم کے بعد آپ کا خاندان پاکستان منتقل ہوگیا اور کراچی میں قیام کیا۔

آپ زیارات عتبات عالیات کے لئے عراق تشریف لے گئے تھے کربلائے معلیٰ میں علیل ہو کر انتقال فرمایا اور وہاں ہی مولا کے قدموں میں دفن ہوئے۔

نوگانواں سادات کی ایک عظیم خاتون محترمہ سیدہ حورالنساء عابدی

اہلیہ سید ارتضٰی حسین عابدی (ڈائریکٹر عالم کارپوریشن و ایڈمنسٹریٹر ینگ سٹیزن ماڈل اسکول ملیر۔ کراچی پاکستان) جنہوں نے عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد (دکن) سے گریجویشن اور آگرہ یونیورسٹی یوپی سے بی۔ٹی کی تعلیم مکمل کی ہے۔

آپ نے بھی مومنین کی تعلیمی ترقی کے لئے جعفر طیار ہاؤسنگ سوسائٹی ملیر۔ کراچی میں بہت بڑے رقبہ پر **"ینگ سٹیزن ماڈل اسکول"** کے نام سے ایک تعلیمی درس گاہ قائم کی ہے۔ جس سے جعفر طیار سوسائٹی کے طلباء کے ساتھ ساتھ علاقہ کے دیگر بچے بھی فیض یاب ہو رہے ہیں۔ اسکول کا تعمیری نقشہ اور ماحول بہت ہی معیاری ہے۔ جس کی وجہ سے علاقہ میں اس ادارے کو بہت جلد مقبولیت حاصل ہوگئی۔

قابل اور تجربہ کار اساتذہ اور پرنسپل کی حیثیت سے آپ کی سرپرستی میں اسکول روز بروز ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ حال ہی میں اسکول کو کالج کا درجہ بھی حاصل ہوگیا ہے۔ آئندہ سال سے گرلز کالج کی کلاسز بھی شروع ہوجائیں گی۔

محترمہ حورالنساء عابدی نہایت خوش طبع و منکسرالمزاج واقع ہوئی ہیں۔ دینی و رفاہی کاموں میں بھی بھرپور حصہ لیتی ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کے ادارہ کو اور زیادہ ترقی عطا فرمائے اور آپ کی توفیقات میں اضافہ کرے۔ آمین

سید موسیٰ رضا عابدی صاحب مرحوم کی دختران محترمہ سیدہ عذرا عابدی سینئر (ڈائریکٹر) اور محترمہ سیدہ زہرہ عابدی (پرنسپل) نے مومنین کی تعلیمی ضروریات کے پیش نظر اپنے برادر حقیقی سید منور عباس عابدی کے تعاون سے قائم آل محمد ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کے تحت "الحمد اکیڈمی" کے نام سے نارتھ ناظم آباد۔ کراچی میں ایک مدرسہ (اسکول) قائم کیا ہے۔ اس اسکول کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی ایجوکیشن (دینی تعلیم) کا بھی کمپیوٹرائزڈ طریقے سے معقول انتظام کیا گیا ہے۔

محترمہ سیدہ عذرا عابدی اور محترمہ سیدہ زہرہ عابدی کو یہ فخر حاصل ہے کہ انہوں نے دینی تعلیم ایران کے مقدس شہر قم میں حاصل فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی سرپرستی میں دینی اقدار سے وابستہ قابل اور تجربہ کار اساتذہ کی موجودگی نے اس ادارہ کے ماحول کو انتہائی خوشگوار بنادیا ہے۔ جو مومنین کرام کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اسی مقبولیت کی بنا پر اس ادارہ کی دوسری شاخ کا قیام بھی بہت جلد عمل میں آرہا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کی توفیقات میں اضافہ اور اس ادارہ کو اور زیادہ ترقی عطا فرمائے آمین

میں آخر میں سید انصار حسین انصار صاحب مرحوم (اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین) جو کہ بہت بلند پایہ شاعر تھے۔ یہ ان کی خصوصیت تھی کہ چاول کے دانے پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سورہ اخلاص لکھ دیا کرتے تھے اور نوگانواں سادات سے بہت محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے میری شادی پر جو سہرہ لکھا تھا اس میں نوگانواں سادات کے اہم مقامات کو کوٹ کیا ہے۔ اس کے چند اشعار کو آپ کی خدمت میں نذر کر رہا ہوں۔

کشتی نور میں نوری نے لگایا سہرہ

ہے جو مشہور جہاں رشک ارم نوگانواں
ہم نے اس جنت ارضی پہ اگایا سہرہ
آب زم زم ہے بھرا گولھہ و پنہاری میں
کوثری حوض سے بھر بھر کے سجایا سہرہ
بوئے گل مہکے نکلی جو ہنا والے سے
پھر تو انصار بھی نوخیز سے لایا سہرہ

اب اجازت

احقر

سید غلام عباس عابدی

دعائے فرج

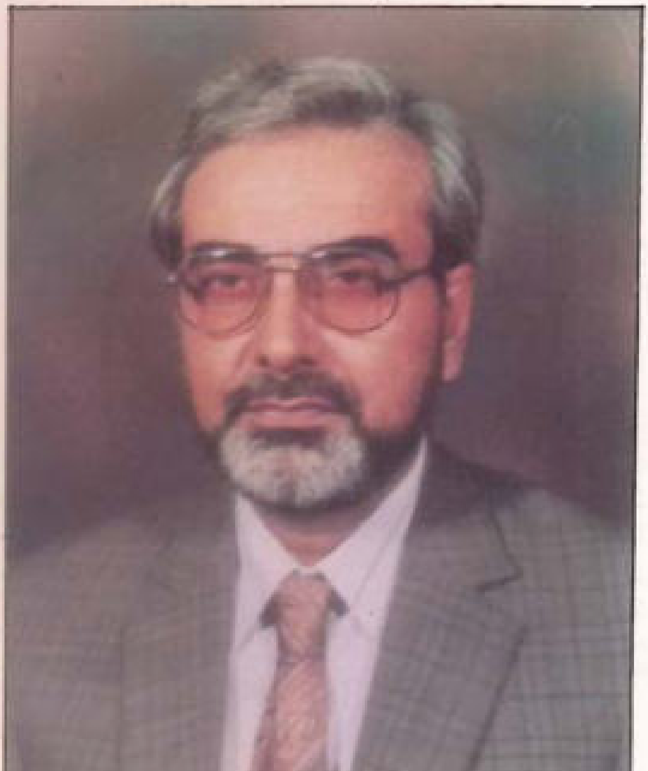
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِلٰهِىْ عَظُمَ الْبَلَآءُ وَبَرِحَ الْخَفَآءُ وَ
انْكَشَفَ الْغِطَآءُ وَانْقَطَعَ الرَّجَآءُ
وَضَاقَتِ الْاَرْضُ وَمُنِعَتِ السَّمَآءُ وَ
اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَ
عَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِى الشِّدَّةِ وَالرَّخَآءِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
اُولِى الْاَمْرِ الَّذِيْنَ فَرَضْتَ عَلَيْنَا
طَاعَتَهُمْ وَعَرَّفْتَنَا بِذٰلِكَ مَنْزِلَتَهُمْ
فَفَرِّجْ عَنَّا بِحَقِّهِمْ فَرَجًا عَاجِلًا قَرِيْبًا
كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ يَا مُحَمَّدُ
يَا عَلِىُّ يَا عَلِىُّ يَا مُحَمَّدُ اِكْفِيَانِىْ
فَاِنَّكُمَا كَافِيَانِ وَانْصُرَانِىْ فَاِنَّكُمَا
نَاصِرَانِ يَا مَوْلَانَا يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ
اَلْغَوْثَ الْغَوْثَ اَدْرِكْنِىْ اَدْرِكْنِىْ
اَلسَّاعَةَ السَّاعَةَ اَلْعَجَلَ
اَلْعَجَلَ الْعَجَلَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

دعائے فرج

یہ کثیر المقاصد دعا حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے منسوب ہے۔

ترجمہ : بار الہا! بلائیں بڑھ گئی ہیں۔ گناہ پوشیدہ تھے ظاہر ہو گئے ہیں۔ پردہ کھل گیا ہے۔ زمین باوجود آسمان کی وسعت کے تنگ ہو گئی ہے۔ اے پالنے والے تجھ سے اپنی شکایت کرتا ہوں اور تکلیف و مصیبت کے وقت تجھ سے ہی مدد کا خواستگار ہوں۔ پروردگار! تو محمدؐ و آل محمدؐ پر اپنی رحمت کاملہ نازل فرما۔ جن کی اطاعت کا تو نے ہی حکم دیا ہے۔ بار الہا تو ان کے قائم (آل محمدؐ) کے ساتھ ان کی کشائش میں تعجیل فرما۔ اور ان کے اعزاز و منزلت کو ظاہر فرما۔ اے محمدؐ مصطفےٰ اور اے علیؑ مرتضیٰ آپ حضرات میری کفایت فرمایئے۔ یقیناً آپ کی کفایت میرے لئے کافی ہے۔ میری نصرت فرمایئے۔ اس لئے کہ آپ ہی میرے ناصر و مددگار ہیں۔ میری حفاظت کیجئے۔ یقیناً آپ ہی میرے محافظ و معین ہیں۔ اے میرے آقا و مولا۔ اے شہنشاہ زمانہ! اے فریاد رس! میری فریاد کو پہنچئے۔ میری نصرت و امداد کیجئے اور اپنی پناہ میں رکھیئے تاکہ جملہ آفات سے محفوظ رہوں۔



سیّد غلام عباس عابدی